

قَالَ حَزْبُ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ



دوسرا حصہ

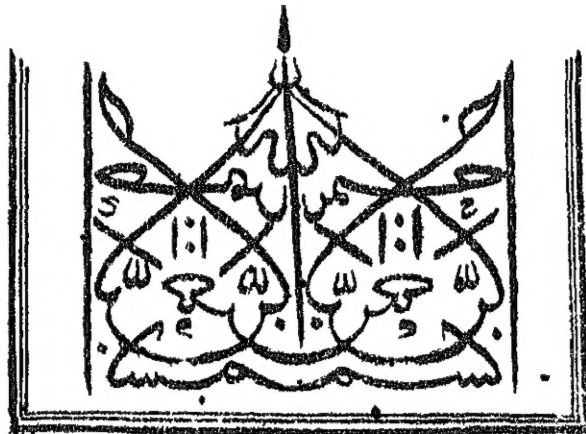
جو مابین

سبب الستہمین محمد و سرخان صاحبہ اور
فہرستہ مابین بزرگ و خط طاشیر اکبرامدین واقع ہو

ادرجہ کو

سید عبد اللہ صاحب اکبر آبادی نے جمع کیا

مطبع منعمیہ واقع شہر ایب آباد محلہ
چلہ اینٹ ستہمین محمد امیران کے اشتہار سے چھاپا



ہاں وہ منہ لاون جس سے اپنے خدا صادق دعا دل کی حمد و ستائش کروں اور کہتا ہے انہی
 عقل ماؤں جو اس خدا واحد و لاشریک کی صف ثنا ادا کروں اسکے اسماء و کلمات واحد و احصا
 ہر در اسکے افضال عاتقا اندازہ و شمار سے خارج ہوں ہاں مقام میں تو یہ ادعا ہی کرنا ہی
 ہے اور سیکہ عمدہ برائی کا حال ہر جہالت سے چھتا متفق بر التمش خود ماند در کتبہ تامل
 اور اک در کتبہ داتیس سد نہ ملک نور صفاتس سد کسا کہ بن راہ برگشتہ اند بر فتند بکارت
 بلکہ پیغمبر کسی رو کرید کہ ہرگز بمنزل خود ہر سید بہر کتابیر احسن اس خدا واحد مطلق کا ہر نام و
 ہے کہ جس نبی احوال زمان کی بنا رہن اکل انسا و سبلین دیے چلے آئے تھے اسکو کثر زور و شور و
 نظام کہا ہے نبی خاتم کھو خوف سے شیطانی گلبا ہوا سا کہ جہا کے کافروں میں ہلکا
 رہا لایہ و لعلہ میں کجیلات اور غری عم بن زلزلہ نوشتہ و ان قدر میں آبا عرب میں شورا
 نام کا وہ خاتم الانبیا و المرسلین کہ حضرت محمد نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے میں

یہ کتاب خط و آکر صاحب کا

صاحب باور صاحب یقین مخلصان کشمکش فائدہ صاحب سلامت
بعد ما وجب کے الہام سے یہ ہے کہ میں جلد میں کتاب اگر نری آب کی کچی
سوئی تھی کہ ایک اونٹ سے ڈاکٹر اسپرنگ صاحب کی تصنیف ہے آب کے
نامہ کے ساتھ ہیجس مجھے مہوں سے مانگس اوکے پہنچنے کا مطلب معلوم
ہوا آمانا ماحضہ خواب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مطابق من منظور
ہے یا ملا عرض خاص صرف مطالعہ کے لئے پہنچی ہیں اگر دوسری بات
ہے تو محض لا حاصل ہے کیونکہ لے کتابیں جتنے عرصے سے چھپ گئی
ہیں اور اکثر مرے مطالعہ میں رہی ہیں اور جو کچھ سہل صاحب نے
قرآن شریف کے ترجمے کے مقدمہ میں لکھا ہے وہ ہی دیکھا ہے
اور تاریخ محمدی اور نگ صاحب کی اور تالیفات مضافان لائبریری
اف یوسف بالچ بھی مطالعہ میں آئی ہے سو اس کے وہ کتابیں علماء مسیحی کی
حوالہ جمل کے باب میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں لکھی گئی ہیں جیسے
کتاب انکسی ہو مو اور تاریخ مسیحی اس سے اس صاحب کی اور کتاب بونچ
کی اور تصنیفات اسپائی نوزا کی اور چہ رسالے ولسن صاحب کے اور
کتاب مورل فلا سفر کی اور کتاب تائمنس میں کی اور کتاب موسوم

اپنی جالاسی سے جہانے اور فی کسے پہلے آئے تھے انکا اور کردار اور بہر بعض بعض مابین حواس
 پہنچنے کے وقت تو نہیں رہ گئی تھیں اور انکا ذکر نہ آنے پایا تھا اب ان خطوط کے ذریعہ انکا
 احوال اور اعلیٰ خصوصیات کے مختلف جو عمدہ مسائل متنازعہ فیہ ہیں سے یہ فاضلین کی تحریر
 سے بخوبی تمام کاشمیں فی رالئے الہا یا بہ ثروت کو پہنچایا اب فیصلہ و عطایہ ہر ادنیٰ و اعلیٰ
 جہات واضح و آشکار ہو جائیگی کہ پہلے نا حیل اربعہ حوائج کل عیال یوں میں شعل اور کی
 معتقد علیہ تھے ہر مین بیک موضوعی مصنوعی ہیں اور ہرگز نہ تباہ تھے کا کلام میں کہیں
 انکے معتقدین پہا بر متفق ہیں کہ تین کی تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین
 کے تصرفات کے تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین تین
 ترجمہ اردو میں کیا گیا ہے اور مافی خلوت کتبہ یا بلطمانہ پہنچ گئے تھے ہن حلا و فہ
 متعال یعنی آخر الزمان کے صدقہ سے انکا فائدہ خلافت کو پہنچا ہے اور ہر ایک کو
 راہ راہ پر ہم کہہ آمین یا رب العالمین
 خاتمی کریم شفیق غلصا و ذکر محمد و آلہ علیہ السلام
 سلام بعد التماس ہے تین جلد انگریزی کتابیں جنہوں سے ایک جو جو سی و دو نو کی کتابیں ہیں
 اس کے صاحب کی تصنیف سے اور شاید ختم کے وقت اسکا ترجمہ اردو میں کیا جائے گا
 و ملاحظہ کے واسطے پہنچا ہوں کہ آپ ان تینوں کتابوں کے شکر و حمد کے لئے فرما رہے ہیں انکو
 میرے پاس بھیجئے زیادہ والسلام
 رقم ۵۵ اس کی مکمل شدہ عیدوی

اور یہاں تک کہ اسکا
 ترجمہ اردو میں کیا گیا ہے

ظہور سے روبرو منسوخ ہوئی (الم) مابین عبارت (ابصورت من و دعویٰ)
 محمدی کا بیجا ہے جو کہتا ہے کہ روبرو نوریت کی ناسخ ہے (الم) حال کہ
 یہ صریح بیناں ہے نہ کہیں قرآن میں اور نہ کسی فقہ میں یہ دیکھو
 ہے اور نہ کوئی محمدی اسکا محققہ ملکہ اسکے خلاف کتب اسلامہ میں غور
 کی کہ سچ شخص اور روبرو ہی میں آتا ہے نہ اخبار و دعائوں وغیرہ
 میں اور روبرو میں اسبطر کے مضامین میں سو کسطرح کوئی محمدی اسکے
 منسوخ ہویکا دعویٰ کر سکتا ہی اور اگر پہلی بات ہے تب ہی لے فائدہ
 ہی کیونکہ ظاہر ہے کہ اس طرح کے مباحثہ سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا
 بلکہ مقصد کے بالعکس نتیجہ نکلتا ہے اور اسی جہت سے مباحثہ نہ میں میں
 میں کم لگاتا ہوں اور ایسی چیزوں کا بھوکو سوق نہیں ہے جانیجہ مولوی
 رحمۃ اللہ کے بعض خطوط کے مضمون سے آپ کو واضح ہوا ہے اور
 کارمدکاری سے ہی وضاحت کم باتا ہوں علاوہ اسکے آپ کو معلوم ہے
 کہ اس کنالوں کے مطالب کچھ اوسے زیادہ ہیں جس جو آپ نے
 مران الحق میں لکھا ہے اور اسکا جواب لفظاً لفظاً صاحب ہضار و
 صاحب مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے دیا تھا بعض تو آپ کے ملاحظہ میں

رہے ہو والو لفظ اور تصفاب مومن و ذالقدر والفری وغرہ مسیحیوں کی کہ
 اس طرح کی کتاب میں بڑے اہتمام سے چینی ہن انہن سے اکثر مرے مطالعہ
 میں رہی ہن لیکن میں تصدیقاً جانتا ہوں کہ آپ کو ان کتابوں کے ملاحظہ
 کا اتفاق ہوا ہو گا کیونکہ اگر اس طرح کی بعض کتابیں آپ کی نظر سے
 گذرتی ہیں اور جناب اسکے مصنفین کو ان کتب مرسلہ کے مصنفین سے
 مقابلہ کرنا صاف و سہل ہے تو ہرگز بے کتابیں مرے پاس نہ بھیجے
 اس لئے میں جانتا ہوں کہ ہر مائی فرما کر نہ بنت اثبات حق کے اور ان کتب
 مرقومہ بالا کو مطالعہ کرن اسکے بعد ہی اگر لعن و تشنیع کا حوصلہ ہوا
 مصنف دلی اعازت دے تو اسے تو ان کتب مرسلہ کی سبب و مطالعہ کی
 درجہ اسٹ بھیسے فرما دیں اگر اس طرح کی کتابیں جناب کے کتب خانہ
 میں موجود ہوں تو مجھے فرمائیے کہ حتی المقدور بطور عاریت و عمرہ
 کے ان کے ہم پہنچانے میں سعی کروں علاوہ برن اکثر مطالب ان
 کتب مرسلہ کے محض نے اصل و بے سادہ ہن جیسے وہ آجکا ادعا جو ہن
 کے باب اول کی فصل دوسری میں مندرج ہے لیکن قرآن اور اسکے
 معر دعویٰ کرے ہن کہ جیسا زبور کے آنے سے تورات اور انجیل کے

وہی ہی مات ہیں ہے ملکہ وہی ہے جو آپ ﷺ کے جمع عام من علیٰ رؤس الاشہاد
 احکامات قرار کیا ہے لیکن واسطے رفع اکہ بیچ کے جو جناب کی کھس عبادت
 من واقع ہے مستدعی ہوا ہوں بالجلد خلاصہ یہ ہے کہ اگر باوجود
 ان عذروں کے جو اوپر مذکور ہوئے مباحثہ کرنا امر ضروری
 حاسے ہو تو اپنی کت دینیہ سے ناہتہ دہو کر اور افونگو موافق
 اصطلاح اہل اسلام کے منسوخ و مخوف یا کنکرنٹلٹ کے میدان
 بن قدم کہتے جب اس مسئلہ سے فراغت حاصل ہوگی تو حضرت
 خانم الرسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے باب میں گفتگو نکھائی
 ہر حال جو آپ کی پہچی ہوئی کتابوں کا ایسے پاس رکھنا فضول
 جانا اس واسطے بنوں جلد من خدمت من واپس پیچیدین آمد کہ
 انکی رسید سے مسرور فرما دیں اور یہہ جوابے لکھا تھا کہ شاید وقت اختتام
 اوسکا (یعنی اسپرنگر صاحب کی کتاب کا) ترجمہ اردو من کیا جاوے
 سومری دانست میں اسکے ترجمہ میں مصروف ہونا تفسیر اوقات
 ہے کہونکہ میں کتاب کے مطالب کچھ میزان الحق سے زیادہ نہیں من
 سو من ازراہ خبر خود ہی صلاح دیتا ہوں کہ اگر تائید نسخ سو عی جناب

گذری ہیں اور بعض کتب گزشتہ کی طرف سے اشک جواب جواب
 لکھا نہیں گیا لوگ ماضی در کہ حد اباحتہ قائم ہوا اس صورت میں اگر کچھ کو
 معاف رکھتے تو اخلاق سے بعد ہیں ہے اور جواب معصاے سرانجام کا
 ایسے عہدہ کے خواہی ہو ابھی مباحثہ ہی کیا چاہیں تو اس ترتیب کو جو پہلے
 سے خاطر شرف میں مرکوز تھی اور مباحثہ کے وقت مولوی رحمۃ اللہ صا
 کے ساتھ یہاں سے نوٹ ہو گئی ہے کہ ہاں کو مباحثہ سے دئے دتے ہیں
 اور جواب اپنی راست میں نسخ و تحریف کے مباحثہ سے خارج ہو چکے
 ہیں اور حسباً دعا محمد یونس کے مسوحت و محرفیت کتب مقدسہ کے
 مفہوم نواحی اور اہمال کو جواب کی اکثر عبارات میں ہے چھوڑ کر
 صاف لکھتے کہ مباحثہ نسخ و تحریف کا کہ محمد یونس اور عباسیوں میں
 متنازعہ فیہ تہلکے ہو گیا اور پہنچنے مانا کہ ہماری کتب مستعملہ اصطلاح
 اہل اسلام کے منسوخ و محرف ہو گئی ہیں فقط

پہر آپ کے خط پیچیدہ کے بعد جس میں اقرار نسخ و تحریف کا ہو تثلیث کے
 مسئلہ میں جو موافق ترتیب مقررہ سابقہ و حال کے نہ تھے مسئلہ
 نے گفتگو کیا و سے گی ہر چند یہہ اقرار جسکی میں اہستہ عاکر تاہوں

کے روک ٹوک طبع میں آئی ہیں۔ یہ کچھ اسکی دلیل ہیں کہ گویا وہ
 کیا ابھی ماسخوں کے رد تک بندہ میں حسا آب کو ہی بخولی
 معلوم ہو گا صرف مسکریں کی سمجھ میں وہ محفول ہیں اور اس اور
 سچی علمائے ان کتابوں کے جواب رسوں سے بخولی ادا ہوئے
 ہیں خیال یہ ان کتابوں میں سے جو مسکریں مذکورہ کے اعتراضات کے جواب
 میں لکھی گئی ہیں دو ایرے پاس ہی موجود ہیں انگریزی اور ایک
 حرمی رمان میں اگر آب جاہن کہ انکو ملاحظہ کریں تو وہ جو انگریزی رمان
 میں ہے آب کی خدمت میں پیچیدہ لگا اس میں تاس بائن اور گیتن اور
 ہوم کے اعتراضات کے جواب مسطور مذکور ہیں اور وہ جو جرمنی ہے
 ان کتابوں میں سے ایک ہی حود اکثر استر اس کی کتاب کے جواب میں
 لکھی گئی ہیں ثانیاً یہ کہ آب فرماتے ہیں کہ تاریخ محمدی مصنفہ اکثر استر
 صاحب محض بے اصل و بے نفاذ ہے پس التماس کرتا ہوں کہ آپ
 ان مواضع کو جنہیں اب محض بے اصل بتاتے ہیں نشان دیکھئے
 معہ اپنے اعتراضات کے اور میں اکثر اسیر نگر صاحب کے پاس
 سمجھتا ہوں کہ صاحب موصوف جو علی من عالم کا مل تھا

[illegible][illegible][illegible]

دشمن اور مرا کہنے والا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جزا البشر علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کے دشمن اور مرا کہنے والے کی برابر ہے پس اسی جہت سے عیسیٰ
 لکھا نوا لا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اور حضرت سرور کائنات کا دونوں
 برابر ہیں جسے مثل مشہور ہے سب زرد برادر بن خال — پس اب صاف
 ظاہر ہے کہ وے کنائن پہلا سما کر نزدیک کا ہکو معقول ہونگی — اور تخریج
 کہ جناب مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے آیت مکی نسبت ایک لفظ گریز کا لکھا تھا
 وہ آیت کو الٹا ناگوار لگا کہ آیت نے مولو صاحب موصوف کو لکھا کہ امر حاشا
 میں ایسے لفظ کا لکھنا خلاف تخریر اہل تہذیب کے ہے حالانکہ وہی لفظ آیت
 پہلے جناب مولوی آل حسن صاحب کو لکھا چکے تھے — کیا آیت کا یہ
 لکھنا کہ اس مرحلہ سے کہ اذکی کتاب آیت کی نزدیک معقول ہے بہتر ہے
 ہوتا ہے کہ شاید جناب بھی لکھ کر مرہ میں سے ہیں م خلاف تخریر اہل تہذیب
 نہیں ہے آیا اب کون امر مجھے مانع ہو سکتا ہے کہ میں ہی اسکے جواب میں
 اس جہت سے کہ اون کتابوں میں جو آپ نے میرے پاس بھیجی تھیں بہت
 سی باتیں الٰہی دکی تھیں اور آیت اون کتابوں کو معقول سمجھے ہیں
 آپ کو ملکہ نہ کہوں یا اس سب سے کہ آپ نے مجمع عام میں احکام

اپنے خواب میں بنا دیکھا کہ اسکا قول صحیح اور آپ کا قول محض بے
اصل ہی فقط

الراشدہ گشتیں قندور صاحب
۲۹ مئی ۱۸۵۷ء
خواب پادری صاحب شفیق فخلصان گشتیں قندور صاحب سلامت
بعد ما وجہ کے التماس بہہ ہے کہ خواب کا خطر قومہ ۲۹ مئی سہ حال کا
ہیجا اوسکے دیکھنے سے مجھے کچھال نجب ہوا کہ خواب نے بہہ کہا نئے کا لا
کہ میں اونیکی کتاب کو معقول سمجھتا ہوں میں نے تو صرف یہی کہا تھا
کہ دے کتاب میں میرے مطالعہ میں رہی ہیں اور میرا ظاہر ہے کہ کسی کتاب
کے مطالعہ میں رہنے سے بہہ لازم نہیں آتا کہ آدمی اونیکی معتقد ہی
ہو جاوے ہر چند دے میرے مطالعہ میں ہیں لیکن دے میرے
معتقد علیہ اور میرے نزدیک معقول نہیں ہیں لیکن خواب نے اربکہ
بہہ فہم میں اپنی تیز فہمی کو کام فرما کے کچھ اور یہی مطلب گڑا لب اور
طرہ اور سپر بہہ ہو کہ زبان قلم سے کچھ ان کہنی یہی کہہ ڈالی
— اب اسکاے جتنی آپکی تیز فہمی اور شخص شناسی کی توصیف بیاں کروں
ہو سکا اور مناسب ہے — کہا آپ بہہ نہیں جانتے کہ ہمارے نرویک

حال کر کے بہہ کہا تھا وہ کہ اب خود دہرہ ہیں جس اس لئے اور وہ کو
 ہی آب ابا ہی سا سجھے ہیں اور اب آب کی لکھ وہی مسل ہے
 کہ ہاتھوں ہندی بیرون ہندی ایسے ہیں اوروں دہدی لکھن ار کہ
 بہہ باطن مناسب ہیں اور حلاف واسطہ بروہندہ ہیں نو
 اس واسطے میں آب کی لکھ ہیں لکھا اور بہہ حوات فہرے میں کہ جہا
 ملک اسلامہ میں اللہ لوگ ہیں کہ باطن میں محمدی اور باطن میں دہرہ
 ہیں سو بہہ ہی آب کا حسن ظن ہے پہلا او کو کس باب کا ڈر ہے کہ جو کہ
 او کے دلمس ہے سو علامہ ظاہر کریں ان عسائون میں القہر برار مالو
 اسے ہو گئے ہیں جہا جہر میں اور واسل اور امر کہ ملکہ جو دانگہ میں
 ہی اس امر کا ٹرا حریف اور چھپے تھیاے نو ہندوستان میں ہی
 کھترے ہیں — اور استر اس کی کتاب کے مات حوات لکھتے
 ہیں کہ مرے پاس او کے جواب میں ایک کتاب حریف ہے یہو مقام
 تعجب جو کہ مجمع عام میں مباحثہ کے وقت میں نے اوں بہت سے اعتراف
 میں سے جو اکثر استر اس صاحب نے کئے ہیں صرف ایک ہی اعتراض
 پیش کیا تھا ہے جو ور سن ہے اب اب اول میں ہوتا اور آہ ہے

نورب کے منوج ہو سکا اور گنا اور عہدہ دس سب ابہہ جگہ کو لے کے
 منو ہوئے اور نسل ماہائیں ہزار جگہ لے متعدہ میں اسے سہو کا
 کو کہ جسے سب سے درس کے درس حاسد سے میں میں داخل ہو
 اور بہتر سے درس جو اصل میں میں تھے خارج ہو گئے اور درس کے
 درس مال گئے اور اس جلسہ میں آپ نے فہم کر لیا بہہ کہا جاوے کہ
 آپ اسے دل میں تو دس عسوی کے داخل ہو سکے مقرر ہیں اور یہی
 مہد سے کو منوج و خوف ہی جاسے ہیں اور ہر گرا کا آپ کو اعدا ہیں
 لکن صرف سب خواہش و غرض دیوسی کے آپ ہیں دس کو ظاہر
 بہتے ہیں اور اسی لئی ان حرف کتابوں کے حاجی میں رہتے ہیں
 اما اسباب کا لیا ذکر کے کہ عمر ہر تو آپ کلبہ کو تہریں کے مرد رہیں
 اور اب صرف کئی ہے سے چوچرچ اف اکلند ہیں داخل ہو گئے
 بہن نچان کیا جاوے کہ اس میں ہی وہی عرص و سادی سب پڑی
 ہو کو کہ اب آپ کو انگلیاں میں رہے کا ارادہ ہے حسا کہ میں نے
 آپ کے دلی رفیق سے ہی سنا ہی ما اسکا سب ایک اور مرخانگی ہو حسا کہ
 او کو کہ کہتے ہیں ما اس میں مشہور قول المرید یفس علی لہ کے طرف

کہ کاتب کے سپرد کا تو کچان نہیں پوسکتا اسلئے کہ یورپری نے بھی
 اعتراض کیا تھا و **سراپہ** کہ قسم دوم میں جو حضرت سلیمان
 سے شروع اور یسینا مرثم ہوتی تھی جو آدہ پستین تھوڑا
 حال آگے تواریخ کی اول کتاب کے باب تیسرے کو ملاحظہ کرنے سے
 صاف معلوم ہوتا ہے کہ اوسے زمانہ سے حضرت سلیمان سے یسینا
 تک ۱۸ لکھتے ہوئے ہیں اور اسی باب میں نیومن صاحب تفسیر
 کے راہ سے کہتا ہے کہ دس عسوی میں ایک درہم کو ایک ماننا پڑا تھا اب
 ۱۸ درہم کو ہی ایک ہی کہنا پڑا کہ کتب مقدمہ میں تو غلطی کا
 احتمال ہو ہی نہیں سکتا۔ **تیسرا** یہ کہ متی ورس ۲۷ میں
 عوزیا کو اورام کا بیٹا لکھا ہے حالانکہ وہ اسکے پڑپوتے کا بیٹا ہے اور
 متی نے غلطی سے تن بادشاہوں کو چھوڑ دیا جب کہ ورس ۱۱ و ۱۲ باب
 ۳ کتاب اول تاریخ سے ظاہر ہے۔ چوتھا یہ کہ ورس ۱۱ میں متی
 نے یسینا کو بوشا کا بیٹا لکھا ہے حالانکہ وہ اسکے پوتا تھا اور یہاں
 متی سے ایک نام جیوت گیا یا سچو نان متی نے یسینا کے بیٹائی لکھے ہیں
 حالانکہ عہد عتیق کی کتابوں سے اسکا کوئی بیٹائی ثابت نہیں ہوتا

اوسکا کچھ ہی جواب نہ بن پڑا سچا اس اقرار کے کہ غلطی کچھ اور ہے اور
 خوف کچھ اور لیکن شاید آپ یہہ عذر کریں کہ بسبب رعیت مسیح کے ہر
 موہبہ سے جواب اوسکا نہ نکل سکا تو خیرات سہی میں چند اعتراض جو
 ذاکر اس مسئلہ صاحب فقط اول ہی باب مٹی پر کئے ہیں لکھتا ہوں
 آپ اونکا جواب برعکس کناب سے ہر بائی کر کے لکھ بیٹھے اول
 یہ کہ درس آ باب اول مٹی میں ہوں لکھا ہے کہ سبب بنیں اپنی
 سے داؤد تک جو وہ یسعیتیں ہیں اور داؤد سے اسوقت تک کہ
 بابل کو اوہتہ کر چلے گئے جو وہ یسیت ہیں اور بابل کو اوہتہ جانے سے
 مسیح تک جو وہ یسیت ہیں پس اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ
 انیس نامہ میں جو وہ جو وہ یسیتوں کی تین قسمیں ہیں حالانکہ
 یہ غلط ہے اس لئے کہ اگر سب نام گئے حادین تو حضرت ابراہیم سے حضرت
 داؤد تک تو البتہ جو وہ ہوتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت داؤد دونوں
 اسی سمت اول میں داخل ہوں اور سمت دوم میں یہ کہبا کو لیکے لور
 ہوتے ہیں لیکن سمت سوم میں سب نام حضرت عیسیٰ سمت صرف
 شہرہ ہیں پس مٹی نے سہ سو چھی ایک نام جو ہٹ دیا کس لئے

اور ابھی مزارِ حق کی وہ عمارتیں جو تسخ سے متعلق ہیں اور اول
 حصہ میں ان کی لعل کہی گئی تھی خلاف واقع نام کر دی گئیں تو آیت
 اور سکے جواب میں مواء لفظِ حیر کے کہا کہ ابیس داکر اسیرِ مکر صاف ہے
 یہی ہی نوع ہے۔ اب ہمارے ایک ہی نوع ہو سکے عوف ہو گا اس
 مرحلہ پر لائے ہیں کہ ہم محبت دلی اور رحم کی راہ سے دو ایک بات اب
 سے کہیں اور امید دار ہیں کہ اب اوہیں مانیں اور وہ یہ ہیں کہ اب
 جو ایسے دین کو حق اور باطل کو ماحق جانکر ایک زمانہ کے ساتھ برسر
 ہر خاص ہیں اور کسی کے پروردگار کی بات کو مروج نہیں ہوتا اور نہ اس
 کے دلائل فروع باطل کے لائق ہیں حتیٰ کہ ست برسوں سے یہی آپ کے
 دلائلِ حجت نہیں ہو سکتے سو آپ کا یہ قول و فعل محض لامعنی اور عرصہ
 اور بہ نام صرف ہم ہی نہیں کہتے بلکہ بعض عسائی ہی ایسا ہی کہتے
 ہیں اور مسیحیوں سے کہتے ہیں چنانچہ انکو یہی معلوم ہوا ہو گا اور
 یہ ہی آپ خوب جانتے کہ مسندِ نبی نے جو دہوم اور شامی تھی اور
 بل اسلام اور کئی طرف انکسار کرتے تھے تو یہ بات محض اس
 اور کے بیان کو یہ وہ سمجھ کر چپ ہو رہے تھے اب جو حد تک

بلکہ وہ اپنے مایات کا اٹکوتا بتاتا تھا کہ اللہ اوسکے باب کے نو تین مہا متی ہے
 چہاں میں رو رہا بل کو شلائیں کا بنا لکھا ہے حال آنکہ وہ اوسکا
 پہنچا اور دہا کا شاہ سے ہا تو ان میں لے اوسو دور و رائل کا
 مٹا لکھا ہے حال آنکہ اوسکے مٹوین بہہ کسی کا ہی نام مہا س ج
 ایک لب نامہ میں خاب متی نے اسی غلطان کی ہوں تو اوسکی کتاب
 میں لوجا چائنی غلطان ہونگی لہذا اسٹر اس صاحب کہتے ہیں کہ مٹ
 بہہ نامت ہوا کہ مورخ کی تحقیق میں فتور ہو تو اوسکا کلام قابل اعتبار
 نہیں ہوا اسکے اسٹر اس صاحب نے لب نامہ پر اور ہی اعتراض
 کئے ہیں مگر بسبب خوف طوالت اسے ہی پرکتفا کیا گیا ہے آپ کے
 اصلاح سے امدوار ہوں کہ اسکے جواب سے مطلع فرمائیے —
 اور بہہ جواب لے لکھا کہ اسیرنگر صاحب کی کتاب پر جو اعتراض ہوں
 اوسے نہ نمان دھئے اوسکے جواب و ثانی سے طلب کئے ہا و س گے
 سو اس میں ہی مدد کے نزدیک کوئی فائدہ مشہور نہیں ہے
 کیلئے کہ جب ہم لوگوں نے آپ کی کتب مفیدہ کو بے سند نامت کر دیا
 اور اوسمیں غلطان فاحش ظاہر کر دیں کہ جٹکو آبیہ نے ہی ماں لیا

ایک بار کا پتہ لکھا

جناب ڈاکٹر صاحب مفتی محمد رفیع صاحب سلامت
 بعد ما وجب عرض بہرہ کہ نامہ امی مورخہ مکمل حوں میا اور مدہ اسکے
 مضمون سے آگاہ ہوا جناب کی اس بات سے کہ آب نے بائیں اور
 اسٹر اس وغیرہ مسکین کی کتابوں کے حق میں ویرا ماسے کہ
 میری محققہ علمہ اور میرے نزدیک معقول نہیں ہیں۔
 میں بیت حوں ہوا اور آب کے اس اقرار سے مراد وہ شہ کہ
 انکی تصدیقات آب کے نزدیک معقول ہیں دور ہوا مگر بہرہ کہ میں اس
 شبہ میں پڑا تھا کچھہ تعجب نہیں کیونکہ آب کے خط سے مجھ و سہی
 معلوم ہوا تھا اور کون ہوا آب نے تو اول اس مسکین کو ہی علم اسے
 مسخہ کہا پھر آب لکھتے ہیں کہ اگر سانی جناب مطالب و مضامین
 مذکورہ گفت مذکورہ را ما مطالب و مضامین گفت مرسلہ حال معا
 کردہ از عدل و انصاف می گذشتند الخ پھر آب کہتے ہیں کہ
 میخوانم کہ براہ ہر بانی نہ منت احقاق حق سہر و مطالعہ گفت مرقومہ بالا
 پرواز مذکور الخ ہر خط کے آخر میں بھی کہ۔ از روی خبر خواہی اصلاح
 نمیدہم کہ اگر کتاب ڈاکٹر اسٹر اس صاحب در اردو ترجمہ فرما سقے

ہوانو ان لوگوں نے یہی کمراندہی اور جواب کے لئے مستعد ہوئے چنانچہ
 جہنم کے آسمان اس کی نظر سے گزری ہیں اور بعض اور گندہ نے دالی ہیں
 لکن میں تعجب کرتا ہوں کہ آپ اپنی بھولی بھڑوں کو بھڑو کر دوسری
 طرف کیلئے متوجہ ہوئے ہیں آپ کے وطن میں (حکومت) حق ایک ذمہ
 زیادہ ہے اور بموجب قبول بنام مسیح علیہ السلام اور اس کی ہدایت آپ کے
 ذمہ برہم سے بہت سے ایسے لوگ ہیں جو خدا کو ہی نہیں جانتے اور
 نہ مسیح اور موسیٰ علیہما السلام کو پس ایک بموجب انہی کتاب کے اور انکی
 ہدایت کی طرف مشغول ہونا چاہیئے اور بیچارے غیبی باتوں سے بات دہونا
 محبت کی راہ سے عرض کرتا ہوں کہ محبت کے بہانہ سے دوسرے لوگوں کو
 سخت مانتیں کہنی پہلے ماسون کا کام نہیں ہے پنہن تو بہتر لڑنے کے لئے
 بازار دی لوگ بہت ہیں علماء کو خدا اے علم کے جہت سے فضیلت دی ہے
 اور انکو اپنی زبان سے حکمت اور مصلحت کی باتیں سکالنی چاہیں نہ یہود
 اور زوالاؤں و زیمویش مشہور کے جواب ترکی شتر کی افتد ابو کیم فرمائنگا
 و کیا ہی عرض کیا جائیگا *

الرا قیہ ڈاکٹر محمد وزیر خاں حبیب مرقومہ یکم جون ۱۳۵۲ء

میں اب کام مکمل ہوا اور یہ موقع نکلا۔ اور یہ جواب ہے ان اعتراضات
 کے جواب میں جسے درخواست کے جھگڑا کر اس صاحب
 نے متی کے لقب نامہ کے حق میں وارن کیا ہے اس کا جواب یہ ہے۔
 کہ ایسے سمجھ کے اعتراضات کے جواب جواب کے نزدیک بھی
 معقول اور معتبر ہیں جن کو اس نے اپنے آپ کو لکھوں ماجہ منی کہا تو
 کمال دالوں جہ رہ معتبر و معتقد علیہ ہیں تو اس کے اعتراضات کا
 یہی ہی حال ہو گا اور اگر آپ نصیب کی راہ سے با کسی اور سبب
 ہو کے کہ صاحب کی ادراکات تو میری معتقد علیہ ہیں مگر یہ میرا
 رد و بک معقول ہے تو بات یہ ہے کہ جواب اول ثابت کیجئے اور
 بتائیے کہ مسیح کا لقب نامہ خدا کے نام متی کے پہلے باب میں فرمایا
 ہے اسی طور پر اس انجیل میں نہیں ہے جو محمد کے وقت میں تھی
 اور جو قرآن میں انزل من اللہ کہا ہے اگر اس میں اور طرح کی تھی
 تو اب نام ہوئی یہ کہ جواب چاہئے اور اگر اس انجیل میں یہ
 ویسا ہی ہے جواب کی انجیل میں تو ہر محمدی کو ہی یقین ہو گا
 کہ اس حوالے کے محمد صلا ف علیہ وسلم لکھا ملے گا کہ اس صاحب

لسانہ جو اب شد شد سنا ہے الفاظ حافی کو لاؤ نہ ہے نکس مری دانس
 ان الفاظ سے کہ اب نے نے عین اور سانسخص لکھ کوئی اور بات
 صادر نہیں ہوتی مگر یہ کہ ان سب مصنفین کی کتاب آپ کے نزدیک
 معقول ہیں حراس تو معلوم ہوا کہ انکی کتب آپ کے نزدیک مقفول علیہ
 ہیں پس میرا مطلب حاصل ہوا آپ خط میرا قومہ حال میں کہتے ہیں
 کہ اب کون امر مجھے مانع ہو سکتا ہے کہ میں بھی اس جہت سے
 کہ ان کتابوں میں جو اب نے میرے پاس بھی نہیں بہت سی
 باتیں الی دیکھی نہیں اور اب ان کتابوں کو معقول سمجھتے ہیں اب کو
 محمد نہ کہوں الخ ابکا یہ مسئلہ صرف اسوقت درست ہوتا کہ میری
 پہچی ہوئی کتابوں میں ایسی باتیں ہوں کہ مسیحی اعتقاد سے بڑا
 ہوں نکس جو حوۃ اکثر اس پر نہ کر صاحب محمد اور قرآن کے ابطال
 میں لکھا ہے اگرچہ آپ کے نزدیک الخادو یہ اصل ہو کر انکس اور
 مسیحی اعتقاد کے موافق اور مطابق ہی مگر ان منکر کی کتابوں میں
 تنکی نہ تھا ہی آپ کی مسیحی جہت الہی باتیں ہیں کہ دین محمدی سے
 بھی برخلاف ہیں لہذا وہ شخص جس نے انکو معقول مانا پھر محمدی نہ رہا

معتقد ہوں، ہر ذی عقل و تدبیر کا جواب ہوتا ہے کہ جواب الہی کا منہ لگا ہوا ہے
 کہ جس قاعدہ کی بنا پر تم چید اعتراض کرتے ہو اسی قاعدہ کے
 اصل اصول کی مار و پیچ اعتراض حاصل آسکے تم مرعاندہ ہو ماسے
 رہہ کہ معاد اُس جواب کا عین ہمارا عقدہ ہو اور میرا ہی یہی مطلب تھا
 اسی جس آپ لوگ سبہ و رکائبات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں
 دایہی مایہی اعتراض کرتے ہیں وہ مایہی ملکہ اُس سے زادہ آسکے
 ہم و وطن بہاوتوں نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کی نسبت لکھا ہے جس جب آپ کی کتابوں کو دیکھتے تو آب کی آنگینیں
 کھل جاتیں اور آب کو معلوم ہو گا کہ جو جواب اب ان لوگوں کو دینگے
 وہی جواب مسلمان لوگ بھی مدرجہ اولیٰ آب کو دینگے اور یہ جواب
 دینے میں کہ گویا ہوا آب نے تو اول آن مکر میں کو بھی علم اسکی کہا
 وہ بہت بخت لعلی ہے اگر ہم ایسی بخت کیا چاہتے تو آب کے پہلے خط
 میں بہت بڑے لفظوں پر گرفت کرنے میں لگتے کہ آپ کو لفظ ذہریہ کے
 معنی بھی معلوم ہیں اسلئے کہ آب نے اس لفظ کو ملحہ کہہ کر
 میں استعمال کیا تھا جانی آنکہ ملحہ اور ذہریہ میں آسمان کا

علط سمجھا ہے — اور اور بات جواب نے خط مذکور میں مکتوب
 کی بہن اکتا جواب بہہ ہی کہ وہ ماتس البسی بہن بہن کہ ان
 کچھ لوح اور جواب چاہئے فقط

الراکشش مدرس صاحب م۔ جون سنہ ۱۸۵۴ ع
 صاحب مادر لہ صاحب شفیع خالصان کشش خٹہ۔ صاحب لاسیت
 بعد از حب کے التماس بہہ ہے تب کا خط مورخہ ۴ جون سنہ حال شنبہ
 مجھے کمال حیرت ہے کہ آپ نے میرے دونوں خطوں کے جواب بہن
 مضمون نثر مشہور حوالہ آسمان جواب از ریسمان کو خوب
 ہی بتایا ہے یعنی آپ نے میری ایک بات کا ہی جواب نہ دیا بلکہ
 صرف اپنی ذکاوت کے اظہار کے لئے میرے خط اول کے دونوں
 حوالہ نقل کر کے بہہ لکھا کہ آپ اُس کے لئے سے دہو کا کہا کہ بہہ سمجھ گئے تھے
 کہ میں ان کتابوں کو اپنا معتقد علیہ جانتا ہوں حال اُنکے بہہ مطلب
 کسی طور تر اُسے نہیں نکلتا آپ نے اپنی خوش فہمی سے جو کچھ جانا
 سمجھا کہ کو جو کچھ میں نے اُنکے ماتس بہن لکھا تھا سو محض آپ کے
 الزام و تہمت کے لئے لکھا تھا نہ یہ کہ العیاذ باللہ میں ان کتابوں کا

بہن خط و کتابت کا

اور توں سوئی کو وہ بیٹھ نکالیں اس کو کون کو آب باوجود
 مائوں کے وہ مسیحی بہن جانتے بکاتے۔ مرنیکا بستوا سمجھے ہیں
 اس میں ہر س میں اگر میں برہمی اس کو کون کو مسجد لکھا تو کہا
 عصب کشا اور بہہ ہو آب دریا میں کہ ہو جو ڈاکٹر اس بہ سگھ
 سے محمد اور خان کے اطفال میں لکھا ہے اگرچہ آب کے نزدیک لکھا
 اور بے اسل ہو مگر اس میں اور مسیحی عصفانہ کے جو افی و مطالب سے
 لکھ ان مسکین کی کتابوں میں جسکی زبان یہی آب کے کی ہے یہ
 ایسی بابت ہیں کہ میں محمدی سے ہی برخلاف ہیں لہذا وہ شخص
 جس نے انکو مقبول حال یا یہ محمدی سے اس آب کا مسئلہ ہی از ہر
 مسئلہ سو بہ ہی آب کی سمجھ کی حوالی سے بہہ جواب آجکا اس وقت
 پذیرائی کے قابل ہوتا کہ جب پہلے آب یہہ ثابت کر لے کہ جواب الہی
 میں یہہ ہی لازم آتا ہے کہ مفاد اس جواب کا لکھنے والے کا عین
 ہوتا ہے حالانکہ یہہ بات ہیں بنے حس میں اور دکر کر چکا ہو
 لہذا جواب آب کا محض ہی اور مسئلہ میرا سچا تھا قطع نظر اس کے
 انہم جو جھٹے ہیں کہ اگر اس کی قاعدہ کی بناء پر آب سے کوئی بھی

ورق سے سو اس صورت میں آپ کا اعتراض قابل التفات نہیں تاہم
 آپ کی نسبی خاطر کے ساتھ اس کا لکھا ہوں کہ جس مالوں کے مد سے
 آپ ان لوگوں کو بھی نہیں کہا جا رہے ہیں وہی مائین مائل ان کے
 اور لوگوں میں ہی نہیں حال ان کے ا کو ورق سے جسے میں گناہ مثلاً
 فرقہ بابکس میں عقیدہ رکھتا تھا کہ موسیٰ اور عام پیغمبر ان ہند
 عشق کا معبود سلطان تھا فرقہ ابوتہ جو لوہوس مقدس کو
 مرند تلاما اور اسکے تمام خلون سے انکار کرتا تھا دھوا سکے یہ
 دونوں فرقہ فرقہ مسیحیہ سے لگے جاتے تھے غالب الامر یہ ہے کہ
 آپ ان لوگوں کو بھی متدع کہیں گے یا مصلح دین عسوی آپ کے
 پیشوا جناب ڈاکٹر مارٹن لوٹز صاحب حضرت موسیٰ کے حق میں
 فرماتے تھے کہ وہ نو حلا و دکا سردار تھے ہم اس کی نہ شینگے وہ
 تو دشمن عسبی ہے اور احکام عشرہ سب بدعات کی حرہ ہیں اور
 نامہ یعقوب گہاس یہوس بھما جان کالون صاحب آپ کے
 دو سکر پیشوا بطرس حواری کے حق میں فرماتے تھے کہ اس نے
 طلب میں بدعت بڑھائی اور آزاد کی عیسوی کو خوف میں ڈالا

آکر اس ستر اس کتاب کی کتاب کے کل سات اعتراض جو مٹی کے پہلے ہی ماب پر
 سے نقل کئے تھے اب بلا مٹی چاہے لاکر اس سے طرح دے گئے اور جب
 کچھ بھی جواب نہ بن سکا تو لہ جا رہو کر لون آئے کہ اسے شخص کے
 اعتراضات کا جواب جو اس کے رد میں ہی معقول اور معتد نہیں
 کس واسطے آپ کو لکھوں ماحرمی کتاب سے نکال ڈالوں سو میں کہتا ہوں
 کہ یہ معاملہ آپ انکو دیکھئے جنہوں نے آپ کی کتاب سے دیکھی ہوں یہ
 وہو کے میزان الحق ہی میں ہو چکے اس سہل کلمات کیجئے ورنہ قلمی
 نہ ہونگی کو کہ آج تک آپ کے جواب کے لئے ہماری طرف سے کوئی متوجہ
 نہ ہوا نہ اس جواب حاشے کیا کرتے تھے لیکن اب ابانہ ہو گا آپ کو
 لازم ہے کہ پہلے ان سات اعتراضوں کا جواب دیجئے نہیں تو اس
 اخلل محرفہ و موضوع کی حمایت نہ کیجئے کہ کو کہ اعتراض بدکور کے
 جواب دینے میں آپ کا بہ عذر کہ وہ معتد اور معتد علیہ ہیں
 تو اس کے اعتراض کا یہی حال ہو گا ہر جیل نہیں سکتا کہ کو کہ ان
 اعتراضوں کو اس کے عقدہ سے کچھ علاقہ نہیں ہے بلکہ یہ سب تو نامہ کی
 عطلات ہیں یعنی اس ستر اس صاحب نامہ میں کہ اسے کہ جواب میں آج

کہے کہ جو جو ہم حضرت سید علی کی شان میں کہے ہیں گو وہ تمہارے
 نزدیک الحاد اور بے اصل ہو لیکن یہود و لوہاء کے عقیدہ کے موافق
 ہے بالکلیہ اگر ہی آپ سے یوں کہے کہ یہ جو ہم آپ کے دین اور
 کتب مقدسہ کے ابطال میں کہے ہیں گو وہ آپ کے نزدیک بے
 اصل اور الحاد ہو لیکن ہماری کتاب اور عہدہ میں ایسا ہی ہے
 بابت و اگر کہے کہ جو کچھ ہم آپ کے خلاف کہے ہیں گو وہ آپ کے
 نزدیک بے اصل اور آپ کو برا معلوم ہو لیکن ہماری کتاب سنی تعلیم
 کے موافق ہے پس اس سب کا آپ سے کہہ ہی جواب نہ ہو سکا
 کیونکہ اس فائدہ کی بنا پر آپ ہی ڈالی ہے اگر آپ سے کچھ جواب
 ہو سکے تو لکھیں اور پیچھے کمال تخت ہے کہ آپ میرے ہی سامنے اٹھل
 خوف سے جسکی تحریف کا اقبال صحیح عام میں کئی روز گزرے کہ آپ
 کہیں کہ میں دلیل لاتے ہیں اگر ایسا ہی سمجھو تو خدا حافظ ہوا اللہ
 کہنے کہ کہیں جعلی دستاویز ہی معتبر سمجھ رہی ہے اور طری حیرت
 مقام سے کہ یہ تو آپ نے حطین یوں کہا اور مسیحی علماء سے ان کتابوں
 کے جواب برسوں سے بخوبی ادا ہوئے ہیں لیکن جب میں نے

ازل ثابت تھے کہ سچ کا لقب نامہ تھا کہ اب میں نے پہلے باب میں
 یہ قوم ہے اسی طور پر اُس میں اچیل من بہن ہے جو محمد کے وقت
 میں ہی اور جسکو قرآن میں ابرل میں اللہ کہا ہے سوا اس میں اور
 تو آپ کی بی بی راست بنانی بہن ہے کہ آپ اس میں جملہ یعنی ابرل میں
 کو قرآن کی طرف نسبت فرماتے ہیں حالانکہ یہ لفظ کسی نگہبہ قرآن
 شریف میں نہیں آیا یہ بی بی سے غضب کی بات ہے کہ آپ اچیل اور
 تو رست میں تصرف و تصرف کرنے قرآن کی طرف یہی متوجہ
 ہو گئے سو بہن آپ کی محض خام خیالی ہے اور اگر لفظ انزل میں اللہ سے
 یہ بات مقصود ہے کہ یہ کلام اللہ کی اُمار ہی ہوئی ہے تو خط اندہ
 میں عربی کی کاپی کو نام لگ تو بی بی دو سے بہن اعتراض دہی پرانا
 اعتراض ہے جو آپ بار بار مجمع عام میں پیش کر کے اُس کا جواب دیا
 میں اور اسی باعث سے یہ بہن اعتراض جواب کے قائل ہوئے تھا
 یہ آپ کی پاس خاطر سے کہہ نہوڑا اس لکھا جاتا ہے ذرا کان ذہن کر سکتے
 اور تعصب کو چھوڑ کے اپنے ولی منصف سے جو جیتے ہیں کہتا ہوں کہ
 آپ جو اس عجیبہ کو انزل میں اللہ مٹاتے ہیں اسکی دلیل کمال ہے

لکھنے میں غلطی فاسطی کی ہے لہذا تمکا لکھنا حرام ہے خالی نہیں ہے اور
 تمکا کہ اسٹر اس ملحد اور مردود ہی سہی لیکیں اُسکے اعتراض کے
 جواب تو ادا کیجئے اور یہ کہہ دینا کہ وہ مامقول ہے تو اُسکے اعتراض
 ہی مامقول ہو گئے جواب نہیں ہے شاید آپ کی جرمی کتاب میں
 یہی جواب لکھا ہے سہماں اللہ خوب جواب ہے ایسا تو بر شخص کہہ
 سکتا ہے اور اب سب سے جو کلمہ آپ ہندوؤں کے حق میں کہیں گے وہ بھی
 یہی جواب دینگے کہ آپ کے اعتراض قابل النفاذ کے نہیں کہلے گئے کہ آپ
 ہمارے حق میں کے خلاف ہیں اور ہم آپ کو بڑا سمجھتے ہیں پس اس
 صورت میں اس سے کچھ جواب نہ ہو سکتا اور اگر آپ اس سیر ہی پر
 فرمائیں گے تو وہ لوگ اسٹر اس صاحب کے اعتراضات کو ہمیشہ
 کرینگے ایس وہ قول مبرا کہ آپ کے دلائل بت پرستوں پر ہی تحت
 نہیں ہو سکتے کسا درست ہے اور جواب اسٹر اس صاحب کے
 اعتراضات کے جواب ادا کر لے ہے عاری ہیں اور میں خوب جانتا ہوں
 کہ آپ ان اعتراضوں میں سننے ایک کا بھی جواب نہ دے سکیں گے
 اسلئے آپ عداً اس سے انعام کر کے لوں نفیر کرنے میں کہ جواب

نصف نہیں جانا اور پروردگار ہی اللہ ہے یہی خوب تحقیق سے
 ثابت کیا کہ وہ لوحِ حقیقی نصف نہیں ہے اسی اہل من اللہ
 ہیں واصل ہو سبحان اللہ کسی کی سی کتاب میں آپ حضرت
 علیؑ کی سہ تہو بے دنتے ہیں اور طہرہ تہہ ہے کہ آپ
 یہ چاہتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کی نصفات کو جنہیں سے ایک کون
 ہی پیغمبر صاحب الہام ملتے ہیں خدا کا کلام کہہ دیں اور یہ
 مابینے اور لوگوں کو عند الہامی صرف ہم ہی ہیں کہتے بلکہ عیسیٰ
 لوگ بھی ایسا ہی جانتے ہیں جنانجہ باسوہر اور لیا فان لکھے ہیں کہ
 روح القدس نے جسکی تعلیم اور مدد سے انجیل نولسون اور حواریوں نے
 لکھا ہے انکے لئے کوئی زبان نہیں شہرادی تھی بلکہ دسنے اور سکے
 دونوں صرف مطلب سچا دبا اور غلطی میں پڑنے سے بچایا اور
 ہر ایک کو اختیار دیا کہ اپنے اپنے خاورہ اور عبارت میں اسکو ادا
 کرے اور جیسے ہم ان پاک لوگوں کی لیاقت اور مزاج کی موافقی انکی
 کتابوں میں خاورہ کا فرق پاتے ہیں وہاں ہی وہ شخص جو اصل
 زبان سے ماہر ہو گا مسمیٰ اور نوفا اور نولوس اور توہما کے خواہ وہ

محمد بن عبد اللہ
 بن عبد اللہ

اسکے کہ قرآن میں صرف اس ہی کو کہا گیا ہے کہ کلام جو حضرت عیسیٰ
 پر ازل ہوا اس کا نام ابجل تھا نہ وہ کوارج کی موضوعی کما میں جس میں
 حضرت عیسیٰ کی موت اور صلیب وغیرہ کا قصہ لکھا انزل من اللہ
 میں داخل ہوا وہ کتاب جس کو آپ نے انجھال حواریوں میں نام رکھا
 اور اُس میں حواریوں اور اُس کے رد و ن کے سفود و عطف کا قصہ
 مذکور ہے اترل من اللہ میں داخل ہوا مائے یوں و س کے بعد
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امان لا با ہے اور حواری ہی نہیں
 اور اپنے ناموں میں خاکی باتیں لکھا ہے اسی انزل میں داخل
 ہوں جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا تھا یا نام یعقوب کہ جسے تین سو
 برس بلکہ قریب چار سو برس تک بہت سے علماء مسجد میں
 مانتے تھے اور جناب مصلح دین عیسوی ہی اُسے کہا میں سکھوں
 فرماتے تھے اسی اترل من اللہ میں داخل ہوا جو حضرت
 عیسیٰ پر نازل ہوا تھا یا مشاہدات بوخاکہ جو چار سو برس تک
 کلام الہی نہ مانا گیا بلکہ بعض قدما و عیسا ہی تو اسے سترتیس ملکی
 تصنیف بتلاتے تھے اور دیونیسس ہی اُس کو بوخاکہ حواری کی

اور اس کی جو پہلی جگہ میں رسالہ الہام کے اندر خود ذکر میں آئے ہیں
 (یعنی بعد از) سے لگا گیا ہے یوں لکھا ہے کہ لوقا کا الہام سے یہ لکھنا
 اور اس سے جو وہ خود دریا جو میں لکھا ہے ظاہر ہے یعنی جس کا اور پہلا
 سے جو پہلے سے دیکھنے والے اور کلام کے وعظ کرنا اس سے ہے جسے میں
 کہا وہ اپنی بہتر سے اذن بانوں کو جو ہمارے نزدیک نصیبی میں لکھنے
 میں مشغول ہوئے اس لئے مناسب خانہ لکھا کہ میں یہی امتداد سے اور
 باتوں کو اچھی طرح دریافت کر کے مندر سے لکھوں اور اسی میں
 کی موافق قدم علماء کا یہی قول ہے اریستوس لکھتا ہے کہ وہ جبرین جو لوقا
 نے حواریوں سے سکھی نہیں ہیں بنیائین اور جبرو م لکھتا ہے کہ لوقا
 نے نہ صرف یونان سے جسے گونت میں خداوند سے صحبت نہیں پائی
 بلکہ اور حواریوں سے یہی انجیل کی تعلیم پائی ہے انتہی — اس دیکھئے کہ
 یہ لوگ مطلقاً لوقا کے الہام کے منکرین ہیں اور جس حال میں لوقا کو
 الہام نہ تھا تو اسی قاعدے کے بنا پر مرقس کی انجیل ہی مدرجہ اولیٰ غیر
 الہامی ہو گئی ہوں اب باقی رہیں دو انجیلین کہ مکتوباً اپنے زعم میں حواری
 تصنف جاتے ہیں سوا ان کا یہی حال سن لیجئے کہ ان میں بھی سب الہامی

من خزن یا دیکھا اور اگر روح القدس حواریوں کو عبارت متلاوہ مانو
 ہم بات پر گزرتا ہوتا بلکہ اسکا تین کتب مقدسہ میں سے ہر کتاب کا
 محاورہ یکساں ہوتا علاوہ اسکے بعضے ایسے معانی ہیں جس میں الہام
 کی حاجت بھی ہیں مثلاً سب اون لوگوں نے بحشم خود بدہ یا معتد
 سے سکر کر لیا ہے جب لوگ اپنے انجیل کا لکھنا اختیار کیا وہ کہتا ہے کہ اس
 اون چیز کا حال اون لوگوں سے جو انہی سے دیکھنے والے ہے سکر
 کہا ہے اور اسلئے کہ وہ سب چیزوں سے واقف تھا اُسے مناسب
 جانا کہ وہ بائبل بچلی آئینہ الی بشو کو بنیاد سے حالانکہ مصنف جسے
 ایسی باتوں کی ضرورت القدس سے ہوتی تو عادتاً ان کو کہتا کہ
 جیسا مجھے روح القدس نے متلایا ہے میں نے اون چیزوں کا حال
 بیان کیا تو لوگوں مقدس کا ایمان لانا گوئی عجیب امر اور خدا کی طرف سے
 تھا لیکن یہ بھی اس حال کے بیان کرنے کے لئے تو فاقو بولوس
 مقدس اس کے ہر امون کی گواہی کے سوا کچھ ضرورت نہا اور اسی لئے
 درسمین فی الجملہ فرق ہے لیکن کس طرح کا تناقص نہیں

باب ۱۴ نامہ دوم تہمتی میں ہے اور اللہ بہ احوال معاملات کا مبرا ہیں
 ملک یولوس مقدس کا ہے ورس ۱۰ باب ۷ نامہ اول گرتھون میں لکھا
 یرا و کو حکما ماہ ہوا ہے میں ہیں ملک خدا مد حکم کرتا ہے اور ورس ۱۲
 میں کہنا ہے سرافتوں کو خداوند نہیں بن کہنا ہوں اور ورس ۲۵
 میں اس طرح کہتا ہے یرکوار لوں کے حق میں کوئی حکم خداوند کا مجھ پر
 نہیں لیکن میں اپنی صلاح دیتا ہوں الخ اور ورس ۶ باب ۱۶ اعمال میں
 ہم دیکھتے ہیں کہ حب اویسے الشامن دعط کرے کا ارادہ کیا اویسے
 روح القدس نے منع کیا اور ورس ۷ میں لوں ہے کہ اویسے سمانہ
 من حاسے کا قصد کیا لیکن روح القدس نے منع کیا پس جوا یونین
 کاموں کے لئے دو اصول تھے ایک عقل دوسرا الہام ایک کی رو سے تو
 عام کاموں میں حکم کرتے تھے اور دوسرے کی رو سے دین عیسوی کے
 باب میں اسیلے بہہ دافع ہوا کہ جواری لوگ مثل اور لوگوں کے اپنی
 خانگی کاموں اور ارادوں میں غلطی کرتے تھے جب ورس ۳ وہ باب ۱۳
 اعمال میں اور ورس ۲۴ و ۲۸ باب ۱۵ رومیہ میں اور ورس ۱۶ و
 ۶ باب ۱۶ نامہ اول گرتھون میں اور ورس ۱۵ سے باب ۱۸

ہنس سہ جائیہ وہ ہی مولف رسالہ الہام کا کہ حکا ذکر اسی ہوا ہے
 لون لکھا ہے کہ خود حواری لوگ جب کہ دین کی باب لوٹے ماکھنے تھے تو
 خزانہ الہام جو انکو حاصل تھا وہیں درست رکھتا تھا لیکن وہیں
 اور دوی العقول تھے اور وہیں الہام ہی ہوتا تھا اور حطرح اور
 آدمی معاملات میں الہام بعد عقل سے بولے اور لکھتے ہیں وہ اسی
 ہی عام محاملوں میں بولا اور لکھا کرتے تھے اور یوں کوس مقدس
 اسی لئے بے الہام نے تمہیں کو یہ حکم دے سکتا تھا کہ بانی میں تھوڑی
 شرب ملا کر مانی صحت بدن کی حفاظت کر جس در میں ۲۳ باب
 نامہ لکھی ہیں یہ یا تمہیں کو لون کہے کہ تو وہ لکھا دے جس سے ملا
 میں فرس کے بیان چھوڑا اور کتا بین خاص کر چڑے کے ورق
 لیتا آجوبیا در میں ۳۱ باب ہم نامہ دوم تمہیں میں ہے مافلماں کو
 لون کہے کہ کوس میں اسکے سوا ایک کوٹھری مہرے لئے طار کر
 در میں ۲ نامہ فلماں میں یہ یا تمہیں کو لون کہے کہ اسطس وقت میں
 رماط جس کو میں نے ملطس میں یما چھوڑا حسا در میں ۲ باب

ارمینوس یولی کارپ کا شکر دے اور یولی کارپ یوحنا حواری کا
 مدد پس اگر کوئی نصف ہونی تو یولی کارپ کو ضرور معلوم ہوتا اور
 ارمینوس کو متلاشہ کو تکہ مقام تعجب ہے کہ ارمینوس درہ درہ سی بارت یولی
 کارپ سے مار مار سیٹے اور اس ارمین الیکد فہم ہی مذکور نہ آوے یہاں
 تو اس کا یہ کہ یولی کارپ کو ہرگز معلوم نہ تھا کہ یہ اجیل یوحنا کی بہہ اور نہ
 اوسنے ارمینوس کو اسکی جردی ورنہ ارمینوس منکرین کے مقابلہ میں
 بہہ سندھ و پیش کر اھا لاکہ ایسا بہہ ہوا تو اب ثابت ہوا کہ یہاں
 یوحنا کی نصف بہہ ہے اور ہی وہ ہے جو ریشہ بد اور اسٹاڈلن
 کہتے ہیں لہذا بہہ انجیل ہی غیر الہامی ہے۔ علاوہ اسکے اگر نقد فی الحال ایسے
 خاتمہ سے بہہ مان ہی لبا حادے کہ بہہ حوا یون ہی کی لکھی ہوئی ہیں
 ہی انکے تلمیذ من الہام کی حالت نہ تھی کہو کہ اسکے مولفوں نے اپنی
 انکہ کا دیکھا یا سنا ہوا معاملہ لکھا ہے ایر ماہ دیر رتبا فان کا قول
 گز چکا ہے کہ جب حواری بحیثیت خود دبدہ نامعتبر گواہوں سے شہر
 کہتے تھے تو وہ بہہ من الہام کی حاجت نہ تھی پس جب بہہ چاروں
 امر و حال غیر الہامی بن چکے تو رسالہ اعمال حواری ہی بدہ حوالی

نامہ دوم گرنہوں میں ابھی۔ اور یہی عہدہ اور عسا کو کیا ہی ہے
 جیاکہ جمع کر کے والے لکھنؤ میں اور اسکاٹ کے اخیر حلقہ میں
 اوسے عہدہ کے یوں لکھتے ہیں کہ ضرور جن کو پر لکھا
 بعد کا الہامی مافالونی ہوا اور اسلئے کہ حضرت سامان نے بعض الہامی
 کتابیں لکھیں یہ ضرور ہیں کہ حواہوں نے بطور مارچ کے لکھا وہی
 الہامی ہوا اور ماور کہا چاؤسے کہ ستمبر اور حواہی حاصل حاصل اور
 موقع پر الہام کے گئے جاتے ہیں ابھی۔ قطع نظر اسکے اکل منی لاکھ تو اس
 صرف ترجمہ ہی باقی ہے اور موافق فولی حروم کے اوسکے مہر جم کا نام
 ابھی معلوم نہیں پس یہ تو کسی صورت سے الہامی نہیں ہو سکتی رہی
 اکل جو حاکم سوا و سید اولیٰ لکھنؤ سے کہ وہ ادب کی تصنیف ہے یا
 نہیں مصنف پر مشنڈر اور اسٹاڈن اور فرقہ الوصل جو دوسری مصنف
 میں بہا اس نجل کو جو حواہی کی نہیں بتلاتے اور قرین قباس
 یہی ہی۔ بھگو مکہ حب دوسری صدی میں لوگوں نے اس اکل سے
 الحاکم کہا تھا تو ان کے جواب میں کہیں اسے نہیں کہا کہ بولی کا
 سے بھگو یہ جبر بھی ہے کہ یہ نجل جو حواہی کی تصنیف ہے حالانکہ

اور نہ وہ لوگ کہیں اسکا دعویٰ کر سکتے ہیں تو اب تجوی نام ہو گیا کہ ہم
 کل مجموعہ موضوعی حکام نام اپنے عہد جد بد رکھا ہے اور مسلمانوں کے دھوکا
 دینے کے لیے اسے اجمل کہہ کر کہتے ہیں غراہی سے تو یہ کہہ کر
 ہو سکتا ہے کہ وہی اجمل ہو کہ جبکہ کلام اللہ میں ذکر آتا ہے کہ وہ
 نو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کی گئی تھی پس اب بھولی ظاہر و آشکارا
 کہ اس مجموعہ کے حق میں انکو کلام اللہ سے استدلال کرنا محض حما
 اور آبا کا دعویٰ برگز قابل التفات کے نہیں لیکن اگر اسیر ہی آپ تعصب
 ماکسی اور وجہ سے کہیں کہ ہم نے یہ تو مانا کہ ہم یہ مجموعہ غراہی سے
 لیکن یہ وہ اجمل جبکہ کلام اللہ میں ذکر آتا ہے کہ وہ تو پیش کرد
 سوا اسکا جواب یہ ہے کہ اب ہی کمور خون اور قدما کی کتابوں سے بلکہ
 ان اماجل اربعہ موضوعہ سے ہی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام تو کوئی کتاب آپ نہیں لکھوا گئے اور وہ جو ویسی لکھا ہے کہ لوگوں کی
 یہ عادت تھی کہ حضرت عیسیٰ کی و غلط باور و مستہویر باتیں کہہ لکھ لیا
 کرتے تھے ہذا وجہ ہوں ہی کے وقت میں بہت سے ملفوظات یا شیخ جانتے تھے یا
 جو لیکر اور کوپ اور میکینس اور بے سنگ اور ہمیر اور اکو رن اور مالک

عز الہامی ہو گیا اس لئے کہ وہ بھی لوگمالی لکھتے تھے اور لوگامرد غیر
 الہامی نہاسوا سنے اسکے اس رسالہ کو یوگوس اور لوتنا کا دیکھنا ہی
 کہیں سے ثابت نہیں اور عہد جدید کی باقی کتابوں میں ہے نامہ عوام
 اور نامہ یعقوب اور نامہ ہود اور دودم نامہ بطرس اور دودم و
 سوم نامہ پوچھا اور شاہدات لوتنا کو تو کچھ پوچھا ہی نہیں اس جہت
 سے کہ یہ سب کو نقلی حکم ہے الہامی اور حوالہ کی نصف بڑے ہیں
 اور وہ حکم کچھ ہندی نہیں کہو کہ اس کی کو نقل کا نتیجہ ہے کہ جسے ۶۳۹
 میں شاہدات لوتنا کو الہامی ہڈا کے داخل قانون کیا کتاب جو دودم
 اور کتاب تو عباس اور کتاب و تروم اور کتاب ایگلنریا سٹنس
 اور دودم کتابوں میں اس سے وغیرہ کو بھی الہامی ہڈا ماننا حالانکہ یہ سب کتابیں
 کا فہرہ علماء پر وٹسٹ کے نزدیک جہوتی ہیں قطع نظر اس سے ایک
 بہت سے علماء پر وٹسٹ ہی اون کتابوں کو حوالہ ہون کی نصف نہیں
 مان تے ہیں چنانچہ ان کے قول اعجاز چھوٹی کے متعلق شہری فصل میں گذر رہے
 ہیں تو باقی رہے ۳۱ نامہ یوگوس مقدس کے اور ایک نامہ بطرس
 اور ایک نامہ لوتنا کا سوا دیکھنے میں ہی کچھ حاجت الہام کی نہیں

حصہ مسمیٰ کی طرف منسوب ہیں جو کہ بروا است اجماد آئے ہیں تو ان کا حکم
 اسی ہی ہو گا جس طرح کہ مذہب میں احاد و حدیث کا حکم ہوا ہے یعنی حسب
 وہ لعل غلطی قطعی ما لعل لعلی قطعی کے خلاف ہو گئے تو مانہ جائے گے ورنہ
 دیوبند کے وہم اور غلطی کے اوپر محمول ہو کر متروک ہو گئے اور انا حمل کے
 مولوں کا غلطی کرنا تو انہوں میں شمس ہے اور اسی حال پر کہ کثید آب کو یہ
 لفظ معنی حباب مولفین کی طرف غلطی کا نسب کرنا ناگوار خاطر ہووے
 اور آب بہت سمجھ میں کہ بہہ اماب صرف میری ہی جانتے سے وقوع میں آتا ہے
 مناسب معلوم ہوا کہ آپ کے علاوہ اور پیشواؤں کے اقوال کچھ نقل کر دیں
 رنو کلیس اور اور لوگ فرقہ یروٹسٹنٹ کے کہتے ہیں کہ پولوس کے ناموں میں
 سب کلام پاک نہیں ہے اور چند حصوں میں اسے غلطی کی ہے ستر
 فلک بطرس حواری پر الزام غلطی اور جہالت بچل کا لگتا تھا نہ آکر لگو دانی
 کتاب ماحشہ میں حوادر کیسین سے ہوا تھا کہنا ہے کہ بطرس نے بعد
 نزول روح القدس کے امان میں غلطی کی ہے نہ بتیس جسکو جملہ مباح
 فاضل اور مرشد سنجیدہ کہہ رہے ہیں کہ حواریوں کے سردار بطرس ہزاروں
 ہر ماہ نے ہی بعد نزول روح القدس کے مولہ کلیسا پر دشلم کے غلطی

کہتے ہیں کہ اصل ایک عبری نسخہ تھا اور اس کے کئی ترجمہ بھی ہیں سو بہ
 سب ہی آئیکلی کاغذ علماء کے نزدیک نقشی ثبات سے کہ معقود ہیں میں
 اب موافق قول آئیہی کے علماء کے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل لکھی نہیں گئی اور
 اگر لکھی ہی گئی ہو تو معقود ہے رہن بہ کتابین کہ حکما آب لے انجیل نام
 کہہا ہے اور جو حضرت عیسیٰ کی تواریخ کے طور پر بہت دلوں کے بعد لکھی گئی
 ہیں پس احتمال ہے کہ ویسے چلے جو حضرت عیسیٰ کے اقوال میں تاید اوسی
 اصل انجیل کے ہوں اور اس بعد واسطے ہمارے مان بہ حکم حق کہ لا نقد فواہل کتاب
 و کتابہم اور جو کہ بہ فرضی انجیلین صرف چار ہی ہیں بلکہ اور بھی کسی ہی نہیں
 جس کہ سر تو لیا کی انجیل نو ما کی انجیل مصریوں کی انجیل عبرانی انجیل بطرس
 کی انجیل یوحنا کی دوسری انجیل اندر ما کی انجیل قلب کی انجیل مسیح کی فطرت
 کی انجیل یعقوب کی انجیل متا کی انجیل سرناہ کی انجیل اور خدا جا لے اور
 کس قدر بچھین کہ او میں سے بہتری تو کھو گئیں اور جو باقی ہیں سو اعمال اور
 تہذیب و عبرت سمیت بچہ کے قریب ہیں جس کہ قدر کے قول سے معلوم
 ہوتا ہے تو اس صورت میں ہرگز بہ بات معلوم نہیں جوتی کہ اصل انجیل
 کے اقوال کہنے کہنے ان انجیل مذکور ہیں نفسہما اسے ہوتے پس ہوا

قائلین کے استعمال میں تھی اور اس کی معتقد علیہ تھری ہی تھی البتہ قزاق
 ہی اور مارچ کی کنالوں سے ثابت ہے کہ اس زمانہ میں فرقہ ناکہ
 اور فرقہ ایوبیہ اور کوکس و میرہ و مے کے یہ فرقہ بدوشت
 لکھکی ترقی سولہویں صدی میں ہوئی ہے پس اگر نام ہو گا تو اس
 فرقوں کی اہلوان کا موجود ہونا یا نہ ہونا کوئی چیز کا اہل مستعمل و مرد
 کا اور آب کے کا نہ ملنا کو اسباب کا انفراسیٹہ فرقہ ایوبیہ کے ماضی
 ایک جغرافیہ اہل تھی اور اس میں بسا اتمہ یہ نہا بس اب کا یہ قول
 لاجواب نام کیجیے اور بتائے کہ مسیح کا لب نامہ تب کب اب می کے پہلے
 نام میں مرقوم ہے اس طرح براس اہل میں رہتا جو محمد کے زمانہ میں تھی
 اور جس کو قرآن میں انزل میں اللہ کہا ہے کس کو ہو گا اور اس ستر اس
 صاحب کے اعتراض کے جواب نہ دے گا خدا کی بوج ہو گا کہ اس وقت
 لی اہلوان میں جو فرقہ معاملہ کے استعمال میں تھیں یہ نامہ ہی نہ تھا
 یہ حال کہ اس بوج اس میں لکھا ہے پس آپ اپنی اس عبارت
 کے موافق کہ اگر اس میں اور طرح کی بے نومات تمام ہوئی یہ کہ اس بوج
 جائے الزام کیا گئے سنی وہ ساتوں غلطیان تھی کی ایسے مان نہیں

کہا جی مسک آئی سر جس جس حواریوں خصوصاً توئوس پر الزام عظمیٰ کا لگا ہے
 ہیں وائسی ٹنکر کہا جی کہ بعد عروج مسیح کے آسمان پر اور رسول روح القدس
 کے سلسلہ عظمیٰ کی نہ صرف عام بلکہ خواص سے ہی بلکہ حواریوں نے
 خوفہ اس اہلکوں کو ملت مسیحی کی طرف دعوت کی اور پطرس سے رسوم
 میں اور یہی عظمیٰ کی مع اور بہہ ٹری غلطیاں حواریوں سے بعد رسول
 روح القدس کے ہوئی ہیں انتہی سو آپ کے ہمہ علماء اور مشواستار کا لکھن
 آپ کی بہت صبی کہا میں خود بکار ہی ہیں کہ حواریوں نے عظمیٰ کو تہتہ اور حضرت عیسیٰ کی تو کو
 سمجھتے تھے مثلاً یہ سچہ کہ تہہ کہ فیما بینا ہی ماہ میں جا بلیا یہ چاہئے نہ کہ جو حواریوں میں
 اور کہاں تک لکھوں الہی الہی باتوں سے تو آپ کی کتاب میں مالا مال ہیں
 اگر آپ چاہیں گے تو آج سے زیادہ شرح و مبسط سے عرض کروں گا اسیر ہی
 اگر آپ اپنے دعویٰ بلا دلیل پر اصرار کئے جاویں اور یونہی فرمائے رہیں
 کہ نے بے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں انجیل موجود تھی تو ہم
 کہتے ہیں کہ بالفرض محال اگر یہ بات تسلیم ہی کیجاوے کہ اس وقت میں
 کوئی انجیل موجود تھی اور اسی کی طرف کلام اللہ میں اشارہ سے تو یہی
 صرف اتنی بات ثابت ہوگی کہ وہ انجیل جو اس وقت کے فرقہ مقابلین کے

ایک ایک بات کا جواب دے گا وہ کیا ہی آپ ہی میرے اس خط اور
 پہلے خط کی ساری باتوں کا جواب دے گا مگر یہ کہ جب تک ہمارا اور
 آپ کے درمیان کسی بات پر گفتگو رہے اب اس کتب مسوختہ و مخرنفہ
 سے جنگی نسخہ و تحریف کا اقبال ہے مجمع عام میں کلمہ ہرگز ہمدان
 یہ کلمہ گانا لکھا ہے کہ اگر آپ جواب نہ دے سکیں اور لفظ کا ملے
 کہ ادا سے جواب سے قاصر ہونگے تو جس صورت میں اسی سے
 اصل باتیں جب آپ نے اپنے اس خط کے اتمام پر لکھا ہے کہ وہ باتیں
 ایسی ہیں کہ کہ نہ پر کلمہ توجہ اور جواب جاتھے ہرگز رہاں قلم پر
 نہ لائینگا اور اگر جواب میں آپ کو اب بھی آئین بائین سائیں
 لکھا منظور ہو جا اس خط میں لکھا ہے تو اس سے تو یہی بہتر ہے
 کہ جواب نہ لکھینگا کیونکہ مجھ کو اتنی فرصت نہیں کہ اسی بے اصل باتوں
 میں اپنی اوقات ضائع کروں جب اس نے پہلے خط میں جہی عرض کیا

الراقی
 مہذکہ محمد و برہاں صاحب

مورخہ ۹ جون ۱۸۵۴ء

موائے اسکے کلام اللہ میں جو کچھ حضرت عیسیٰ کے حالات مابین
 وہ آہیں اخیلوں سے حکو آب لے ہوتا ٹھہرا رکھا ہے سب آس کی
 موضوعہ اخیلوں کی مرادہ نہ مطالقت رکھے ہیں لہذا آہاڑ عینہ میں
 آہیں اناحل میں ان وضعی اخیلوں کی سہت مرادہ ٹھٹھک ٹھٹھک چوال
 لیاں ہو اسے میں حب الراعی طور پر آب کے علماء اور پیشواؤں کے
 اقوال سے بہ مات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ اخیلین جو آب کے نزدیک معتر
 اور خدا کا کلام ٹھہری ہیں ہرگز الہامی نہیں ہیں وہ اپنی تحقیقی طور پر
 بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اخیلین ہرگز الہامی نہیں ہیں اس صورت
 میں آب کو سہاڑ مقابلہ میں ان اناحل کی سب کلام اللہ سے استدلال
 کرنا اور ان وضعی اخیلوں کا الہامی ٹھہرانا ہرگز نہیں پہنچا ہے اب تفصیل تیار
 ہمارے نزدیک آب کے خط مورخہ جون سے اعر کا جواب کافی
 ادا ہو چکا خداوند تعالیٰ آپ کو اسی توفیق عنایت فرما دے کہ آپ نقصت
 اور بے حداری کو چھوڑ کے میرے اس خط کو انصاف کی نظر سے پڑھیں
 اب وہاب مناظرہ اس مرحلہ پر لانا ہے کہ اب اس خط کا جواب یہ
 میں کئی ایک باتیں ملحوظ رکھیں گا اولیٰ یہ کہ جب ایمین نے آپ کے خط کی

لکھا ہے (وہ خاکے ۳ ماہ کی لاس آٹمی میں) کہ جو بڑے پیرا مان لا تا ہی ملتے
 کی زندگی اُسکی ہے اور جو بڑے پیرا مان نہیں لا سکتا کو بدکھنگا ملکہ خدا کا
 غضب پسر رہتا ہے اور پھر مرقوم ہی دوسرے تسکون معون کے ۲۱
 میں کہ مسوع مسیح اپنے ربر دھن فرستوں کے ساتھ سھرکتی اگ میں
 ہو گا اور ان سے جو انجیل کو نہیں ماننے بدلا لگا فقط اور ہمہ بھی جان
 لیجئے کہ جو باتیں آپ نے راستہ ناراستہ دگر نری کنا لون سے نکال ہیں وہ
 کچھ نہیں یا چھی بات نہیں ہیں کہ گو ما صرف آب ہی کی نظریں آئی ہوں کہ
 کتاب نوید سونے ولایت میں چھپ گئی ہیں اور موہات و اعراض جو اس
 لائق ہوتے ویدار علما و مسیحی کے جواب مدت سے کو بی دوستی دے گئے
 ہیں دوم رہی آپ کی وہ باتیں جو جواب کے لائق ہیں اس انکا
 جواب ان والدہ لکھا اس وقت داجا و لکھا جب و کنا میں چکے چھپ
 کا ذکر مولوی رحمت اللہ صاحب کے کما ہے چھپ جائیگی اور وہ کنا میں جو
 اُسکی طرف سے چھپ چکی ہیں میرے مطالعہ میں آویگی سیوم انجیل
 کے مضمون پر جو آپ کے اعتراض ہیں انکا اب بھی وہی جواب ہے
 جو میرے خط گذشتہ میں دیا گیا آپ میرے جواب میں فرقہ مانیکہ اور

حجاب و اکثر صاحب مشفق مجاہد ان محمد زید خاں العاصمہ سلامت
 بعد ما حسب عرض بہہ کہ حجاب نے اس دفعہ بہت محنت کر کے ترا خط لکھا اور
 اگرچہ آپ نے عذر حق اور جیسا من بہت سی ملاسن ہو ہی آپ کی ایسی محنت
 کامیوں ہوں کہ سو ایسے کہ مائتہ سامی آئندہ کے لئے مفید ہو گا اور کام
 آوے گا فی الحال آپ کے خط طویل کا جواب دو مہینہ بات میں اور اگر دیکھا
 اول جواب نے آگے سے ٹھکڑوڑ زیادہ ایسی باتیں لکھی ہیں کہ نوحہ اور
 جواب کے لائق ہیں میں نہ کہ حالت ہے جواب سے ناراض ہونے کے
 مگر کیا کروں حق تو یہی ہی جو میں نے لکھا اور ایک جگہ میں آپ نے اب بھی لکھا
 کہ گواہم لوگوں کو آپ کی اگر بری دانی سے ہراس اور سرس آنا چاہئے مگر
 مقام شکر ہے کہ انکے حجاب کے علم اور قول سے بہک کر کچھ لکھی ہیں انہی
 اور نہ کچھ خوف ہے کہ آپ کے بائبل آپ کے استخاضوں کے اعتراضات
 سے آجیل کو کچھ نقصان یا خلل آویگا بلکہ آپ کو حضرت مسیح کے اس قول
 سے آرا چاہئے کہ اس نے حق کے ۴۴ باب کے ہم آیت میں ایسے حق میں
 یوں دیا ہے کہ جو اس پتھر پر گرے گا (یعنی میری اور انجیل کی مخالفت
 کرے گا) جو نہ ہو گا اور جسہ وہ گرے گا اسے جس تو الٹا اور پھر

یہ جواب خط پر ہے

میں اہل کتاب کہلاتے تھے یس محمد کی وقت میں ۔ صرف کلام سبح صلا
 آیت اپنے ہنس ملکہ وہ باری کتاب میں کلام سبح مسطورا اور مرقوم ہے کہ
 یاس موصوفہ تھی اور وہ کتاب انجیل ہی اور وہ انجیل موصوفہ صبح ہی ہی بقول
 قرآن کیونکہ سورہ یونس میں مرقوم ہے فان کنتم فی شک منہا ۱۲ لیس اللہ
 فسال الدین یقیر الکتاب من قبل اور سورہ ابراہیم عجیب
 فسلوا اهل الکتاب ان کنتم لا تعلمون اب وہ کتاب انجیل جو
 سب عیسائیوں کے درمیان منقول تھی آب باکوئی اور محمد ہی بتیں کرے
 اور بتا دے کہ وہ اور مضمون اور اور مطلب پر ہی نسبت اس کتاب انجیل
 کی کہ وہ اب مجھے شخصوں کے یاس انجیل کے اسے لکھے اب ہی موجود ہیں جو
 زمانہ محمد سے آگے بدست و قلم لکھے گئے ہیں اور وہ سب حال کی
 انجیل سے موافق و مطابق ہیں چنانچہ میران الحق میں اسکی تفصیل آئی ہے
 اور اگر محمد ہی اس امر میں لاچار رہیں تو تعصب بجا سے کمازہ کر کے ہوگا
 کہ باوجود سہو کا بتان کے ابکی انجیل اسہی مضمون و مطالب پر ہی جو ہمیشہ
 تھی اور وہ عوایے بے دلیل سے ہاتھ اور تبا کر دور انصاف پر اگر انجیل کی
 وصحت پر قائل ہوں اور حسب ملک کہ آب ابن دونوں مانوئیس سے لکھی

ایسوسہ وغیرہ کا طرہ انکار کر کے اور کہتے ہیں کہ فرقہ ابوسہ کے پاس
 ایک خطہ اخیل تھا جس میں کاتب نامہ تھا ابوسہ میں ہی جاتا ہوں
 مگر ایسی بات کا ہمارے دعویٰ سے کیا علافہ دے دیتے تو سب بدعتی ہے
 اور معلم مارکیون بدعتی کی اسد اصل اخیل کم و بیش کر کے اپنے واسطے کتاب
 بنائے اور انکو اخیل ہی کہتے تھے مگر انکی کتاب جمہور علماء عیسائیوں میں کبھی
 مقبول اور منظور نہیں ہوئی بلکہ انکو اذل ہی سے صحابی جانکر رو کرے تھے
 بخانیجہ آگ کو انہیں کتاب انگریزی سے خوب معلوم ہوا ہو گا اور مبرا قول تو
 بہت تھا کہ اب ایسی اخیل پیش کیجئے جو محمدؐ کے زمانہ کے عیسائیوں میں مقبول
 ہتی نہ اہل عدت کے بیچ میں انکی کتابوں سے خواہ وہ انکو اخیل کہیں خواہ
 کیجئے اور نام کہیں بہن کا کام ہی کیا اگر بالفرض اب مجھے آں کی دلیل
 مانگئے اور میں کسی بدعتی کتاب سے گوئے قرآن ہی کہا ہوا اور قرآن کے
 سورہ ہی اُسن ہوں اب کا جواب دوں پس کیا اب ایسے جواب
 دیجئے جتنی بہن کہیں گے ایسی جواب دیں گے اب باز آئیے اور یا تو ثابت
 کیجئے کہ وہ اخیل جبکا ذکر اب کے قرآن میں ہے اور اُسکو میں اللہ کہا ہے
 اس اخیل سے جو عیسائیوں کے بیچ مستعمل ہے اور یہی ہے یہی قرآن

اب کہ نامہ سانی کا جواب ہو چکا جناب کی تسبیحی خاطر کے لیے اختصار کی راہ سے، و
 ایک یا تے آن اعتراضوں کے جواب میں مذکورہ ونگا حلو آئیے مہی کے نسب نامہ کی
 بات مسطورہ کے پہلے اولاً جان لیجئے کہ نسب نامہ تفصیلاً بھی لکھا جاتا ہے اور اختصاراً
 بھی جیسے نوریت میں مثلاً، و ت کی کتاب کے آخر باب کی اخترا یوں میں بھی ایک
 نسب نامہ اختصار سے مرقوم ہے اب مہی حواری نے اختصار لکھ کر کئی الکن نام مصداً
 چھوڑ دئے مثلاً و نے نام جکا ذکر آئیے کہا اور اس مہی پانچویں آیت میں بھی سلوک کے
 بعد کتنے نام چھوڑ دئے گئے ہیں کہ آیت نے ذکر نہیں کیا اور آیت کی در ماف
 ہیں نہیں آئے اب اختصار ا ذکر کرنے کا سبب مہی حواری نے نہیں بنایا ہے مگر
 ماورائے اور سبب ایک بہرہ معلوم و مناسب ہے کہ وہ تین قسم کے سبب جو وہ چودہ
 پشت پر انہوں نے السببی کیا ہے ثانیاً لفظ متا عبرانی میں ین اور لفظ بہائی
 عبری میں ین اخ دونوں زبان عبرانی میں اور توریت کی بہت سی آیات میں
 خاص و عام دونوں معنی سے آتا ہے پس ین یتا اور یوتا اور ییو توتا اور ین
 اور ینل کے معنی اور اخ کھائی اور خویش اور اقربا بھی معنی رکھتا ہے اور اہل زبان
 اور انجیل دانان کو معلوم ہے کہ الفاظ متا اور بہائی انجیل کے اکثر مقاموں میں
 عبرانی محاورہ پر آتے ہیں اور لفظ پیدا ہوا بھی اسی عام معنی سے آتا ہے

اور انہیں کرکس عیسائیوں پر کلمہ واجب اور لازم نہیں ہے کہ کسی اعتراض
 پر جسے آپ ماکوئی اور غمہ، اخلاقی کسی بہت یا کسی ماس کے مضمون یا
 یا انجیل کے صحیفوں کے ایک ہی جلد میں جمع ہو سکے طور اور وقت میرا حوالہ
 کے رسالت اور الہام پر پیش کر سن کچھ متوجہ ہوں ماحواب دونوں اور
 ہی خباب کے حق میں ہی قاعدہ مرجی رکھو گا آپ تو محمدی ہیں اور قرآن
 کو مان تے ہیں پس قرآن کی دسے آیات صمن کتاب انجیل کا ذکر ہے اور
 اسکو صحیح و صحیح کہا ہے آپ کے لئے کافی و دانی دلیل ہیں اگر آپ ہندو
 ما اور دین مالے دین ہوئے تو آپ کے ساتھ اور طریقہ سے مباحثہ کرتے اور
 قرآن ہی میں نہیں لانے فقط اور فرض کیا کہ مینے آپ کے سب اعتراضوں کے
 جواب بخوبی درست و مفصل تمام ادا کئے تو یہی کیا آپ اور محمدیوں کے مانند
 یہ عذر پیش کر کے نہیں کہو گے کہ تمہاری انجیل صرف ہی میں اسکو نہیں مان
 یس ظاہر ہے کہ مضمون ہر مباحثہ کرنا جب تک محمدی انجیل کی صحت بر قابل
 نہیں ہوتے محنت لے فائز اور محصل حاصل ہے لہذا جب تک آپ اپنے مذکور
 مالا دیوں باتوں میں سے ایک کو قبول نہیں کیا آپ کے سب اعتراضات
 انجیل کے مضمون پر موقوف اور بجا ہیں ۛ

وہے سالوں اعتراف چنگو آب کے مکڑا کبڑا ستر اس صاحب کا قول میرے تقاضے سے
 سے جس کے ہنس بہی اور نے اصل بکلا اور ہی حواری کا قول سچا رہا
 اور آب کے چھپس وہ مثل درست آئی کہ کوہ کدوں و کاہ برآ و دس شک نہیں
 کہ ڈاکٹر استر اس صاحب کو بہ معلوم ہوا کہ اُس کے اعتراف سے اصل ہن مکر میرے
 مکر میں شامل ہو کر اُسے جسے دھن تعریف دسمی کی اد سے اسے لئے دعوے
 ایسا نہ مانا اور آب نے لے تحقیق دور اس کی میری کر کے اسکے قول مان لئے
 امید کہ آمدہ جناب مکر میں اور بدعتوں کے قول اسی دلیل نہ ہاوی کے کسوٹیلے
 کہ اسے کچھ مانده یہ بکلا فقط

المستکلف

یادری فخر صاحب مورحہ امت و دو م چون مشہد ام
 حاب یادری فخر صاحب مورحہ امت و دو م چون مشہد ام
 بعد مادہ کے یہ التماس ہے آپ کا خط مورخہ ۲۲ جون کا جواب پانچ مہرے خط مورخہ
 ۹ جون کے جواب میں لکھا تھا مجھے یہو ہی آپ کے اس لکھنے سے قول نوا ہے
 آگے سے تر ہکا اور ز مادہ ہسی باتیں لکھیں ہیں کہ توجہ اور جواب کے لائق ہیں
 دوم بری ناکی وہ باتیں جو جواب کے لائق ہیں میں اس کا جواب انتا اللہ تعالیٰ
 اس وقت دیا جائیگا جب وہ کن ہیں جنکے جیسے کا ذکر مولوی رحمت اللہ صاحب نے

والترضا کا جواب

یعنی کہ اسکی نسل سے جس سے ہم ان اقترافوں کا جواب دے مٹو آب الف کا مٹنا اور
 کھانی کی سب سے پہلی آیت تھی کہ اب کہیں ہیں کہ ان میں تقسیم ہر ہر ایک کے
 واسطے جو۔ ہفت درجہ ہیں آبی میں اور اس بات کو ایک یحییٰ علیہ السلام نے
 نوٹا ہے کہ متی حواری بھی کچھ عدد جانتا تھا اور بتا دیتا تھا کہ اس طرح سے ہے کہ
 داؤد کا نام پہلی تو قسم آخر اور یھودا دوسری تو قسم کے شروع میں لکھا جائے
 اور پہلی قسم سے ہے کہ وہ یہودوں کا تہ امانہ تھا اور اسکو یہ خاصہ
 بھی دیا گیا تھا کہ مسیح اسکی اولاد سے مدد ہوگا اور بت اصل نونانی میں لکھا
 ہے صرف ایک شخص با ایک نسل سے بلکہ دو اور میں شخص سے بھی مراد تھی راعا
 رہی آب کی ساتویں بات اور وہ یہ ہے کہ متی نے ایو دور رو با بل کا مٹنا
 لکھا ہے حالانکہ اسکے متون میں بہت سی کاہنی نام بھاتا تو آب کی پس آئین
 صرف اتنا ہی بیچ لکھا کہ اسکا ذکر تورت میں نہیں آتا مگر یہ کہ اسکا کلمہ
 انشائیہ انوتا مارشتہ دار نہ تھا آدم کے اور شمت اور الوس و عبرہ کے ہی
 سب متون کے نام مسطور ہونے میں دیکھے بد انسان کے یا کاب اور یھودا
 سب نام جو رو با بل کے بعد مذکور ہیں وہی تورت میں کن نہیں پائے
 آجائے ہن تو اس کے قول کے موافق متی حواری نے لکھ بھی غلط لکھا ہوگا خلاصہ

لیجئے ملک سے تو یہی لکھا تھا کہ آپ کے وہ ہونے کے لئے منزل حق ہی تاک ہو چکا ہے اب آپ کے
 زجیل سب سے گئے اور وجہ یہی اوسکی ملا دی ہے کہ آگے ہماری طرف سے کوئی آپ کے
 جواب دے پر متوجہ ہو اور اس سے سب سے جواب دیتے ہیں وہاں کہہ رہے ہیں کہ
 منزل حق میں ہی آئیے جالا کی سے دیکھ مانتی درج کہ جس کے سے مسلمانوں کو
 معاملہ کہا دس اور کچھ وہ عبارتیں جو مسئلہ سچ بھی متعلق اور حکما میں ایک جمع
 عام میں اور اگر مائر کہ غلط لکھا ہے مادہ دہو کا ایک جو اوس کے ص ۲۰۹ میں لکھا تھا
 اس سے کہہ رہے تو نہیں کہہ سکتے کہ آپ کو بہت بات مسنرت یہ معلوم نہیں کہ کب عبدہ
 میں بیٹہ لکھا ہے احکامات عبارت کے کہ جن میں سے ۳۳ سار تو آپ ہی نے لکھ کر دیے ہیں
 ہیں کہ اوس سے انک کو نہیں مایزم ہیں کہہ سکتے کہ یہی اصل مصنف کی عبارت ہے اور
 مافی تحریف لکھ کر ایک مصدق اور کذب کا اضمال ہے یا یہ ہیں حاستے ہیں کہ کتب مقدسہ
 میں جس کے جس شانہ حکمہ تو آپ نے ہی اقبال کہا ہے یا ایک کو یہ نہ معلوم تھا کہ وہ
 سائنس اور آہٹوں مابین جس ماملہ دل کو حاکم کسی سلیتہ مار کا لیا کہ کیا ہو
 انکس مادہ جو اس سے حاستے کے آپ میں جالا کی کو کام و ما کے مسلمانوں کو دہو کا
 ہیں کہ اگرچہ ہی سچوں کی مشہور معتبر کتاب سے اسی باتیں (یعنی احکامات عزت)
 اور بیت داخل کی یا سب کمال لا سکتے تو اللہ او کا ہیلہ دعا کہ ب مقدمہ تحریف ہو

لکھا ہے محبت حاصل کی اور وہ کتنا میں جواب دہی طرف سے حبیب علی ہیں مگر سے مصلحت
 میں آؤنگی انہی پر معلوم ہوا کہ آئے مباحثہ کو موقوف کیا لہذا ہم ہی جید مانتیں
 لکھ کر حنفی الجذائب کے خط کا جواب بھی ہو دیا وہاں اس مساحہ کو جس پر رہا ہے
 حتم کرتے ہیں گو ہلکوا کیا اس مساحہ کے شروع کرنے کی کوئی وجہ معلوم ہوئی
 اور وہ موقوف کرنے کی معلوم ہوئی تھی لیکن جس سے ہم نے آج کے شروع کر کے یہ منہ
 شروع کیا تھا وہاں ہی آج کے موقوف کر کے موقوف کرتے ہیں لہذا ان جید باتوں

سے اولیٰ یہ ہے کہ قول اپکا اور اگرچہ اپنے غرض حق اور سجا بائیں بہت سی ملا لیں
 اُس وقت درست ہوتا کہ جب یہ مری کسی انگوٹھا ثابت کر دے حالانکہ یہ تو اب سے
 ہنس سکا بلکہ اب صرف محکم کے راہ سے ماعوام کو معاملہ دے کے لئے اب لکھتے ہیں دوم

یہ کہ قول اپکا اور ایک جگہ ہمیں اب بھی لکھا ہے کہ گو نام لوگوں کو انکی انگریزی درانی

سے ہر سال ورنہ میں آنا چاہئے مگر مقام سکر ہے کہ اس ملک جنات کے عالم اور قول سے ہو

یہ کہ کبھی بہت بڑا ہی جب سجا ہوتا کہ کہی سے اب دوا کیا ہوتا ہے انکی سمجھ کی خونی ہے

سجا لکھی طبعت کا ہی موزوں ہے کہ ہر دفع ایک نئی ایج لکریب سارا لگائی

ہیں یہاں میں یہ کہ جو اکتا تھا کہ اب مری انگریزی درانی سے خوف کیجئے یا یہ کہ

لکھا تھا کہ مجھے انگریز میں بڑا دخل ہے کہ اس کے خوف سے آپ بے اور برابر ہو مصلحت

اثبات ہو گئیں کہ نہ تو یہ حواریوں کی نصیحت ہیں اور نہ وحی سے لکھی گئیں اور نہ صرف
 انکی عظمت ہی کر رہا ہے اور تفسیر محل بہہ پہلا کر حرف ہی ہو گئیں نواب وہ کو اس
 ضلک اور عصاں ہے حوائی ہنگام صائم بہہ کہ قول ابکا ملک ایکو حصہ مسیح
 اوس قول سے دراجا تھے حواد سے مہی کے اسٹوس اس کے حوالہ اس آیت
 میں اپنے حق میں ہوں فرمایا ہے اہل نبذ ہائی کے قابل ہوتا اور اوس
 کلمہ العفات کی حاتی کہ پہلے آج سے نہایت کر دینے کہ ضعف میں بہ قول حضرت
 مسیح کے ہیں اور مری اوں دلائل کو جو مہی اسکے علماء کی سند سے اسے خط
 میں اسباب لکھی ہیں کہ بہ ااصل موضوع وہ انجیل ہیں جس کا ذکر کلام
 میں آتا ہے اور نہادنے اور مات کر لے کہ ہی ااصل رجبہ حضرت عیسیٰ کی خود
 لکھی ہوئی مالکھو امی ہوئی ہیں مامی اور لو حوالی کی تصدیق ہیں اور اوں کا تو
 ہی مات ہی اور اوں الحاق ہی نہیں ہوا لکن آیت سے اس اتوں میں سے
 ایک ہی مابن ہوئی اور نہ ہو سکتی ایس صورت میں اس انا حل سے تمیز
 لانا محض بیجا قطع نظر اسکے اگر ہم فرض کریں کہ یہ مسیح علیہ السلام کے قول ہیں
 تو بہ کسا بہ تو اب اسکو در اوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت مانا
 انجیل کا حواد کو وحی کی گئی تھی مسکرمو بلکہ بہ بات ہیں ہلوگ جسے حضرت

ہن کا بنو مالکین مقام تخت ہے کہ جس ملک میں اس نے اختلاف فاسد عمارت کے اختلاف
اور اس سے کہیں تر حکم نہیں مام کروئے اور یہ لفظ کوئی آس جیسے مادری سے کہ حکما
متسلک کو مشرّف ہے اقبال کرد العا و در سمن و نہ اماب اول پونسا کو الحاقی ما
کرد اماب اسے انصاف کی انکھیں سر کر کے یاں انسانیت عن درار کی کہ ما وجود الیا
خرا مو کے ہر ہی متش بین نقصان ہیں ہر اصحاب معصدا استاتو تہہ بہا کہ حب
مسلمانوں سے ادب و جوہ ثروت سے تو آپ طلب کر رہے زائدہ نرقوی دلائل میں
کر دئے اوراد سیرات کے سلف کی گواہی ہی گذرادی اور اس نے سعادت مددی
اوکی گواہی مان کے ساتھ انتہہ حاح لفظ کو قبول کر لیا یوں کہ کو لازم تھا کہ ہر مسلمان
بسے حرف کی مام کچھ کہے اور وہ اون کم موضوع عرف کے حامی سے سوئم
تہہ کہ قول بکا اور یہ کچھ خوف ہے کہ اکے امتثل کے استخاضوں کے اعتراضات
سے اصل کو کچھ نقصان داخل او سے ماشا اللہ یہ تو آپ کو خوب سوچی اسے حساب
خلل کا خوف توجہ اتنا کہ ایکو انصاف ہی منظور ہو مائیکن حسب لے انصاف کی انگلیست
مند کر لیں اور یہ پہ پہ سمجھنے والا کہ جو کوئی حق کہنگا ہم اسکو جواہ محواه ہو ملایے خاکے
اور اس کی ایک سیسے کے ملک اپنی کانے خاکے تو پر بدلا کا خوف سھ مجھے تعجب
کہ انصاف اور خلل سے کیا سمجھتے ہیں من یومئذ یاون کہ جب یہ اصل موضوع

وعمرہ کے لوگ جو کچھ کہتے ہیں اسے اوں انا حمل ہوئے ہو ورنہ کہتے ہیں اسے کہتے ہیں
 سو انہیں لوگوں کی کیا تو کس میں سے اچھا ہوں کہ اگر ان لوگوں سے ماہر است
 ماہرین کہیں تو بہر راستہ کون لکھتا ہے کہ اس میں ہی لوگ جو خاص ملکوں
 بدوئل کے ہمارے کے لئے لوگوں پر کہہ کر بھیجے گئے ہیں سب سے کہہ کر قول انا حمل
 کے مضمون پر جواب دینے کے لئے اعتراض میں انا کا اب یہی وہی جواب ہے تو میرے خط کے
 میں دیکھا کہ جواب دیا کہ جس میں اسے جواب دیا وہ مانگا کہ اسے اعتراضات
 تو اسے ایک کا یہی جواب ہے دیا ہے کہ اسے سمجھ کر لکھتے ہیں کہ انا کا اب یہی وہی
 ہے اب سے ہر قسم کے ایک اس قول سے اب میرے جواب میں فرقہ ماسک اور
 اسے عمرہ کی طرف اشارہ کرنے اور کہتے ہیں الیٰ معلوم ہوتا ہے کہ اب یہی
 ہیں جاسے ہیں کہ جواب تحقیقی کا کیا مطلب ہوتا ہے اور جواب الہامی کو کہتے ہیں
 اور جواب شری کا ہے اگر ایک کو یہ معلوم ہوتا تو کسی سے بوجہ ہی لئے اسے جواب
 سے تو پہلے جواب تحقیقی دیا تھا کہ کلام اللہ سے کہیں نہیں ناست ہوتا کہ بہت انا حمل
 اور وہی انا حمل ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کی گئی تھی اور یہی انا حمل
 علما کے قول سے ہے اب تاہم کی کہ ہمہ مجموعہ عہد حد کا ہر گروہ انا حمل نہیں ہو سکتا
 اس بعد بطور جواب شری کے کہہ کیا ہوا کہ اگر اسے نقل کی گئی اسے خاطر سے بہت

صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لائے ہیں وہ یہاں ہی حضرت مسیح علیہ السلام
کو پہی نئی برحق جانتے ہیں اور جس طرح سے قرآن شریف کو خدا کا کلام جانتے
ہیں وہ یہاں ہی اس کی کمال کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کی گئی تھی جی
ماتے ہیں ان اب اہل موضوعہ محرفہ کی بے عبارت کو تو اللہ خدا کا کلام
ہمیں حایتی چشم یہ کہ قول آپکا اور ہمہ ہنہی جان لیجئے کہ جو مانس اپنے
راست ناراست اگر مری کتا لوں سے کمال امن وہ کیجئے کی باجھنی اب ہمن ہے
کہ گو ما صرف آپ ہی کے نظریں آئی ہوں وہ کتا امن تو بہ سوئے تھیں بھگتی
ہن اور حوات و اعتراض جواب کے لائن ہنہ دیندار علما و سچے ایک جواب
بدت سے بخوبی و درستی دے گئے ہن ان میں جالطون اور حالانگی کے قانون
میں سے بھی کہ حکمی مشنہوں کو عادیہ یتر گئی ہے آپ جو کہتے ہن راست
ناراست ہنہن پہلا آپ کو ہی مات ناراست مات ہی کی با و ن بانوں کا کوئی
جواب ایسا نہ کہ حواتفات کے قابل مومالکہ مخالف اسکے ہر خط میں انہن ہن
شائین نامت ہی اور اب جو یہ کہتے ہن کہ علما و سچے اس کے جواب بدت سے بخوبی
و درستی دے گئے ہن ان کے لائن جب کے با اسوہ بولیا فان کے یا جا معین ہیں
انہری و اسکاٹ کے مادہ اسکاٹ و اسکاٹ کے مادہ اسکاٹ کے مادہ اسکاٹ

اوسوف صحیح ہے ہی بقول قرآن کہ سورۃ یونس میں مرقوم ہے ہر شخص ایک
 دعویٰ بلا دلیل ہے لہذا اہل کتاب سے یہہ ہرگز نہیں لارم آتا کہ وہی کتاب صرف ہوتی
 اور قرآن سے یہہ بات ہرگز نہیں ثابت ہوتی ہے کہ انجیل اوسوف میں صحیح ہے بلکہ
 قرآن میں حاکم اوسکے خوف ہونے کا ذکر آیا ہے اور ان دونوں امو کو ایک ہی
 شخص ہی بتایا ہے اسلئے کہ یہی ایک کا تصور ہے اسما ہی مطلب ہے کہ اسے یہ مطالبہ کرنا
 شک ہے کہ کلام الہی اس طرح کا نہیں ہوا ہے جسما ہے اس اور مارم یہ اور حد واسطے
 کی باتیں اسے سامت میں مرد و سکاچی اور ٹہنا اور اعمال کے موافق جزا سہرا کا ہونا
 نہیں کرنا پس بوجہ اہل کتاب سے اور دوسری آیت کا یہہ مطلب ہے کہ کھارنگہ
 کہا کرتے ہیں کہ یہہ رسول کو ادنیٰ ہے جیسے کھانا سمنہ جن ہوتا یا اور سہہ یس اس کے
 جواب میں اللہ تعالیٰ کا بھی کلام ہے کہ اہل کتاب سے بوجہ لو کہ ایا اکلے سمنہ آدمی ہوتے ہیں
 یا نہیں انعام حسرت علی کہ آپ آیتوں کے ہی معنی جاننے کو کہتے ہیں اگر کوئی کہے کہ حضرت
 عیسیٰ نے جو حلقے دنوں ماسکے اہلثوین ورس میں جو کہا ہے کہ جو مجھ سے پہلے
 ہیں وہ جو راہ راہ رہیں اس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عیسیٰ آئے یہہ جو
 ہیں موسیٰ داؤد ہرما واسعنا و غمرم سب اسے ہی ہے جیسا کہ فرم مائیکما اس
 ورس کے ہی معنی سمجھتے تھے اور یہی ظاہر لفظ معنی ہو سکتے ہیں یس کس آیت یہہ

مانی جاوے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کوئی اہل نبی ہی لوہا نہ
 فرقہ کی اہل کا وجود نامت ہو گا اس لئے کہ ہی فرے اوس وقت عرب میں موجود
 نہ بہ کہ فرقہ بردشت کہ جکا وجود سولہویں صدی میں ہوا ہے ہشتم ایک
 اس قول سے اور ہر اول تو بہ ہذا کہ آیا سب اہل بیت کئے کہ جو محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عسائون میں سہل نہیں اہل عیت کے بیچ مجھے حضرت
 کہ لفظ عسائیون سے یہاں کہا مراد ہے اور وہ کون لوگ ہے اگر کہئے کہ وہ
 کہ سبک اگر کہتے سو وہ لوگ کے سرد بک بت پرست ہیں اور جو کہئے کہ سوری
 و یعقوبی و غیرہ سو وہ بدعتی ہے اور فرقہ بردشت کا تو کچھ نہ ان لوگ
 ہی نہ تھا یہ عسائی ایک حالی لوگ کون ہیں نہسم بہ کہ ایک اس قول کا
 اسی جواب ہی لیتے تار بیت اور ما تو نامت کہئے کہ وہ اہل جکا دکر ایک قرآن میں
 اور اسکون میں اللہ کہا ہے اور اہل بیت سے جو عسائیون کے بیچ سہل ہے اور وہ جواب
 یہاں خط میں مفصل آدہ اگر چکا ہوں اور کچھ محمد اس خط میں ہی کہا گیا ہے کہ اس کا
 نہ آدہ بات کو یہ بار بار لکھوں دہسم بہ کہ قرآن کا مسیح تو قرآن میں اہل کتاب کا
 لکے پس محمد کے وقت میں نہ صرف کلام مسیح خدا اب کہے میں ملکہ وہ ساری کتاب حسن
 کلام مسیح مسطور اور مرقوم ہے اور کے پاس موجود تھی اور وہ کتاب کمال ہی اور وہ اہل

مات نسیم کر لین گے حاشا! وگلا ملک آیت یہ نہیں ہے کہ یہ معنی کسی موقع پر
 نہیں لکھے ہیں لہذا ایگو نہیں جائے تھا کہ جو مفاد کے معنی لکھے ہیں اس کے تسلیم
 کرنے نہ بہہ کہ اپنے مطلب کے لئے جو چاہے معنی فرمائے باز دہم قول یکا وہ
 اکل جو اس وقت سے یہاں انوں کے درمیان مستعمل نہیں آتا اور کوئی مجھ سے
 گھرے اور تار سے کہ وہ اور مضمون اور مطلب پر بھی نسبت میں اکل کے جواب ہے
 سوا اس کا ہی جواب پہلے خط میں بلکہ کچھ اس خط میں ہی ہو چکا ہے ماحم کہ
 حاشا ہے کہ یہ مات ہم پر کر چاہتے ہیں بلکہ کہ جو ہم الزامات و جمعاً دونوں طرح سے
 مات کر چکے کہ ہم مجموعہ عہد خدا وہ اکل ہیں ہے جو حضرت علی علیہ السلام
 یرومی کی گئی تھی تو اس لیے اس میں آیت برابر مہم ہو کہ یہ مات کر رہے ہیں جو جمعہ حضرت
 علی علیہ السلام اور اس میں تجل ہے ہیں ہوئی ہے بلکہ سدی اور متواتر ہے
 اور یہ بھی دیکھا دن کہ سہ حصہ علی کے وقت کا ایک لکھوں کے مطابق و موافق
 کہ کہ ہم پر ہے کہ ہم اس دعا کی مات کر چکے ہیں اور ہیں معلوم کہ آیت سانیوں سے کہا
 اور یہ کہ ہیں کہ کوئی کہے کہ ہم میں سوا فیہ و شہادت کے اور کوئی عیسائی نہیں
 جو میں سوا کہ اتوں سے نہیں اب معنی اور جسے عیسائی سمجھتے ہیں سو وہ
 میں کہاں ہے نہ لولو ہوا اور کالوں کے صف سے سولہویں صدی میں اور تہہ

سلسلہ ۲ سے لیکر سلسلہ ۱۴ تک کے نسخے ہوتے ہیں اور سب ادسکا بہرہ نکلانا صحیح کہہ سکتے ہیں
 سے سالتوس و انتہوش صدی کے قبل کے لکھے ہوئے نسخوں کو غلطی کا الرام لگا سکے جلوا دیا
 اور صرف ایسے نسخہ کو صحیح قرار دیا اور جو ایک راہ نسخے کو ڈکس لادیا تو اس کے
 نام آبا سوا سے وہ دسویں صدی کا اور دسویں صدی رو سٹی کہا رہوں صدی کا
 لکھا ہوا امتلا تاجی اور صحت کا اوسکی بہر حال بہا کہ جب وا تدر بہوت سے تری اوعا تھی
 عہد عشق کا عبرانی متن چایا تو اس نسخہ سے جو وہ ہزار جا خلا ف کا علاوہ کے
 مار جن صا خود لکھا ہے کہ ہاں ہیں کسی کتاب کے دو نسخہ ایسے مختلف ہیں جس سے
 کوڈ کسل سکبر ریہ روسی اور وائی کا نو سس ہیں ایک س مو بہ یہ کہے ہیں کہ وہ
 نسخے اپنے نسخوں سے مطابق و موافق ہیں ذرا العاف کیجئے کہ جن نسخوں کا بہر حال
 اکی کیا سلسلہ اندوہم قول بکا اگر محمدی اس امر میں لاجبار ہیں تو نصیب بھا سے
 کناہ کہ کہ مقربوں الخ خات میں محمدی توجب لاجبار ہوتے کہ اسکے پاس کوئی جواب نہ
 بلکہ اسکے پاس ایک نو کما کنی جواب ہیں جنانجہ کہہ تو اسی خط میں لکھے گئے ہیں بہا
 قول بکا کہ ماوہود ہوا کاتان کے اکی اھل ادوسی مضمون اور طلب برہم جو ہمیشہ
 الخ عجیب جبرتا افزا ہے کہو کہہ ذرا خال کر لے کی باب سے کہ جھ کتب مقدسہ میں ایسے
 اختلافات عبارتہ سے کہ جو اہل زمین ایک دوسرے کے ممانع ہیں اسے صا ۲۹

ادا جو کتابت قسطنطنیہ کا درجہ یا وین اور پھر کشمیر کتابت میں ایک نئی نظر سے نگاہ
 حاصل شد اس کے بعد یہ لوگ میں لو کتابت جو ڈیوٹو پراسس وورڈم او چار
 کتابت میں پراسس کی اور کچھ دوسرے کتابت اور دو نامہ کلی مستطیل اور دوسری مستطیل
 کی ہیں جو دہشتین حالہ ان سب کتابتوں کو آپ تہوں سے سمجھتے ہیں علاوہ اس میں
 کہ کچھ اس میں مایہ چھپنے ورس تک اور لو کتابت کے چھپنے باکے پراسس ورس سے
 آجوں باب کہ ماون ورس تک اور دو نامہ گر نہیں ہونے کے جو پہلے باب کے سر
 ورس میں مایہ پراسس ورس تک مایہ کل ہیں اور اس کے علاوہ مایہ کل
 میں اول کے مایہ پراسس ورس تک پراسس کے اور پراسس ورس اور مایہ پراسس
 کے پراسس ورس کے جو دہشتین پراسس ورس اور دو نامہ پراسس کے اور مایہ پراسس
 اور نامہ پراسس اور نام کتابت پراسس کی ہیں اور کو دہشتین میں ہیں
 سے نفع اراہ اس قطع نظر اس کے کو دہشتین و مایہ پراسس اور کو دہشتین و مایہ پراسس
 میں جو عہد نقی کی کتابتیں اصل عبرانی ہیں ہیں بلکہ صرف یونانی ترجمہ ہیں
 اور کو دہشتین میں تو ان کتابتیں دیکھان ہیں خواہ اصل ہوں یا ترجمہ بلکہ
 اس میں صرف یہ حد تک کتابتیں ہیں اور کو دہشتین عبرانی سے دہشتین صدی کے قتل
 سے اس کے بعد کہ اس کے لکھا جو کہ اس کے جتنے نسخے ملے وہ سب کے سب

باب اولیٰ ہی دو عبارتیں منقول ہیں ایک جو متن میں ہے وہ ہمہ اکر وہ اکر وہ
 حوا سے ایسے نامزد ہیں کہ کہہ سکتا ہوں اراضی ہو لو اور سکافذہ دیکھ الیٰ اور حاسہ
 عبرانی لسی یکے اور لسی سے لوں عبارت لعل ہوئی ہے اکر وہ اکر وہ اکر وہ
 ایسے نامزد کر کے کہہ سکتا ہوں اراضی ہو لو اور سکافذہ دیکھ الیٰ اور ہی عبارت اب
 میں لکھی جاتی ہے ماحصہ تب مسیح کے زائد غور کو ملے سزا دے چھوڑ دے گا
 مسئلہ جو لو حاکمی اخل کے انہوں میں باب میں ہر قوم ہے کیونکہ او سب میں ہی سب
 اختلافات عبارت کے میں سجدہ کہ بہت سے علماء عسائی نے اون در سب کی صداقت
 پر گھٹگوئی ہے اور اسی طرح سے اور بہت سے مسئلہ متنبہ ہیں لیکن بخوف طوالت
 میں اقلوں ہی پر اکر ہا کر تا ہوں یس ایسے مجھے تعجب آتا ہے کہ ما وجود ایسے اختلاف
 عبارت کے کہ ایسے متناقض ہیں بہر آپ کس موہ سے کہتے ہیں کہ ما وجود سہو
 کائنات کے اس کی انجیل و متنی مضمون اور مطلب پر ہے جو ہمیشہ تہی یا مردہ ہم کہتے
 ایک اور جب تک آپ ان دونوں باتوں میں سے ایک کو ادا نہیں کریں الیٰ خ
 ما احاد سے کہ میں اس کے ادا کرنے سے قاصر ہوں میں نے تو اکیلے ہی ہیں مگر آپ کے
 علماء کو ہی ساتھ لیکے اداں مانو لکوا دیکھا اب ایکو اختیار کیا کہ اپنے سلف کو جو تیار ہے
 مانع دین کیجئے تاہم ہم یہ کہ قول ایک اور ص کیا کہ میں آپ کے سب اعتقادوں

او میں سے کسی کو یا جو کہ کہا جائے کہ یہی اصل مصنف کی عبارت ہے بلکہ دونوں پر
 صدق اور کذب کا احتمال ہو تو یہ بلا اس صورت میں اس مسئلہ پر کہ جس سے وہ عبارت
 منقولہ ہے اس کے یکے کے قطع ہو سکتا ہے لہذا بہت سے مسئلوں میں عتبہ رہا مثلاً
 حلیہ و حرمت کے مسئلہ میں کہ اب ہمیں معلوم ہو گا کہ کون سے حالات میں کچھ اصل
 حلال ہے آواز سے کہ کچھ کھلی ناگس اگلے یا نوں سے لیتی ہوئی تھیں ماورے کہ حلی
 کھلی ناگس اگلے یا نوں سے لیتی ہوئی نہیں کہ یہ کہ جس سے اباب الکراب
 احادیث کی دو عبارتیں موجود ہیں ایک جو ہذا ہاں ہے سو وہ ہے یہ نم سے ایک
 دوسرے یہ ہذا میں ہے جو چار ہاں لکھتے ہیں اور اوی کی کھلی ناگس اگلے یا نوں
 سے لیتی ہوئی نہیں ہیں کہ دے اور لے کر زمین پر چلے ہیں ہم او میں سے
 کہا اور اس جملہ کی عوض اور اوی کی کھلی ناگس اگلے یا نوں سے لیتی ہوئی نہیں ہیں
 الخ عراقی لیسو کے حاشیہ پر اور سو سے یہ عبارت لکھ لکھی ہے اور اوی کی کھلی
 ناگس اگلے یا نوں سے لیتی ہوئی ہیں اور اسی حاشیہ کی عبارت کو اب عسائی لوگ
 نے کچھ کہنے ہیں حاشیہ ترجمہ انگریزی ہندی و ترجمہ ہندی و فارسی میں ہی عبارت برص
 ہندی ہے بلکہ اس کے معنی میں کہ کوئی شخص اس سے آزاد کرے آبادہ شخص جس سے
 اسے نامزد کیا ہے آبادہ شخص سے اسے اپنے نامزد ہیں کہ کیونکہ کتاب خروج کے در

اس ایس اس دہ سے صاف ظاہر ہے کہ اب اس خط کے حوالے سے عادی
 اور اپنے ترکہ کو صرف اس خط سے جیسا کہ مبادا اس کی ایس قوم میں سکی اور ہر
 لکھو اب ہی باقی اور بھی لکھو ہی سمجھے گا کہ آج عادی سے ہند اس حوالے سے
 ہی ایک مصلحت کا نام ہے کہ توں ایسا متی حواری نے احوال لکھ کر اس کا نام
 عادی چھوڑ دیا ہے لیکن مذہب بدتر از گناہ ہے کیونکہ اسل ان سنتوں کا چوت جانا صرف
 متی کے سہ ہونے کی وجہ سے اب معلوم ہوا کہ متی نے پاس جس کے لئے قدر
 چھوڑے ہیں لکھنے والا کہہ سکتا ہے اس طرح اس سے پاس جس کے واسطے بالکل
 انجیل طیار کی ہوگی لیکن اسے بھی اسے متی کی حالت میں ہی فرق والا بستم ہے کہ
 قول سے اور اس ہی یا جو اس میں ہی لکھوں کے بعد لکھنے نام چھوڑ دی گئی ہے
 کہ آج کے لکھنے میں کسا اور ایک درافت میں ہیں اما الخ ایک سعاد مند ہی ظاہر
 ہے کہ جو جیسا ہے متی سے نہیں کسا وہ ہی آج کے سرستہ ویلے دیتے ہیں اسے
 اگر غلط ہوئی ہوئی اور نام چھوڑے ہیں تو کتاب اول خسار الانام کے نصف لکھو کہ
 اس کتاب کے دوسرے اب میں لکھا ہے کہ جس اناشون کا شاسلا اور سلا کا متی
 بوغدا اور بعد کا شاسلا اور او بعد کا شاسلا اور ششی کا پہلو تھا جیسا اباب
 دوسرا انی نادا بقیہ برشا جو تھا بیا نکل یا سخواں ردی جو تار زور ہم قوت

کہ جواب بخوئی و درستی دیا بمحصل نامہ پڑا کہ تو ہی کیا آب اور محمد لون کے ماتن
 بہرہ عدبتس کر کے نہیں کہہ سکتے کہ تمہاری آفتل محراب سے من اور سکو نہیں مانتا الخ
 بہرہ ایک اور من محض و محال اور وہ ہم سے کہ ہم جواب بخوئی دینگے کہو کہ میں تو یادوں
 سے جواب ادا ہوا ہوں دیکھتے چیا کیہ کیہ تو انہیں حلوں سے جو آئیے ہے بلکہ میں
 ظاہر ہے مفہم قول ایکائیں ظاہر ہے کہ مضمون پر مباحثہ کرنا جب تک جو محلی
 یہ قابل نہیں ہوتے محنت مفاد حاصل و امر لا حاصل ہے الخ عجب محبت الکر ہے کہ
 پہلے آپ کو پہنچا ہوں یہ سوچتی تھی کہ مسلمان لوگ تو اس محل کو محرف مانتے کر چکے ہیں
 اور میں ہی سب بہرہ اہلہ خلاف کا اصرار کر رہا ہے ہر محمدی لوگ اس کتاب کے
 کہو بکہ فائل ہونگے پس آپ صریحوں اوقات ضائع کی حرمیت ہے کہ اب یہی
 آپ جتنے بہرہ دہم کہہ کہ قول ایکاک کہ نامہ سامی کتب ہر کتاب من میرے خط
 کی تو ایک مات کا ہی جواب نہیں ہوا ان آئیے افرار کیا ہے کہ انکا جواب اسوقت
 دیا جائے کہ جب وہ کہا بن حکما ذکر جناب مولوی رحمت اللہ صاحب نے کیا چھپ
 تھا بنگلی اور وہ کتاب جو او کی طرف سے چھپ چکی ہیں میرے مطالعہ میں آؤ گی میں
 وعدہ آج کا ہے اس لیے کہ میں نے کہا کرتے ہیں کہ اگر فلا نامہ تم سے ہیں جنم میں ہو گا
 تو دوسرے جنم میں کرنگے اور جو وہ اس جنم میں ہی نہیں کے کا تو دوسرے جنم میں کرنگے

کہ اسے لون کون بکھدا کہ عبا یون کے عقیدہ کے موافق مسیح میں
 دو صہیں ہیں التبت کی اور اناسیب کی لہذا اوکو دو شہتین لکھا جائے پس
 اس صورت میں تہہ کی خود ہو جائیگی لست مکتوم قول ایک خلاصہ وہ سائن
 اعداد میں جنکو لینے مسکروا کہ اس بنا اس حصہ کے قول یہ بڑے تعارض میں کئے
 ہیں سب بجا اور اصل بکھ سو بہ بات صرف اب ہی کے رسم میں نہیں ہاں اگر
 آپ جواب ادا کر دیتے تو ایک بات تھی لیکن انہیں سے آپ قاصر رہے کہو کہ جو
 آپ نے دئے وہ جواب نہیں اوپر تو اس کے ہی ہوتے ہیں کیونکہ جو اصل لغت میں
 تھا وہ ہیں اوپر تھا لکہ آپ اسکی اور تصدیق کرتے ہیں یعنی معترض کہتا ہے کہ
 کہ جب ہی مصنف نے ایک زمانہ متعین کر کے یہ کہا کہ اس زمانہ میں اتنی باتیں
 ہوئی ہیں من بعد جو اہ تصدیق آیا اس خاطر کسی کے چند نام جو بڑے دئے تو انہیں
 کی یا سبج کا اعتبار نہیں نہاں تک نامہ ساری کا جواب ہو چکا اب ہم آپ کوئی پتہ
 ہونے کے سب کچھ سمجھا رہے ہیں اور امیدوار ہیں کہ آپ اس سے مامں اور وہ
 بہت سے کہ اسدہ کو اس کسی مسلمان سے ہو گئے نہ اور لکھیں کہ کوئی جب آپ سے
 جواب نہیں میں سزا تو انکو آئیں بائیں تائیں لکھنا ہوتا ہے اوپر لوگ
 نہیں اور کہتے ہیں کہ باوری صاحب خط کا جواب تو نہیں لکھتے بلکہ اپنی

داؤد اسی میں نے یہیں سے نکل کر لیا ہو گا کیا اب کے رستم میں نے عہد عشق ہی
 پڑی ہوتی مان اگر اعتراض ہے تو اس یہ ہے کہ حار سو برس کے بعد چار لکھ
 ہونیں اور یہ قناس سے بعد معلوم ہونا ہے اس لئے اگلی صاحب نے یہ لکھا ہے کہ میں نے
 بعد و بابل کے کئے نام جو پڑے ہیں سنت و کیم یہ کہ ایک اس قول سے کہ میں نے کیا تو اور پڑونا
 اور ال اور نل کے معنی اور لاج بہائی اور خوں اور اور ماہی محی رہتا ہے حصہ علیہ کا
 مسیح ہونا ہی مشکل پڑا کہ عہد عشق سے تو بہ نلت ہو لے کہ مسیح لوداؤد کے صلی سل
 سے ہیں اور جب یہاں بن کا لفظ اب عام ہو گا تو کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح اور داؤد
 میں کہیں دو بار سنہ ہو گا سنت دویم یہ کہ قول ایکا اور یث تو کا عدد اس طرح
 سے ہے کہ داؤد کا نام پہلی قسم کے آخر اور یہ دوسری قسم کے شروع میں لکھا
 کچھ نیا حواہ ہیں بہ نوادوں نے ہی لکھا ہے بلکہ ایسی ہیچ تو ہیں اور یہی کی گئی
 ہیں کہ اب کو ہیں معلوم ہوا کہ حواہ ہے کہ ایک شخص کو دو دفعہ لکھ لے اور
 گرا جائے اسے تو برہ کے ۲۶ دانتا لٹس ہی ہو سکتے ہیں قطعہ نظر کے تاسا
 کے تکیف یہی اعتراض نہیں اوہنتا کہونکہ اس صورت میں دوسری قسم
 میں جو ہیکسا رستم ہوئی ہے بندرہ بیت ہو جاوے گی یہ یہ کہ قسمت سیونم
 تیرہ کی چودہ ہوں اسے بہتر تو میں بتدین ایک تو جبہ کھڑو دیا ہوں وہ یہ

لکھ بہ علی میرا ارادہ ہے کہ آب کے اوپر ایسے خط لکھ چھبوا دوں تا جو اصل
نام کے ملاحظہ میں گذرے مگر جو کہ آب کا اول خط مسرے یا مسرے سے گم ہو گا
لہذا اس کو لکھا جا رہا ہے کہ ایسے ارادہ برپا کیے اس خط کی نقل بھی کیجئے +
مورخہ ٹھہریں جو لائی الہ اسلم محمد وریرہ حاضرا حصہ

یاد رکھنا کا یا پھولان خط

حاجہ ڈاکٹر صاحب شفیق فاضل صاحب ڈاکٹر محمد ذوالعالم صاحب سلامت
بعد یاد جب کے انما میں یہ ہے کہ آب کے اصل دو خط اول و سوم باسن عرض آگئی
خدمت شریف میں سکھائی ہوں کہ جسے اس آخری خط میں انگلستانی ناموں کو
اسکریدی حروف میں بھی لکھ دیا ہے اس طرح ان دونوں خطوں میں بھی اردو
محاذی یا اوپرا لکھ کر نہیں ہر ایک لکھ سالی نام کو لکھ دیکھئے کہ انکے پڑھے جائیں
چکے شہ نہ رہے اور ہوا لکھ کر نہیں لکھ دینے کے یہہ دونوں خط واپس کر دیکھئے ہر
بہوگی اور جب یہہ دونوں خط آب کے یا مسرے واپس آجائے بے میں اب کے

اسی طرح خط کا جواب لکھو لکھنا خط مرقوم ۱۲ جولائی ۱۹۰۸ء ہر اس قسم کے
حاجہ یاد رکھنا شفیق فاضل صاحب کشش فاضل صاحب سلامت
بعد یاد جب کے انما میں یہ ہے ایک خط مورخہ ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء حال تمامہ ہوا
دو خط اول و سوم باسن عرض کہ میں اون انگریزی ناموں کو جو ان خطوں

ڈاکٹر صاحب کا یا پھولان خط

لوگڑی کا کام آجاسے اور چاہتے ہیں کہ کتنی بہت جاسے کہ یاوری صاحب الہ کام
 میں لگے ہوئے ہیں مبادا خواہ میں خلل آوے اور الہا ہو کہ سہ سے لہ
 نو تہر سے حج آف انگلند میں داخل ہو یا بڑا اولیٰ ہی کہیں دو میں
 کا ہنگام کی طرف ہی الٹا گرنی پڑے لہذا ایکو مناسب ہے کہ ایسے قوم کے لوگوں
 میں جمع کر کے وعظ اور نصیحت کیا کریں اور کسی طرف طرح اور وسیع سے اس کی تہذیب
 آپ محافل میں چاہا ہیں یہاں کر رہے جو حق بہا سو کہد ایکو کہیں ہیں ہاں کہ لوگ نکو اسکا نہیں
 کو قطع میں لگے ہیں ہوں آج واپس تہذیب کی کتاب سے حوالے سے اس میں چھوٹے لکھ کر رہے ہیں
 جو میں لکھا احباب میں بھلا میں آپس کون ماراں ہو چکا کہ لو ماروں کی عادت
 میں اصل ہے کہ حب حواس سے عاری ہوئے ہیں تب یا لو کہے ہیں کہ تم کس جاتی
 گزرتے ہو تمہارا جواب نہ دینگے یا تمہاری ماں باپ جواب کے ہیں پس آج ہی
 عادت کے موافق کیا اس میں آپ کی کتاب کا بہت ہے قطع نظر اس کے کہ میں
 یاوری بیدار صاحب کے اوس بھتان اور فراسے حوا و ہونے بے جہہ یا بیدار
 اور بیدار شہری سے اوسے چہ خواہ ہند میں کراوے مد خواہ کہا جائے تھا پارا
 ہو بلکہ ماروں کی دہانت کا حال دیکھ کر جیسا ہو ماروں بیدار اس سے کہ
 ماراں ہو چکا امیدہ حوا کر میرے لائق ہو مجھے ایا کرتے رہینگا اور بس فقط

دگر کہا ہے لادہ سچو ان کس وہ سچے کہ بعض اوسین غریب پورین کیا اور
 ماس آجاس عظیم جو آکر اسی جید و جوئے کہ آتے سات میں لکھ چکے ہیں
 لگو مایا ہوں نہ انصاف سے خوب واقف ہے وراہی کاس آب کی
 نظر سے گدھکی ہیں اور آج وہی لوگ و متہور ہو گئے مگر آہ سے پہلے دس لکھ
 اپنی بے خبری پر بردہ ڈھلا تھا اب کی ضرورت ٹری نو یو جہا ہی مصلیٰ حاتمہ
 جو یہاں تھا وہی برسوعان ہے یہ کہنے لہرائی اب کہاں ہے یہ حال ہے
 اوں منصفوں کے نام سے کہ جنہں آب و مشہور تلاتے ہیں اطلاع کئے
 میں اوبکی کمالو کے نام لکھ چکا فقط الرا ذکر خود در برضا صاحب جولاہی
 نام ذکر صاحب شفق مخلصان ذکر محمد و زبرضا صاحب سلامت
 بعد ادب کے التماس ہے کہ ایک خط مودعہ جو لائی سے حال کا میرے خط
 کے جواب میں بھی مضمون معلوم ہوا اسے صاحب بک کو بسطہ غرضی اور بجا
 مات لکھتے سے مایہن آئے میں نے نو کہیں ہیں کہا کہ وہ تب کتابتیں
 نظر سے گدھکی ہیں بلکہ یوں لکھا ہے کہ جو آئے انگریزی کمالو سے اخیل برادر
 لکھا ہے کچھ سی بات ہیں کہ کو اصراف اب ہی کو معطلو جم
 ہوئی ہو اور جو نام اور اعتراض جواب کے لائق ہیں دیدار علماء مستحق

دگر کہا ہے لادہ سچو ان کس وہ سچے کہ بعض اوسین غریب پورین کیا اور

میں مرقوم و ملحوظ ہوئے ہیں اگر نثری دو دونوں میں ہی لکھ دوں نہ بن جائیں
 حسب خواہش آجکے میں اون ناموں کو ایک کاغذ پر لکھ کر محدوں دونوں خطوں
 ایک کے پاس پہنچا ہوں امید کہ جناب خط سوم کا ہی خط آخری کے ساتھ جواب داد کرتے
 الراقیہ ^۱ ڈاکٹر محمد وزیر خاں صاحب
 میں مارٹلی صاحب کی جاسٹس صاحبہ کو تہنیت لکھ رہا ہوں اگر اس کو اسو اب ارادہ ہو
 کے اس سے بنا دیجئے فقط مورخہ ۱۰۵۳ لائی سہ ۱۰۵۳ عسوی *

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق محلہ ڈاکٹر محمد وزیر خاں صاحب سلامت
 بعد اوجہ کہ التماس یہ ہے کہ آکا خط معہ قیمت اسما انگریزی اور دونوں
 اصل خطوں کے پہنچا اب عرض یہ ہے کہ ازراہ ہربانی اوں مصنفوں کی کتابوں کے
 نام اور اوں صفحوں کے نشان ہی جنمیں آیکے وہ اقوال خیرے لینے استدلال
 کیا ہے واقعہ میں لکھ بھیجئے کہ بعض امین غیر شہور میں خط

الراقیہ ^۲ ڈاکٹر کنیش فندرس صاحب
 جناب پاور لیا صاحب شفیق محلہ کنیش فندرس صاحب سلامت
 بعد اوجہ کہ التماس یہ ہے آپ کا خط مورخہ ۱۰ جولائی کا اس سہ ماہ
 زمین اوں مصنفوں کی کتابوں کے نام اور صفحوں کے نشان جنکو میں نے سہ ماہ

ڈاکٹر صاحب کا خط

ڈاکٹر صاحب کا خط

ہی اور خاماب لکھے سے مار ہن آئے کہ اب بے ان جملوں سے
 تہہ ہن ہی جاننا ہوں اچ اور جائیہ ایک اوہیں کتاب اگر ہی سے
 معلوم ہو ہوگا ال او اب بے ذکر ہن کیا اور اب کی دریاو سے
 اچ یکہ او ہن سے کیا کیا بڑی کر یہ چھایا جاتے ہن کہ گوا سے سب
 کہ اسن سے ہن ے اسدلال کناسہات کی ہی طر سے گدس ہن
 ملکہ اور سے ہی کچھ زیادہ جیاتہ تہہ اسقرہ ایسی بات یر ولالت کرستہ
 ہم لکھا کہ ہن ے لو کہ ہن ہن کہا گیا ہے اور اس عمارت کو نقل کر کے
 کہے ہن بلکہ ہن لکھا ہوا سے تو اس اب کی چالاکی و معاملہ ہی کی
 ہن سمجھتا ہوں کہ کو کہ اب لکھے ہن تو مات و اعتراض حواس کے لائق ہے علماء
 و علماء سمجھتے ہو کہ جواب دہ تہہ کوئی و درسیں سے گئے ہن حالانکہ وہ
 لوگ ہن ہن ے درگاہ ہے خود علماء و علماء سمجھتے ہن اور ان کے کسی نے
 اور ہن سے را لکھے تو ہن کو مستند جاسکے اور علماء ہن اپنی کتابوں
 ہن ان کے ہن در اس بار ہن وغیرہ اسن و ماروں و لڑائی کی کتابوں
 و یکہ کہ ان لوگوں نے ان مصنفین کی تان میں کیا کچھ لکھا او ان کی کتابوں
 کیا مستند کہا ہے و رتہ ج ڈوالی وہ حروف مستند کہنا حفظ کیجئے کہ اگر کسی نے

اسکے جواب دہ سے کھولی و دہی دے گئے پس ہماری بات کہان اور انجی مال
 کہان مردہ کتابیں میری دکھی ہوئی ہوں باہون ماسا اسیر نہیں سے ملک
 اسیر ہے کہ جہاں مردی عرص کے موافق اس سبب مصنفین کی کتابیں
 خواہ وہ مشہور ہوں خواہ غیر مشہور جس کے مصنفوں کا نام پہلے سے خط نہیں دکر
 اور اس دلیل بنانا ہے اور اس سبب کتابوں کا مردہ بنان ہے اور کتاب کی حلقہ کے وسط
 کی جگہ کو کہ محبت کو مباحثہ کے وقت اسی درجہ اسب کا حق ہے اور اگر مردہ ہے اسے
 انکار کو مصلحت اللہ محبت ہے کہ یہ لگا کہ مقرر ہے ایں بالوں کو اپنی اکہہ سے نہ اس
 دیکھا بلکہ صرف سنی شنائی بات لکھی ہے اور جو کہ میری درخواست سبب کیا ہو سکے
 نام کی ہے لہذا ضرور نہیں جاننا کہ اور مصنفین کی کتابوں کا جو میری دانست میں
 غیر مشہور ہیں نشان کروں اور ایک اور التماس ہے کہ اب اور کتابوں کا نام اور حلقہ
 اور مصنف کے عدد سب اگر نیری حواسن لکھے جو کچھ تہہ زیر ہے فقط

الافقیہ بنس قدر صاحب مرقوم ۲۰ جولائی سنہ ۱۲۸۶ھ

خاں یاد و صاحب تعین فخلصان کتس فخر صاحب سلام

بعد ماو جب کے التماس پر میرے آب کا مورخہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۲۸۶ھ حال بخیر تھا
 جبرت ہے کہ جہاں میرے کیا سمجھ کے لکھتے ہیں کہ اسے معاف ہے یہ اس کو اسطے

دائرہ اخبار کا سالانہ

حال نگاہ میں لے لیا کہ یہ ہیں کیا کوئی کہ اس وقت اس کے اندر اس او کے ہوش توں
 ہی نہیں لگا اور بہتے ہوئے میں جگہ بہت ملا دس جو حاسہ دیکھنے اور مافی مقصود میں
 یہ مہاشے کوں اسکرانہ ہی تھی سادہ بیالو رہا تو مہالہ ہیں کوئی کہ اس کے کلستہ
 آئے مہوش ہوئے اس کے دل بوجاہت کہ اس بات میں کچھ اور ہی لکھوں لیکن
 جو کہ اصل مطلب سے دوری ہوئی جاتی اور خط ہی مڑتا جاتا ہے نہ اس پر مطلقاً
 اس جواں کمال کے نام جاتے اور کہہ ہیں کہ معتبر ہیں کے دہرے کے مٹا دے اور
 محب کو بھیجا ہے کہ یہ چیلے سوچے اس سے کب انکار نہاں ہے لہذا صرف اتنا لکھا
 کہ جس مقصود کو اب عمر مہر ملا ہے اس میں سے نچھ اطلاع دیکھتے ہیں او کی
 کتا لوسے ام لکھتے بھی لگا لکس اب جو آپ سے کے نام کو جھٹتے ہیں لہذا میں اس کو
 کے نام اللہ کا عذر لکھ کر اس خط میں طعوب کرتا ہوں امید کہ حساب ارادہ
 میری اوں مقصودوں اور او کی کتا لوں کے نام سے کہ جنہوں میں لوگوں کے
 خصوصاً نو سو راور لیا ہاں وہ اکثر میں و جامع میں تفسیر ہے اور اسکاٹ
 دعوہ کے جواب لکھے ہیں اطلاع دیکھتے فقط ۔

الرا ق
 ڈاکٹر محمد وزیر صاحب
 مرقومہ ۲۴ جولائی ۱۳۵۴ء

لوگوں کی کتابوں سے کتنا پہلے نقل ہوا ہے کیس وہ آپ کے حالیہ سالہ دسدار کو
 سے میں جنہوں نے اس لوگوں سے پکارا وہ مع کلام ہے تعجب ہے کہ آپ ایسی
 اور مخالفت دہی سے مار پیس آئے اور مجھے لگتے ہیں کہ اسے ماحولہ آپ کو سہل
 غیر حق اور بیجا مات لکھے سے مار پیس آئے محض تماشہ ہے اولیٰ جو رتوال
 کو دانت سے قطع نظر اس کے مالو عن اکرہہ ما تہی ہجاء دیا دوسری ہمارے کی
 طرف اشارہ ہے گو حقیقت میں السانہاں ہے لہٰذا ہی کیا من بوجہا ہوں آپ کو
 بہہ کہ کو کمر معلوم ہوا کہ او کا کسی نے جواب لکھا ہے اما آپ نے اوں کتابوں کو
 دیکھا ہے ماہین صورت اول میں تو ہمارا مطلب بات اور صورت دوسری میں
 کہو کہ لے دیکھئے آپ نے لکھا کہ لوں کے جواب ہوئے ہیں بس شکایت آپ کی سجاوئے موقع
 نکلی اور عرض محال اگر بہہ ہی ہو سکتا ہے کہ جس کہ ضعف میں بہہ مات بجا ہتی نو
 ہی آپ کو شکایت کرنی نہیں بھی کہلے کہ آپ اس سے مادہ سجاوئے عری یا
 لکھ چکے ہیں مثلاً یہ اور اس مرحلہ سے کہ آپ کی کتاب کو معقول سمجھتے ہیں بہہ بہہ
 ہنہا کہ خراب ہی اسکے رہے ہیں حالانکہ میں نے اس میں لکھا ہنہا کہ بیٹے
 خط میں ذکر ہوا نا مثلاً یہ اور آپ نے لے حقیقی وہ باب او کی بیرونی کر کے اس کے
 قول میں لے امید کہ امیدہ حاتم مکر میں اور مدعیوں کے قول اسی دلیل نہ ناویکے الخ

حال اس میں کتابوں میں بھی احکام نامہ میں لکھتے ہیں کہ اس میں ہے مثلاً
 اگر کسی کو یہ اور مسکالیں اور اسنگ اور نیمہ اور مارسل اور اکبارن کا
 بار کی جلد میں کے صفحہ ۲۹ میں دیکھتے ہیں کہ اس کے ہی لکھتے ہیں کہ
 حدیث کی بات ہے کہ آپ نے اس صفحہ کو تو ملاحظہ کیا اور مجھے لکھتے ہیں کہ
 اور کتاب کے سب سے اعلیٰ اور انامہ پر یہ بھی ہوگی اور یہ صاحب الہی
 اصطلاحی نو احی نہیں در ادکس دمار ستر یا یہ ہے اور انوار الہی در
 کاشک ہر لٹ میں موجود ہے ضابطہ اور مسکالیں ہی میں سلا جیا ہوں اور
 یہ نسخہ اور زوئیہ مسکالیں کتابوں کے کتاب انگریزی میں لکھتے ہیں کہ
 لکھتے ہیں جو وہ کتابوں میں لوٹان صاحب کی جلد جو ہستی کے ۹۰ صفحہ
 کو اور وارڈ صاحب کے ۳۸ صفحہ کو دیکھتے ہیں اور قول سے لکھتے ہیں
 صاحب کی دوسری جلد کا یہ صفحہ ملاحظہ کیجئے اور لیکن کے اسٹا
 کتابت اور یہی جلد کہ ۸۸ صفحہ کو دیکھتے اور وارڈ رہوٹ کیلئے ہی اور یہی
 جلد کا ۳۸ صفحہ ملاحظہ کیجئے اور چار سال لکھتے ہیں کہ جواب نے دعائے ثانیہ میں
 جب جو اس ایک اور لوگو کو بھیجئے گئے چنانچہ ایک نو مولوی رحمت اللہ
 صاحب کو ڈاک پر روانہ ہوا اور دوسرے مولوی امیر اللہ صاحب کو بھیجا

کتاب اگر صاحب شریفی محمد اہل ذکر محمد اور صالحہا سلام
 بعد ما وحی کے الہام میں یہ ہے کہ اول کہا لو کا نام جو آیا ہے کل کے حار کے
 سہ ماہہ و سہ ماہہ پانچواں آپ کے اگلے سطوں سے یہ معاملہ کر کے معلوم ہوا کہ ان سہ
 من سے جو نکاد کر ایسے ایسے سطوں میں کہا ہے آدھوں کی کتاب کا ہی نام
 ان میں آپ نے نہیں لکھا ہے بلکہ میں نے لکھا ہے اور یہ سب مصنفوں کی کہا لو کے
 نام کی درجہ است کی ہی ہیں الہام میں یہ ہے کہ باقی کتاب کے ہی نام و شمار
 موعود مع لکھ بیٹے ملا اہل بیت بر حقیقت اس سلسلے کے بیکرک کوئی
 سکا جس کے سلسلے کے ہمارے اکوڑن مارشس جو کسکس فائدہ ہوں
 و عرنا اور مارن صاحب کی کتاب سے اس قول کا ہی ثناء اور عقیدہ
 شاد بخیر تو ایسے و ماہ ہے کہ مارن صاحب یوں لکھا ہے کہ جہاں میں
 جس کتاب کے دو نسخے ایسے مختلف ہیں میں یا جسے کو تو کس کہنا یہ تو یہ
 (اور ایک کاپی کو) فقط از اس کے یہ ہے کہ یہ ۲۰ جلدی شریف
 حاسہ ماہری صاحب شریفی فلفسان کسکس متد صاحب
 بعد ما وحی کے یہاں میں ہے ایک خط مورخہ ۲۰ جولائی ۱۲۰۵ء میں حال کا ہوا
 اور یہ ۱۲۰۵ء عظیم ۱۲۰۵ء کو کہ جن لوگوں کی مابست آیا ہے لیکن یہ اس کا

۵۰
 ان باتیں میں جس صاف صاف ہو وہ ملک کو ان کے امام و ائمہ کے جس میں
 الکل آب میں اس کا حکم ہے کہ کوئی دکانی نہ لی یا جو سراج میں نہ
 صاف ہونے والی ہو کی وہ عباد میں کہ جس کی میں سے اسے میں خط میں لکھی
 لی ہی میں جس کے کہا ہوا کہ یہ ایک قرآن اور وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ وہاں صریح ہے اور
 اس کے ہوا میں اس سے لکھی کے اقوال پر لکھی میں بڑا حجت اور سکولوائے
 منشی فرانس کا صاحب ہے ہی اور وہ اس کے لکھی ہو اس میں ہوا ہے
 شاہ باغ مصرع اس کا اردو ترجمہ میں ہے کہ یہ

الراقی محمد در خان
 رومو ۱۶۰ جولائی ۱۸۵۷ء
 لکھنؤ میں ہے کہ میں نے لکھا ڈاکٹر صاحب محض اس کے لئے لکھا ہوا تھا
 اس سے مطلع ہوں کہ آپ خلاف خواہ اور دوسرے وسط لکھا ہوا کر رہے ہیں
 لکھنؤ جو کہ اسیر یہ نہ چاہیہ لکھا گیا اور سب سے کہ میں وہی بات کہنے ہاؤں
 جواب اور بھانج صاحب نہیں غناں کہ نہیں فائدہ رہا نہ انت
 بعد ازاں کے اتناں ہے کہ کل کے خط میں میں نے یہ بھی لکھی کہ وہ اس کا جواب
 جواب نے بھی غناں کہا ہوا تھا وہ اس کا حال معلوم ہو کر کہ اس
 حسب وعدہ آج کہہ ارادہ تھا کہ گزشتہ میں لکھی جو کہ اس میں

داکٹر صاحب کا جواب خط

انہیں گودا لگا اور شہر خراب مولوی محمد مظهر صاحب کو بحال لکن مولوی صاحب
 موصوف نے اس سے ایک دفعہ کے ساتھ وائیں کمالیہ اور ایک ماس معہ
 اوس سی دفعہ کے اس خط کے ہمراہ بھیجا جاتا ہے اور وہ جو صحیح خراب ہوا تھا
 سواو سے مننے غور دیکھا آمدہ اوسکا حال مفصل عرض کر دیکھا ہے، انا کہتا ہوں
 کہ الشیخ حکام کو ہماری اصطلاح میں تحریف کہتے ہیں اور کہتے ہیں جو ایک ایک
 سے کتب مقدسہ رسمیں تو اسکی کیا حقیقت ہے اور نہ اس پر یہ معلوم ہوا ہے
 کہ ہر ایک جلد سے ہوا اور وہی اسخاص جو اس جلد میں آئے ہیں ملائی
 سادہ اور ان کے سامنے ہر رسالہ پیش کر کے پوچھا جاتا ہے کہ آیا یہ رسالہ
 تمہارے ہے یا وہ جو دہلی میں بعض لوگوں نے تعداد فارسی جہاں ماسہ خیر
 اسلئے میں آج اوسکا کئی ایک جلد میں طلب کیں ہیں اور یہ حال تو
 میں پہلے ہی دیکھ چکا ہوں اور اسکا میں نے جو تہی خط کے آخر میں اشارہ
 کیا تھا لکن اب زائد ہفت اسلئے ہوا ہے کہ اوس پر یہ لکھا ہے اب یاد رہی
 صاحب کی معرفت کو یہ تصحیح جو تفصیل ماکر دو مارہ چپے میں آیا حال انکہ
 اوس میں بہت سے بہتان صریح ہیں اور اجملیہ و حوصلیہ میں دوسری
 سے مد نظر تک لکھا ہے کہ وہ کہ مولوی صاحب نے تو جستن اور انگستین وغیرہ

ہے جناب جس کتاب سے اس کا حال لکھیں اس کتاب کا نام وضعی نشان ہی بلاندا
 اور اس بات کا بھی لحاظ رکھیں کہ جواب مفصل ہو کہ جو کہ چل تو اس رسالہ میں
 بھی مرقوم ہے وخط الر حقیقہ وزیر خان مرقومہ ۳۰ جولائی ۱۲۸۰ء
 جناب یاد رکھا شفیق مخلصان کشمیر فاؤنڈر جناب مست
 بعد از جبکہ التماس ہے کہ آج خط لکھنے کے وقت ایک ماہ بیچہ و اموش ہوئی
 حال کیا اس کا استفادہ ہونا بھی سبب ہی ضروری ہے لہذا مختلف دتا ہو رہا ہے
 اور سے ہی بتا دیجئے اور وہ یہ ہے کہ صاحب صفحہ ۱۰۵ میں مگر زیادہ تجویز سے
 معلوم ہوتا ہے کہ امانت مشتمل چار ماہ سے زیادہ ہونوگی پس جناب اون بات
 مشتبہ کو نشان دیدیوں کہ وہ کونسی ہیں فقط

الز حقیقہ وزیر خان مرقومہ ۳۰ جولائی ۱۲۸۰ء بعد وہ
 سبب ذکر کیا کہ جناب شفیق مخلصان اگر وزیر خالصا جناب کا
 بعد از جبکہ التماس ہے کہ آج خط لکھنے پر صفا تہ مخولہ آب کی کتاب سے مطالعہ کیا
 تو ہمارے کی ہم جلد کے ۲۹ صفحہ میں صرف بیس کا نام ہے اور ۳۰ صفحہ میں جس کا
 نے پہلے خط میں نشان کیا ہے سملر اور اکہارن اور مارش کا نام ہے مگر لکھ کر
 اور نمبر کا نام نہیں ہے اور ہر اکہارن کی دور ہی جلد کے ۳۰ صفحہ میں وہ نام نہیں

دراختیار کا سوال خط

یاد رکھا شفیق مخلصان خط

کئی ایک بات کا پہلے اسفار یوں لکھا ضرور ہے لہذا اس کا کف خدمت ہوتا ہوگا
 اس کے کہ جناب مہربانی سے اون مانوں کا حلیہ جو اب غناست و مادیون
 اول بہ کہ جناب ہم ۱ صفحہ میں لکھے ہیں ہمارے علماء و مشائخ گرس خان
 اور شو نروغفرہ نے انجیل کے سب قدم نسخہ کو نزدیک اور دور ہر ایک
 جمع کر کے بری تخت اور دوسرے سے ایک مفاہک کیا اور چوبہ سو پوید ^{۶۴۳} نسخہ
 میں سے فریب تیسرے ا حروف اور الفاظ کی سہو و غلطی مائی کئی مائی
 اب مجھے اس میں کئی باتیں پوچھنی ہیں اول اس کے کہ جناب یہ سلاوس کہ
 آبا شو نرو اور گرس باخ نے الگ الگ نسخہ لکھا مفاہک کیا ہے ماکلا اور اول
 میں سے کہنے میں ہزار اختلاف عبارت کے نشان دہے ہیں تاہم
 یہ کہ آبا شو نرو اور گرس باخ نے الگ الگ نسخہ لکھا مفاہک کیا ہے یہ ایک ہے چوبہ سو پوید کا ایک ہے کم اور
 کہ جسے رادو مانا گیا ہے کہ ہر نسخہ لکھ لورے کوڑتھے یا دوسرے سے کسی میں صرف کچھ چیز تھی اور
 کسی میں ایک ہی انجیل اور کسی میں چار انجیلوں اور کسی میں حالی لوہوس کے لے اور کسی
 میں اعمال تھے تاہم یہ کہ لفظ سب سے گما را ہے آنا کوئی نسخہ جناب ^{۶۴۳} رادو مانا گیا
 کیا ہوا نہیں ہے یا اب یہی نسخہ ہے باقی ہیں خامسا یہ کہ جناب
 نے جس کتاب سے یہ لکھا ہے اس کا نام اور صفحہ سلاو تھے دوم
 یہ کہ دیر یوس ریدنگ کی کیا تعلق ہے اور او میں اور اس میں کس کا وقت

آٹے اشارہ کیا اور پھر مار لکھا، کی اس جلد کے ۸ صفحہ میں نسخوں کے اختلاف کے باعث
 کچھ بات نہیں ہے اور فائدہ ہوتا گا ہی ۳۴ صفحہ میں کچھ ذکر نہیں ہے شاید آپ کا نسخہ
 اور ہر حال میں آپ سے نسخہ کا نام مفصل بنا دیجئے یا پھر باس بھی دیجئے ہمارا
 نسخہ ہی ہے حوالہ میں ۱۸۸۸ء میں جہاں لکھا اور اسکا چھاپا گیا ہے پھر یہی
 عرض ہے کہ میں نے آپ سے اُس سبب سے کوئی کتاب نام اور عدد صفحہ مفصل لگا ہوتا ہے
 ایک نشان اور کتابوں میں اور یہ جواب دیتے ہیں کہ شاید اس جلد ہی اور گھڑا
 کے سبب سے صفحہ نہیں دیکھ رہے آپ کی دہنیں بجا بانوں میں سے پھر ایک کتاب ہے کہ
 میں نے آپ کی بھی کیا حفظ **الرحمن** مرقومہ ۲ جولائی ۱۹۰۷ء
 جناب پادریہا جب شیخ فخرانہ کشیش فائدہ صاحب سلامت
 بعد ما وجب ہر الناس ہے آپ کا خط مورخہ ۲ جولائی سنہ حال کا میںجا
 خواہش ہے کہ میں کتابیں نشان دیکر بھیجتا ہوں امید کہ جناب ملاحظہ کر کے واپس
 کرے لیکن ایک حوالہ میں نہ معلوم آپ نے غلطی کی یا میرے خط میں ہو ہو گیا کیونکہ میرا
 مسودہ نو دست ہے یعنی دوسری جلد کے ۳۳ صفحہ کے یہ جو تہی جلد ۹ صفحہ چاہئے ہیں
 میرے خط میں ۳۴ ہو ہو تو آپ بنا دیجئے اور وہ جواب لکھا ہے کہ آپ کی دہنیں بجا
 رہیں سنہ پھر لکھا بات ہے الخ سو اسکا حال تو آپ اپنے دل میں خوب

ڈاکٹر صاحب کا لکھا ہوا جواب تھا

صاحبان پر لکھ جاتے تھے جو حضرت مسیح کا رسول تھا لہذا مناسب ہے کہ
 ان کا خط احواب وہاں دس لکھوں اور وہ کی راط اور فائدہ کے واسطے
 جواب لکھنا ہوں اور اس میں سے کہ آپ نے ہمارے اور اور یاد دہانی
 و احواب کے حق میں قلمی و سرکاری نہ تو محکوم و یہ لکھنا عائد ہو گا نہ اور اور
 صاحب کو اور صاحبان انصاف قدر دانوں کے نزدیک آپ کی عرب کا ایک
 کچھ نہ ہو گا سب احباب اسی اسی نام اسے قدر و منزلت کے واسطے و مطالب
 ہوا میں اس میں ان کا اختیار ہے فائدا احواب اول احباب کے سوا ان جو
 نام کے حکما و کراچے پہلے خط میں ہی دوسرے خطوط میں میں مصنفوں کے
 نام مسطور کیے اور یا دلیل بنا لیا اور دس لکھ لکھا ہے کہ لوگ کہاں کریں کہ آپ نے
 اس سب مصنفوں کی کتاب لکھی اور ترقی میں ملزمت کی اسی مخالفت ہی صرف
 ان لوگوں کے ساتھ کچھ چلے گی کہ ان مصنفوں سے لے کر میں مجھے تاؤ لکھی
 میں معلوم تھا کہ آپ اگر ان کے لوگوں کو دیکھتی ہیں اور صرف اس نام
 لکھا کر کہا ہے کہ یہ ہر نامی اور بعض لاسنی زبان میں لکھی ہوئی ہیں
 اور ان زبانوں سے آپ واقف ہیں میں اور جب میں نے آپ سے اس
 مصنف کی کتاب کا نام و نشان پوچھا تو آپ آدھوں کہ یہ بھی نام ہیں

جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا کہ جس نے اس کا جواب دیا ہے وہ اس کی بات سے ایک کو یاد
 دلائے کے لئے ہر گز کو ایک اور خط لکھا اور سب سے پہلی جناب خاموش ہو رہے
 اور یہ جواب نہ لکھا اس لئے یہ تکلیف دینا ہوں کہ آپ عتاب کر کے اور سوال کیجئے
 جواب ادا کر س باکہ جو کہ اس سال حصہ آدس حصہ کی باب جواب ہے
 الحاق کیا ہے یہ عرض کرنا ہے۔ فصل کے اس میں کروں لہذا آپ کو لکھا ہوں کہ اگر آپ
 اوس سوالوں کے جواب تک حصہ کے اندر دے تو میں اسے چھوڑا کہ جس آپ عابری کو
 جسے خط کے جواب دے سے قاصر ہے اور اسے جتنا کہ ایک عہدہ موقوف کیا
 و سب سے پہلے اس سوال کے جواب دے سے پہلی عاری ہیں اور جو کہ ایک دہائی سال
 نہ کو میں لکھا ہے سب سے سزاور غیر واقع ہے اور یہ پہلی حالت ہے کہ جب تک آپ
 سوال کے جواب دینے تک ہم ہی اور کہہ نہ لکھیں گے اور یہی خط ہمارا آخر خط ہو گا پس اگر
 تو کہہ کہ ہاں مطلوبہ تو اول سے لکھتے نہ کسی با فقط الراقص حقہ محمد و خان امروہ ماہ

جناب ڈاکٹر صاحب تفتیق خلیفہ محمد و زمرہ صاحب سلامت

بہر یاد جب عرض یہ ہے کہ نامہ سامی مورخہ ۸ جولائی پہنچا اور بعد اس کے
 مضمون سے حالی ہوا اگر چاہے افسوس ہے کہ جناب نے اس دفعہ میری اور بچا
 باتوں پر غور نہیں کیا ہے اور یہ نہ صرف مجھ اور اور بادری

ڈاکٹر صاحب تفتیق خلیفہ محمد و زمرہ صاحب سلامت

اور اگر علمی یا تاریخی بات ہو تو اس حال میں قول کرینگے کہ میں نے دیکھا ہے،
 لہذا اول بہ لارم چٹھا کہ آپ ہمیں دیکھ کر لے کہ وہ دیکھنے کی ملا
 بروکس معقول ہے کہ ہمیں اس کے بعد ہمارے واسطے دیکھنا
 ظاہر ہے کہ معجزہ میں صرف اسوفہ کسی کتاب سے دلیل لاسکتا ہے۔ اے
 ہوا کہ اس کتاب کی سب بات محض کے معجزہ علم میں بہ ہمارا۔ اے ہوا
 مالو کا حکم آپ نے ہمارے علماء کے قول پر ایسے طریقوں میں لکھا یا ادا کیا
 اور اس صورت میں کہ اسے اول اس بات کو ہم سے نہیں لے سکتا، ایک
 سب محض ایک محض معجزہ ہوئی ہے کہ آپ کو ساما اور چٹھا لے کر کہ وہ ہو
 فلاں بات معقول اور میری طرف علم ہی اور فلاں بات نہیں۔ اے
 ہوگی کہ جناب اول انجیل کی حقیقت اور وحدت پر مبنی ہوں اور بعض خلاف
 ایسے کہ ارجح اور طعن اور کھٹان سے ناگھدا و تھا کہ طریق جتن ہوئی آؤں
 وہ جو بکار رہی ہو تو اس سے کہو واسطے وقف معاف ہونا صحیح کریں اور خود
 حوالہ فان سے ہی برخلاف اصل کو عرضی والا خود کہتا ہے کہ ہمارے
 گروہ بکار رہی ہے اور اس سے کہو، سلفہ حوالہ کی وحی اور الہام کہ بات
 مباحثہ کریں بہ تو معجزہ ہوا اور داخل یا ہوگی مگر اے سب

تاملے اور ایسا قرار کرنا تا کہ میں نے وہ کتاب ملاحظہ نہیں کی بلکہ صرف
 نام دیکھا اور سامنے اور سطح میری مات صاف آئی اور مطلب چاہی
 اب ایک تزلزل کہاں رہا دانا اور مصنف خود حال کتاب کی سنہ ماتہ غالباً
 نام رکھا جائے "خود ہم ایسے اس مات سن بھی خلاف کیا کہ اسے اس پہاڑ
 قصد الہا لکھا کہ گواہم لوگ ہر مصنف کو معقود علیہ جانیں یا اسکو معذور
 اسکی ہر اہمات تسلیم کر اس سوال کو نہیں جانچہ ایکو بھی معلوم ہو در ایک
 حکمہ اپنے بھی لکھا ہے کہ ہم محمدی محدث کا قول صرف اسوقت قبول کرتے
 ہیں کہ دلیل عقلی یا دلیل نقلی قطعی کے خلاف ہو جس جیسے محمدی ہر
 کے قول سے دلیل قبول نہیں کرے اسے ہی ہم لوگ بھی لہذا معلوم ہو ماتہ کہ اپنے
 صرف ایسے مفاد کے واسطے الہا لکھا کہ گواہم ایسے سب معنیوں کے قول
 بقول کر لیں اور ماں لوس اور یہ کہ مسکرس سے مثل اس ستر اس -
 دین و ولیر دغره کے معنی کچھ کام ہیں اور کہ اسے اعتراضوں کے
 جواب ہمارے ہمدار علماء سے بخوفی ۱۰۱ ہو گئے اسکا ذکر ہو چکا اور مانی علما کا
 ذکر اپنے کما ہے پس اسکا قول صرف اسوقت دلیل ہو گا جو اہل لوط اور کلوں
 بھی موجب معلوم ہو لکھام الہ یعنی توریب اور اچھل کے مطالبوں اور موافق

اس بھی وہی ہے جو اول میں بھی یعنی قدم سے اور قدم سے اور قدم سے
 و معلوم کی کتاب میں، وقت تمام مقابلہ کرے سے معلوم ہوا ہے کہ اصل میں رکم
 یہ ہیں کہ بعض وقت بدل برتی ہے بلکہ کتب میں وہی اصل اور بعد
 دوا، اصلاح اور ہی مافات ہیں اور سب میں وہی تعلیمات اور وہی احکام
 ہیں اور یہی کتاب اس سے بھی ایسی کتاب کہ پہلی جلد کے ۶ باب و فصل میں اور دوسری
 جلد کے ۱۲ اور ۱۸ صفحہ میں اس باب پر لکھا ہے وہی ہے اور مباحثہ کے وقت
 علی ہماری ہی بات تھی اس میں وروس رڈنگ یعنی کاتبین کے سپرد
 مقرر ہوا ہے یہاں پہلی مباحثہ میں اسکی تفصیل ہے اس میں یہ آپ لکھے ہیں
 کہ میں نے اصل کا تحریف قبول کیا مگر یہ وہی بات ہے کہ میں کہوں اس حال میں
 کہ آپ قرآن میں اعراب و قرات کے اختلاف کے مقررین ہیں آپ قرآن کا
 تحریف افعال کیا ہے اور یہ کہ آپ کہتے ہیں کہ اصل میں اختلاف عبارت لٹنے
 بہت ہیں کہ الحزم ہیں کہہ سکتے کہ یہ اصل مصنف کی عبارت ہے یا تحریف تو
 یہ صرف آپ ہی کا قول ہے اور میں پورا پورا تو لو مانی نہیں جانتے اور اتنا بھی
 ایسا علم نہیں رکھتے کہ دو نسخے کہاں بلکہ وہ آپ ہی اصل بیان میں مقابلہ کر سکتے
 ہیں آپ کی بات کو سمجھ سکتے ہیں کی مذکورہ گواہی سے سامنے جو زمانہ ان اور عالم

جواب ہی میں دھت باکر نشان کر دیا اور ڈاکا لگا کر اسے ہتھی چکھ دیا اور اس کا
قول خلاف واقع مان گئے ہیں ۱۱۔ طرح ایسی دلیل ماورین سوہم
جانبیہ جابجا کہاہے کہ مسہ اکمیل کی تحریف کا اقبال کیا ہے اور کہ ہمارے
علماء اور محققین نے بھی اس بات پر گواہی دی مگر ہم اب کی مارا رہے
اور عرق باتوں سے الگ ہی اور اس اچھا مسہ کہ لہا کہ کہیں
تحریف اور تبدل ہوئی اور اس کے مضمون اور مطالب اور بیانیہ ایسا علماء
اور محققین میں کسے ایسی اس کہی کہا جائے کہ مائرس باخ یا
میکا ایلس وغیرہ نے اگر کہیں اسکا اس قول ہو تو آپ مائے اور کس
اور صفحہ نشان دیکھئے بلکہ یہ عکس اس کے سب سے اس بات پر متفق ہیں کہ ماور
سہو کا نشان کے مضمون اور مطالب اور تعلیمات لکھ پیش اس بھی وہی ہیں
جو بدقت اور اول ہی سے تھے اور انکی اکل اصل بخیر ہے چنانچہ ماحضہ کے وقت
گرہس باخ اور کیکھاٹ ۱۰۔ ترنگل صاحب کی گواہی اس بات کے ہی
آکھینا گئی اور بارن کی ۲ حلیہ کے پہلے حصہ کے ۳ باب ۳ فصل کے پہلے دفعہ کے
احسن میں مرقوم ہے کہ سترہ سو برس کے بعد ماور جو مختلف فرقہ کہہ جاتا تھا
بچ تھے اور باوجود دشمنوں کی عداوت اور ربا کی مخالفت کے اکمل سہو میں

[illegible]

ہیں لکھا گیا صرف اس بات پر جب کہ اس کی آیت ہے جو چھوڑے وقت میں
 تھی یا نہیں مگر اس مطلب سے آپ کے دسے اعتدالات کو چھوڑا ہے اس لئے
 مانا دے علماء کو آپ نے انجیل کے غیر الہام ہونیکے لئے انہی دلیل بنا باتوں کے
 قول بالفرض آپ نے خلاف ہیں دیکھئے اور راستہ بھی نقل کیے ہوں برہمائی
 معتقد ہیں اور یہ بہرہ چھوڑ دیکھئے مگر اس کے دیکھنے کے مطابق ہی اگر بعض
 الہام وہی کے ہیں خلاف افہام ان کے اس لئے کہ ان کے اس سے ثابت ہوگا
 کہ انجیل الہام سے نہیں لکھی گئی۔ اور لکھا ہے یہاں دیکھا جو یارن کے پہلی
 جلد میں تورات اور انجیل کے الہام وہی سے لکھے ہوئی کی بات ہے اور ان
 مدلل ہوا ہے اور یہ جو وہ جو حلد کے دیکھ کر حصہ میں انجیل اس سے اور کہتا
 کے حق اور اصل ہونیکے مان میں مفصل طور سے لکھا ہے ابواب مذکورہ کہ
 غور اور انصاف سے دیکھئے اور یہ کہ یہی برائے لوہہ بات کہی نہ کہتے کہ انجیل غیر
 الہامی اور مصنوعی ہے اور یہ نہیں سمجھی دیکھئے جو مشورہ و بین کی کتاب ہے
 کی پہلی جلد میں اور یہ جو بالذات صاحب کی کتاب اس کی پہلی جلد میں اور یہ جو
 ذکر کتاب صاحب کی ہندو کی کتاب میں انجیل کے حق اور الہامی ہونیکے بیان
 میں مفصل لکھا ہوا ہے اور میزان حق کے ۲ باب کی مفصل میں بھی نہیں

کہ اٹھل لکھی نہیں گئی اور اگر لکھی گئی ہو تو مفقود ہے ایسے اسی صورت میں کہ کتاب
میں کیا کہیں اس علم کا نام اور کتاب جس میں اسی بات ہے آگے آگے اس کے واسطے
نہیں کیا ہے اور کتاب کو ظاہر نہیں آیا البتہ بات کہنا اب سب اسناد اور دلیل
کے رو۔ جو مارتن صاحب نے اپنی کتاب کی عم حلد کے دو حصے میں اٹھل اور
اٹھل کے ہر ایک صفحہ کے حق اور اصل کے بیان میں مفصلاً مرقول کی ہیں اور
ضرورت کے دیکھی ہوئی تھی میں بہ اللہ علی کہ مسیح نے خود ایسے ہی بات سے اٹھل
ہیں لکھی بلکہ اپنے حواریوں کے ماتھے سے الباقی کی راہ سے لکھوائی اور یہ بھی در
حق کہ حواریوں کے ماتھے سے لکھے ہوئے نسخے اب موجود نہیں ہیں مگر اس بات کو
ابسا اس کرنا اور کہنا کہ اٹھل لکھی نہیں گئی یہ بعینہ الیسی فاحش جہوشہ بات
ہی کہ گویا میں کہوں کہ قرآن لکھا نہیں گیا اور جو نہیں کہوں لکھ کر دے اور ان
اور صحیفہ جس پر جس کے اصحاب نے قرآن کو لکھا تھا مفقود ہیں جاسا پہلوی
کہتے ہیں کہ چونکہ فرضی اٹھل بہت سی تھیں تو اس صورت میں ہرگز نہ بات
معلوم نہیں ہوتی کہ اصل اٹھل کے اقوال کتنے کتنے انا حاصل اربعہ میں نصف ہوتے
ہونگے مگر یہ بھی صرف ایک خلاف بیان ہی اور اس سچ ہی کہ اگلے دنوں میں
فرضی یا جعلی اٹھل بہت نہیں جنکو ہم لوگ الیگو لیکل اٹھل کہتے ہیں

اس کے علاوہ
بہت سے نسخے
میں یہ بات
لکھی ہے

یہ بھی لکھا کہ باور و ان سب سے پہلے سے مطلب اور مضمون میں ہوتا ہے
اور دونوں میں سے بھارتیہ میں سے ہماد سے ایسے الفاظ نکال کر لکھے ہیں
میں جو کہ مشہور و معترف کتابوں سے ایسی باتیں (یعنی اختلافات) نکالے
تو یہ اور عیال کی بات نکال لائیں تو البتہ اسکا بہادری کا کہ کتاب مقدسہ پر یہ بھی
ہیں لکھا ہوا کہ اسے اب جو حلقہ میں ہیں حساب نے علاوہ کس اور قسم کے
جو کہ لکھی ہیں میں تو اس مقام میں کسی بات سے اس اختلاف کی طرف
قرآن کے اعراب اور قرات میں واقعہ میں اسارہ بھی نہیں کہا ہے بلکہ
سے وہ تک ہیں یہ فیصلہ نہی لوگوں کی رہا مات تو کوئی بھی جو کہ ہے کہ غما
نے قرآن کو کم کر دیا اور بعض بات اور سورہ اصل قرآن سے نکال دی ہیں اور
پھر وہ سے بات کو کتاب شکات سے مسطور کی کہ غماں نے قرآن کو صحیح دیکھا اور
کما حقہ مشہور کر کے اگلے نسخوں کو سب حلال و اس امر کے حق میں سے کہ اگر
محمد ہی الخ اب اس سے سورہ نکال دیا اور اس کے سبب اس کے نسخوں کو دیکھا
اور باب بھی اور اختلاف قرات اور یہ ہے اور میری ان باتوں کہ اختلاف قرات
کہا کہ البتہ فقہاء جمہور تھے کہ یہاں سے اگر کتب عالم عیسائی بادشاہ نے عین کی است
لکھی کوئی ایسا کام کیا ہوتا جسے غماں نے کیا تو البتہ ہم پھر اس دعویٰ کو نہ مانیں

۱۲

اور اعلیٰ نام آپ نے ہماری کتابوں سے نقل کئے ہیں لہذا ان میں آپ
 نے یہ بھی دیکھا ہو گا کہ دسے کتاب کبھی انا حصارِ حق کے برابر نہیں گئی لیکن مگر
 ہی سے جمہورِ علماء مسیحی نے انکو غیر حق اور جعلی جا کر رد کیا ہے چنانچہ مارتن صاحب
 کبھی پہلی جلد کے اخیر میں استنباط کا تفصیل بیان کیا ہے صرف بعض بدعتی لوگ
 بعض کو ان میں سے مانتے تھے مگر مسیحی لوگوں نے انکو کبھی حق نہ کیا اور یہ قبول
 نہ کیا اب یہی کتابوں سے جنکو جمہورِ عیسائی اول ہی سے غیر حق اور جعلی جانتے تھے
 انکو ایک مصنفوں نے انکا نام انجیل بھی رکھا ہوا اصل انجیل کی صحت پر کاشدہ خالص
 تہذیب و علم کے ایک دانشمند اور دینی نبی اور علمِ اصل ہے اور انکا ایسی ابا علی کہ کوئی مکہ
 اس صورت میں کہ بہت حد میں غیر حق ہیں لیکن قرآن کے واسطے صحت کا شائبہ ہے
 یا کوئی محمدی کہے کہ غیر معتبر حدیث اور قرآن یکساں ہیں مثلاً شمس الثانی آخر خط
 کے مرحلہ دوم میں ایسا لکھا ہے کہ گویا میں نے مسلمانوں کو دیکھا وہ کادے کے واسطے
 میرا الحق میں کاتوں پر سپرد و غلطان ذکر نہیں کیاں مگر یہ بھی ایک قول
 اور ایک غیر حق بات ہے کہ آپ کو ماؤتھیں نہا کہ میں نے ۲۴ صفحہ کے اخیر میں لکھا
 کہ مکتب مقدس میں مبرہ سوچو وہ سوچیں کہ عرصہ میں کاتوں کا سہارا
 قسم تبدیل اعراف و احوال بہت سادہ قوع میں آیا مگر اسی مقام میں

اس کے یعنی درجہ وقت سے اس کے لکھے گئے ہیں مثلاً اگر بی سٹونزج و یطبتیں
 دویدہ موسفاموں ہوگ و غرہ مارں کے مذکورہ مقام کے سواد بکھے
 رد و فیر ہوگ کی کتاب کی پہلی جلد ۲۵۲ صفحہ سے ۲۶۳ تک اب ان مامون
 ایسی الکھہ بند کرنا اور قضا خلاص لکھنا اور بعض کو کل کہنا کہ کیا البصاف ہے
 اور بہتہ کہ ان نسخوں میں بعض اوراق کھو گئے اور بعض بوسیدہ ہیں اور
 کہ کاٹو کی غلطی تھی ان نسخوں میں باہمی گئی اور کہ کو د کس الک مذہبوں کے
 جلد میں اور کتاب بھی اس کے ساتھ جلد ہیں بہت آیدے مارں صاحب کی
 کتاب میں دکھا کہ اس کی دوسری جلد میں یہ بات نفیلاً بیان ہوئی ہے
 اور مجھے بھی آگے سے معلوم تھی اور میں نے میں الحق میں صرف خوف تطویل کے واسطے
 نہیں لکھی مگر ان مانوں سے یہ کہی نہایت ہیں ہوتا کہ گویا وہ سے مجھے
 جیسا آپ کہتے ہیں البتہ ہمارے علماء کے قول اس کی بات سے کہ علم اور زبان بولنا
 سے واقف نہیں اور اس نسخہ کو نہ دیکھا یہ پتا چلی زیادہ مجتہد اور فومی تر
 دلیل ہے انھوں نے تو دسے نئے وقت سے دیکھے اور مقابلہ گئے ہیں اور مقابلہ
 کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ تعلیمات اور گزارشات اور احکام انجیل جیسے اب اس کی
 انجیل میں ہیں و یسیر ہی ان قدیمی نسخوں میں بھی ہیں اور اس کی طرف سے

کر سکتے تھے انجیل ہی اصل برہی اور ظاہر ہے کہ عثمان کے اس امر کے لئے محمدی تحقیق
 نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا ابکا قرآن اصل قرآن ہی اگر عثمان صرف سورتوں
 کی ترتیب اور ذکر تاحسان ہی کہتے ہیں تو چاہئے تھا کہ اگلے نسخوں کو خراب کر کے
 ناکے مقابلے سے تحریف و تبدل کا شہ دور ہو جائے اس کے سب سے جلاد نے
 سے کہہ کر وہ بات ہمیں نکلتی مگر یہ کہ ان عثمان نے قرآن کوئی الواقع حکم کر دیا ہے
 یا نہ کہ اگلے نسخے ایک دوسرے سے الگ مختلف تھے کہ معلوم ہوا کہ صحیح کون اور
 اصل کون ہے پس اس فرق اور اختلاف کے جھگڑا کو سب سے جلاد نے فقط
 ہفت سہم آپ کہتے ہیں کہ دس کو دس یعنی اسخ کے دس قدیمی نسخے بچا
 ذکر میں نے کتاب میزان الحق میں کیا محمد سے آگے نہیں سامنے لکھا ہے بلکہ محمد سے
 پہلے لکھے ہوئے ہیں مگر آپ کی یہ بات بھی درست ہیں اور آپ نے ہر قصہ آبار
 صاحب کی کتاب سے خلاف واقع بیان کیا ہے صاحب موصوف نے ابھی کتاب
 کی دوسری جلد میں ان قدیم نسخوں کا بیان کر کے ذکر کیا کہ بعض علما و مثلاً و
 جیکے نام آپ نے اس کی کتاب سے نقل کئے یہ کہان کر نے ہیں کہ ثاب دوسے نسخے
 ساتویں صدی کے بعد لکھے ہوئے ہوں مگر اکثر صحیحین چنانچہ مارن صاحب بھی
 اسی مقام میں بتاتا ہے اس باب پر متفق ہیں کہ دس نسخے ساتویں صدی

بعضی اسی دفعہ دو اردو ہمیں آپ لکھتے ہیں کہ ہمارے صاحب خود لکھتے ہیں کہ
 جہان میں کائنات کے دو سیمہ ایسے مختلف ہیں جس سے کوئی کس کی
 اور واپس کا تو نہیں مگر وہ غلط ہے اور شہاب کی آن باؤ نہیں ہے ایک ہے
 تو اب بے حد انا اور غیر حق نظر کرتی ہیں ہمارے صاحب نے دوسری جگہ کے
 ۲۲ صفحہ میں اس بات کو یوں لکھا ہے کہ ان دو نسخوں کے بیچ میں راجحہ
 ان کے ذات و اول کے ہیں انھیں کے کسی دو اور دوسری نسخہ کی نسبت یہ
 صاحب کا یہ قول کہ ان اور آپ کا لکھا ہو کہ ان اور بسا ہی آپ نے تو ہمارے
 قانون کے قول کو ہی اول تو خلاف سمجھ لیا اور پھر بالآخر کہ جب خلاف واقع
 مان لیا ہے **نہ** اس میں حاشیہ لکھا کہ الفاظ اہل الکتا بہ سیدہ لازم
 نہیں آتا ہے کہ ان کی کتاب صرف ہوئی ہو مگر اپنے ہوا ماقصد آسمان کا کہ گوہری
 ات صرف انھی الفاظ سے ہی اور حال یہ کہ ان آیات میں نوہمہ الفاظ ہی ہیں کہ
 سَأَلْنَا مَنْ نَقَسَ وَنَ الْكِبَابِ مِنْ قُلُوبِكُمْ ابِ يَحْيَىٰ بِهٖ كَفَقُوا اَهْلُ
 لَنْ كِبَارِ كَمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور پھر یہ کہ قَوْلُؤْ اَقْتَابَا لَمْ تَبْلُ الْكِبَابِ
 اَنْزَلَ الْكِتَابَ بِهٖمْ جَاہِلٌ مَعْرِفَتِہٖ اِنْ اَنَا كَمْ كَطْعِ بَابِ كِبَا اور یہ
 کی تفسیر ہے ہمارا کچھ کام ہے کہ مضمون ظاہر و آشکار ہے مگر تا جانا ہوتا

وہ قدیمی نسخے معزز دلائل ہیں کہ وہی انجیل حواری ہی تھی جس کے وقت میں اس اور
 اسکے آگے بھی یہی اصل تھی اور کبھی کوئی اور انجیل مسیح کے پیچ منسل تھی
 مگر یہی اور یہی بات انجیل کے قدیمی ترجموں سے ہی ثابت اور مدلل ہے مثلاً
 سورامانی اور لاطینی کے دو سری صدی میں اور کوٹنی کے سری صدی میں اور
 ارمنی کے مائخوں صدی میں اصل انجیل لونیائی سے ترجمہ ہوئے ہیں دیکھئے مارک
 کی دو سری جلد ۵ صفحہ سے اور ہوک کے پہلی جلد صفحہ ۳۲ سے ۹۲ تک اور
 بہرہ ترجمہ میں ابام سے آج تک سورامانی اور مصری اور ارمنی اور ایتالیہ
 کے عیسائیوں کے پاس موجود ہیں اور ان ترجموں سے ہی موافق ہیں جو
 سیک پاس میں اس فتح کے وقت نہ مائیکوں کی اور ابونیوں کی انجیل کے بدعتی
 تھیں بلکہ مذکورہ عیسائی انجیل تمام اور عمان اور مصر اور روم میں
 مشہور اور مستعمل تھی اور ترجمہ قدیمی نسخوں سے موافق اور ایک انجیل سے
 مطابقت میں جیسا کہ مارک اور ہوک وغیرہ کتابوں سے بھی معلوم ہے اب ان کتابوں
 دیکھ لیجئے اور قدیمی نسخہ بعض انکے تمام انجیل ہیں اور بعض میں انجیل اربعہ
 اور بعض میں انجیل کے بعض صحیفے ہیں خلاصہ ان سب دلائل سے
 بالتمام واضح اور ثابت ہے کہ انجیل پر وقت یہی تھی جو اب بھی فقط اور اسی

ز تعلقات اکھل کو قبول نہیں کرتا اور نہ مات امیر علاوہ دنیا ہی عیسائی وہی
 جو اچھل کی تمام تعلقات تسلیم کر رہے مثلاً وحدت منکث مسیح کی الوہیت
 سکی اغیب اور شفاعت اسکی موت اور قیام و عروج گناہ کی بخشش مسیح کے
 بارہ او مدد کے سب سے اور زور انصاف و قیامت وغیرہ خانیہ قانون آج
 میں احصاء نہ کر پور ہوا ہے وہ جو ان سب کو ناسا اور مقرر ہو چکا ہے
 مانی ہی اور وہ عواکھل کی سب مات مانا اور عمل میں بھی لانا ہے سو
 حقیقی عیسائی ہے خواہ گر تک مانسوری یا رومی یا رومن کا تو کب یا
 رومن است اسکا نام ہوا اور ہم صرف ان رومن کا تو کب اور گر تک وغیرہ
 وسیع سنٹ کھے ہیں جو فی الحقیقت صورت اور صورت کو مانے اور انکی جو
 رتے تھیں وہ ہم آپ کہتے ہیں کہ اگر مینے ان لوگوں کو یعنی (استرا
 وریاس اور ولتار اور اسپسوزہ کو) مسیحہ لکھا تو کما عصب کما جواب
 نہ ہم غضب آیتا کما کہ یھواک عرصی اور جھوٹ مان لکھی استرا
 اس اور ولتار نو منکر میں سے تھے اور اسپسوزہ ایک یہودی تھا
 اور انبیاء الایمانی کے سب یہودیوں کے جمع سے بھی نکالا گیا یا تو
 جو خباب در حدیث ہم میں لکھے ہیں کہ جو بیچارہ مٹی نے نہیں کہا وہ بھی

کہ القرآن الفاظ میں یکوہہ مضمون ہے تو اللہ بہہ ہے کہ اسوقت اہل کتاب کے
 پاس یعنی عیسائیوں کے پاس ایک کتاب انجیل موجود تھی اور اسوقت وہ
 انجیل صحیح تھی اور بہہ کہ اسوقت کو تھی اور انجیل غلط تھی بیچ منہ ہوا
 نہیں تھی مگر بہہ جواب ہی اسکا سان و ثوب ہو چکا اور آپ بھی ایک جگہ
 کہنے ہیں کہ ہم اس انجیل پر کہ حضرت مسیح کو وحی کی گئی ایمان لانے ہیں
 پس آپ اس انجیل کو ظاہر کیجئے اور بیچ میں لا کر بتائے کہ بہہ اور انجیل ہے اس
 کہ مسیح کے بیچ میں ہمیشہ مستعمل تھی اور اب بھی بہہ تو آپ سے برابر ہماری
 درخواست تھی مگر ایک آپ نے اسکو ظاہر نہیں کیا اور اس صورت میں
 کہ محمدی اس بات میں لاجار ہیں پس اس لیے دعویٰ یحیا اور بے دلیل سے آپ
 ہاتھ اٹھائیے اور انصاف پر اگر مقرر ہو جائے کہ انکی انجیل وہی اصل انجیل ہے فقط
 نہی ۹ ہم آپ کوئی ایک جگہ کہتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ عیسائی آپ کو کہتے
 کہ ایک یارو من کنولک یا ستور یا بروقتنت اب اگر یہ معلوم ہوتا ہے
 کہ آپ نے محض تکرار کی راہ سے ایسا لکھا ہے تو یہی اور وہی حاطر کے واسطے
 اسکا ہی جواب دوں گا پس مسکین انکو کہنے میں جو نہ کلام و الہام نہ دینی
 نہ نبی اور نہ رسول کو مانتے ہیں بلکہ ان سے اسکا کرتب بدعتی دینی ہے بعض

حیا میں ملے گا کہ اس کی آخر کیفیت یعنی جو وہ جو سن لکھ لکھتا ہے
 اور یہ مکتبہ مسری قسم کا پہلا لکھتا ہے اور اس طرح نون مکتبہ کی بہت
 شہرت آتی ہے اور وہ ۱۲۰۰ آیتیں خط کے آغاز میں لکھے ہیں اور
 میں نے اس ماحضہ کو شروع کیا ہے مگر ابھی درست نہیں ہے کہ کوئی مکتبہ
 اس میں کتاب اگر کسی زبان میں صرف آپ کے ملاحظہ کے لئے بھیجے ہیں
 آپ سے ان کتابوں کا جواب طلب کیا نہ جواب ملا مقصد اور مطلب کیا
 ملا آپ نے کتابوں کو دیکھ دینے کے وقت اس کے ساتھ لکھا ہے کہ
 اور جواب طلب کر کے مباحثہ شروع کیا ہے سب آپ کی ایک اور شہرت
 ذکر کر کے اس میں جواب کو ختم کر دینا اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنے خط میں لکھتے
 ہیں کہ میں نے صاحب ہفتار کا جواب ہنور نہیں دیا یہی تعجب کی بات ہے
 کیا آپ نے اس کا جواب ہماری کتاب حل الاشکال میں صفحہ ۹۹ سے ۱۰۰
 تک نہیں دیکھا اور آپ کو یاد نہیں ہے کہ اب سات برس پہلے وہ کتاب
 طبع میں آئی ہے فقط خلاصہ آپ کے خط کا جواب ادا ہوا اور جواب
 کی غیر حق اور بیجا باتوں کا سامان اور ثبوت کہ جس کا طلب ہے کہ یہ نہیں مل
 میں آیا اور اگرچہ میں نے آپ کے سب غیر حق اور بیجا باتوں کا سامان نہیں کیا

اس کے ستر وینے دستے میں الخ تو نصہ ہی ایسا لی تھا اور غرض سب بالو کس
 سے اکٹھے ہے اور آپ لاط کچھ پہن کر تے کہ می کے می میں جو ستر سے مسج کا
 ستر ہی اور رسول تھا یہیہ تھاں اور ان کے کہ بن "۱۰" کا اکا اکو
 مسیف آریہ کے ایسے الصاف فی منصفی ارے اور جواب یہ "۱۰" کا اکا کی آیا
 میرے جواب میں لکھا سو سب یہاں اور سب "۱۰" کا ایک ہے اور معلوم ہوا ہے کہ اس
 محض کچھ کہنے کے واسطے جو قسم دنا اب سو اکھا ہے کہ کو کہ "۱۰" کا اکا کہ
 منی حواری سے عاظمی ہوئی یہ آپ ہی کا الصاف ہے بلکہ "۱۰" کا اکا
 کی پانچویں آیت پر اشارہ کر کے کہ اگر اس آیت میں بھی "۱۰" کا نام ہو تو
 میں اور یہ کہ احبار الایام میں بھی وہی نام چھوڑ دئے گئے ہیں یہ اسی
 تھا ہی بات کی دلیل ہے کہ توریت میں بھی بعض مقام میں "۱۰" کا نام ہے
 لکھے ہوئے ہیں فقط آپ پھر "۱۰" کا نام سے غنی میں لکھے ہیں کہ تماشا ہے
 کہ اس تکلف پر بھی اعتدال ہیں اتھنا کون کہ اس صورت میں دوسری
 قسمت میں جو یکجا پر ختم ہوئی پندرہ پشت ہو جائیگی الخ اب یہاں
 یہی آیت قصداً خلاف کہتا ہے اعتراض کی بنا و انون کے سامنے کچھ صورت
 بنا کر کہتا ہے آپ کو معلوم ہے کہ جب دوسری قسمت داود کے نام سے شروع

مکرانکہ آپ نے جو مرتبہ خط لکھی نقل مانگی تھی سو اسکا مسودہ اگر ہونا
 تو میں خوشی سے لکھوں یا مکرانکا مسودہ میں نے نہیں لکھا ہوا غشی لکھی
 راجی طلب بنا کر منظر لکھوا دیا تھا اب اسکی نقل کہاں سے ہو میں اس میں معذرت
 جو کہ یاد دہانی کے لئے مادیہ ذکر الساترا خط لکھا لیکن اس عذر کی جو
 اوکھوں نے رسالہ مباحثہ کے ۲ صفحہ میں لکھی ہے اور جسکی بات اوپر سے لکھی جا رہی ہے
 یہی کما گناہد سلامتی نوڈا کر مباحثہ کے ۱۵ پارے کو حاصل دوسری کی دست ایک
 خط لکھا وہ یہ ہے **حاجہ یادر لکھا** فقہان کتبتین فائزہ صاحبہ لکھت
 بعد از جب کے ہمہ التماس ہے کہ ایسے آقا مستند کو تو تان دیا لیکن آپ نے
 میرے اون سوالوں کے جواب جو میں نے خط مرقومہ ۲ جولائی میں آپ سے
 اس عذر کی مام جواب سے رسالہ مباحثہ کے ۲ صفحہ میں لکھی ہے کہ تیرے
 ہیں لکھ لہذا اسدوار ہوں کہ خباب اور کا حلدی جواب عامت فرما دیں تاکہ
 تجھے آپ کے خط مورجہ ۲۱۱۱ کے جواب دینے میں دیر نہ ہو لیکن اوپر کے جواب
 میں اس بات کا ضرور لحاظ رکھئے گا کہ وہ میرے تو میں رہے گی کی توفیق کسی جبر کے
 سے لعل ہو یہ کہ آپ کہہ دیں کہ اس کے سہو کا معنی میں کو کہہ میں یہ
 ہیں جو چھٹا ہوں کہ آپ اسکا کیا ترجمہ کرتے ہیں بلکہ میں اسکی توفیق

اٹھا جو لکھا گیا کافی اور کافی ہے کہ منصف اور دانا پر آب کا انصاف اور
 حق گوئی ظاہر و عیاں ہوئی اور اگرچہ میں نے اس جواب کو کچھ سختی آمیز
 لکھا تو بہرہ خوشی ماعدا و شک کی راہ سے ہیں بلکہ ایسی سختی آپ نے مجھ پر لازم
 کی ہے فقط فی احمہ الصاحب اگر اسے گوشہ دل میں محبت اور دوستی کی
 بات کے واسطے کچھ حکمہ ہوا اور آب الہی یا کو طعن نہ سمجھیں تو محبت کی راہ
 سے بہرہ بھی کچھ کہنے کے کہ اکمل مقدس کو حق حقیقی کی راہ سے غور و فکر
 پڑھئے اور اگر جوابوں کا کلام آپ کو فی الحال ناگوار معلوم دیتا ہے
 تو اس پر جو حاصل حضرت مسیح کا قول ہے حوی و بدستی سے متوجہ
 ہو جائے اور حد اسے دعا مانگیئے کہ آب کو حق کی طرف ہدایت کرے تو مشک
 و فضل الہی رفتہ رفتہ تمام اسفل کی مصلحت اور اسکے کجائے محض مضہوں
 آب پر بھی روشن ہو سکے اور مسیح کی شفاعت اور الوہیت کو قبول کر کے
 اور اس پر ایمان لاکر اسکی کجائے کے فضل سے متبرک ہو سکے یہی اس منہ
 حق دلی دعا اور التماس و درگاہ الہی سے اس جناب کے حق میں ہے آمین
 الرائق
 شبش فائدہ صاحب ۱۴ اگست ۱۹۵۴ء عسوی

ملک استیضات میں جس عجز و سر نہمان یا درسی فائز صاحب سے عرض
 کرتا ہے کہ اوسے کو کہیں کوئی بات سجا یا مناسب اول نہیں لکھی کہ وہ
 جس ایک جہات کی بابت استفسار کی تھیں اور نہ کہیں اوسنے ایسی طرف
 کچھ سیخوٹ ماسے لکھنے میں تقدیم کیا ان جب یا درسی صدر صاحب نے
 ما اور غیر مناسب باب کا لکھنا شروع کیا اب اوسے ہی لاچار ہو کر یکمہ سختی
 احتیاط کی چنانچہ بہت باتوں کے خطوط سے شہر محض پر خوب دوسرے ہو گئی
 ورجی ہمہ پہنچے کہ وہ عبارت مذکور جو یا درسی فائز صاحب نے سالہ مبارکہ
 کے ہم صفحہ میں لکھی ہے سزا و غیر واقع لہذا اوکے یا اس اب کوئی
 جواب نہیں ہے اسلئے ہمہ جیلہ نکال کر گفتگو کو موقوف کیا ہے یسج اب دیے سے
 عاری ہو ما اور اسکے دفع کے لئے ایک جیلہ نکال کے خط کو واپس کرنا
 استیضات میں عجز و سر نہمان بڑا اہلست سمجھا ہے گو یہ جیلہ سازی ہی یا درسی
 فائز صاحب کی یکمہ کار گر ہو گئی کہ وہ بد و انتہا اب ہی سمجھ لیگا کہ وہ صاحب
 موصوف جب سب طرف سے سزا ہوا اور اوسے کوئی جواب نہ سوجھا تو
 لاچار ہو کر اس آئین آجہا اور ایسا چھاپا جو اسیں اس صورت میں
 استیضات میں عجز و سر نہمان ہی اوس صاحب کا خط واپس کرنا ہے

لو ختم ہوں فعلاً الم حنفی محمد درم خان

اس خط کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس خط میں ملفوف کر کے ۱۶ مارچ واپس کیا اور
مراسلہ موقوف کئے اور سردا کر صاحب نے یہی یاد رہی صاحب کے اخیر خط کی
رکھ کر اصل خط کو اسے خط میں ملفوف کر کے واپس کر دیا وہ دو دو خط حاصل کئے
یہ ہیں * یاد رہی فائدہ صاحب ذکر محمد وزیر خاں صاحب سے عرصہ میں کیا
کہ میں نے اپنے خط میں اس بات کا اشارہ کیا اور اب صاف لکھتا ہوں کہ اس
صاحب سے یاد رکھنی خط قبول کرونگا نہ اور لکھ نہ کرونگا لکھو کہ صاحب سے
خبر نہ سنا سہ و رہا باند لکھنے سے دست بردار ہیں ہوئے بلکہ لکھیں و سہاں ہی
علامہ کبابیں اسکے لایں نہ تیرے کہ آمدہ اسے رسم خط کماست جاری
ہو پر زار ہے لہذا اونکا خط بے کہوٹے اور بے یٹھے واپس دیا ہوں اور کیا
مسدود بہر خط میرے پاس نہ ہیں کہ میں قبول نہ کرونگا خواہ صاحب
کے خطوط کا ضروری جواب تھا سو میرا جبر خط میں ادا ہوا ہے اور اگر وہ صاحب
جائیں کہ اور کچھ لکھیں تو لکھ کر بھیجوا دیں اور اگر جواب کے لائق ہوگا تو میں
یہی جواب لکھ کر راہ سے جواب دوں گا فقط

مرفوعہ ۱۶ اگست ۱۸۸۷ء

مادی صاحب کے انگریزی دستخط

یہ خط صاحب کا لکھنا تھا

تلو ہو تو او کو لکھ کر چھو اور دن لکھ کر سب حوائش یاد رکھنا جس کے من
 اس ہی کرنا ہوں اور انکی باتوں کا جواب لکھ کر سامعین اور ناظرین سے
 انصاف چاہنا ہوں بلکہ جواب لکھنے سے پہلے کئی مالو کا اظہار نہ کرنا معلوم
 ہو الہذا پہلے انہیں ذکر کرنا ہوں تحقیق نہ ہے کہ یاد رکھنا خفایت سے آخر خط میں
 مباحثہ کو موقوف کر کے کی وجہ نون مرقوم کرنے میں کہ کو کچھ صاحب موصوف
 (یعنی من) غیر حق اور بیجا بات الخ حال آنکہ مادر بصاحب کا یہ لکھنا خود
 سر امر عریض اور بیجا ہے کہ میں نے اس قسم کی باتیں استدلال کی ہیں
 لکھیں اور نہ کہیں طعن و تہان کے الفاظ کو رد کیا تھا ناں جب یاد رہی صاحب
 سجا اور مامعقول باتیں لکھنی شروع کیں اور معاملہ وہی اور چالاک کی سیوہ
 احتیاط کیا من نے بھی لاچار ہو کر اس امر میں کچھ لکھنا ضرور کرنا اور
 ضرورت فی الجملہ سخی احتیاط کی اور من نے دو سبب موعودہ تھا کہ کو نہ یاد رکھنا
 اس سے دھب کی باتیں کرنی تمہیر واجب و لازم کر دیں اب من یاد رکھنا
 کی غیر حق اور مامعقول باتوں میں سے کئی ایک کا ذکر کرتا ہوں اور امداد
 ہوں کہ بریل اور ندیب کے صاحبان انصاف علی الخصوص سے غنائی لوگ
 جیکے دل میں کچھ خوف خدا ہی ہو وہ سے غصب کو کنارے رکھ کر یاد رکھنا واجب

اور لکھنا ہے کہ وہ صاحب ہی اس اوستے کو بھی لا اور خط نہ لکھے اور نہ وہ اس صاحب کو کہہ لکھ سکا کہ اس صاحب نے وہ منظرہ اور علیہ اوستوں کی رسم کے خلاف کیا ہے اس سارے کو بھی پہلا آدمی اوستے کہہ لکھے ماس سے کہہ ماس کرے فقط مرقومہ، ارگست ۱۹۵۳ء تا کہ صاحب کے اگر مرقومہ

بسم الله الرحمن الرحيم

واضح ہو کہ ماری صاحب نے ایک لوح و جہ کی ماسہ مباحثہ کو موقوف کیا اور میرے خط مورخہ ۲ جولائی اور ۵ و ۶ اگست کے جواب میں ضمنیہ اسفار کیا گیا ہے کہ اب نے جو سالہ مباحثہ کے ۲ صفحہ میں بہ عمارت لکھی ہے کہ ہمارے علماء مثل گرسن صاحب اور ستولز وعدہ نے اس کے سبب ایم سچوں کو رد کیا

اور دور ملکوں سے جمع کر کے بڑی محنت و وقت سے اس کا مقابلہ کیا اور جہ ۳۷

نسخوں میں قریب مثل ہزار حروف اور الفاظ کی مہو اور غلطی یا مٹی گئی تھی

اسکی سبب مینام کتاب اور نیاں صفحہ نکال دیئے کہ اب نے کہاں سے بہ عمارت نقل

کی ہے یا وہ صاحب نے کہہ نہ لکھا بلکہ جس میں ۱۵ آئیں کو اور ایک خط بتا کیا

طالب جواب خط مورخہ ۲ جولائی مرقومہ یا وہ صاحب نے خط کو و اس کے کہ یوں

لکھ ہی کہ اگر اس صاحب کو بھی مجھے اپنے خط مرقومہ ۱۹ اگست کے جواب میں لکھنا

یاد رکھنا کہ خط مورخہ ۱۹ اگست کے جواب میں

اٹھ کر گت کو مارا رہی تو گول کی سی بات سمجھ کر اور غمگینا اور گول کی عادت
 اور انکی خلقت اور حلیہ کا مقتضا حاکم طرح دینی اور ای جھانی برتنوں کے
 جب ہو رہا تھا تب کہ باور لیا صاحب میرے اسلحہ عادی اور طبع دے
 برکھن قلم نہ ہونے اور نہاد نہ جی میں سبب کہ میں آیت دے لیا اور انکی
 نالائقی مانوں کا مھل ہو کر ان ناسخہ فی مانوں نہ راضی ہو اسواہر میں نے
 رما دہ حراب مائی اور رسم و عادت کے خلاف دوسرے خط میں میری
 ایسے کلمات لکھے جنہیں نہ ہونے پوتا تھا کہ گومان میں دہریوں کے رہ رہ رہ رہ
 اور بہت صرف ہوئے۔ یہ لکھا ملکہ اور اہل اسلام نہ سہی یہاں مادہ کر لیا کہ
 جیسا کہ ملت اسلام میں بہت لوگ تھے کہ ظاہر میں محمدی اور ماطن
 میں دہریہ ہیں علیٰ ہذا العباس جو سبھی خط میں لکھا اسے اس صاحب کا
 قلم دے دیا اور خط آخر میں نو اہنوں نے کر ملا اور نو دسہ کے حلقہ بیکر جو حود ل
 متن آیا ہے یہ سب مالکس آری میں کو اس صاحبان و حقوق صاحبان
 مالک صاحب سے داد دیا ہوں کہ تعقیب اور طرف داری سے باز آکر رہیں
 کی باتوں کو بلا حلقہ و ماس اور الصیاف آری کہ مادری صاحب کی گنتیں
 دے رہا ہے میری اور میرا میں امری کہ (دفعہ اول) جواب دے سوا ہے

لی باتوں، و بر سر می یابوں کو منرائی و تصانیف میں گولتیں اور دکھیں کہ
 کوئی پلہ بہا، نمی ہے اور درستی اور سخت کلامی کا پادھی ہم دونوں پر
 سے کوئی ہوا۔ یہ اولاً یہ کہ یاد رہنا جس نے باوصف عدم اتحاد سے
 اور مابود اسکے کہ نرسہ اور اسکے درمیان کبھی رسم مراسلت کھی نہ تھی
 و فتائے مالکانک خط کے درجہ تین جلد انگریزی کا میں برسے یا میں
 بھیجیں جنکے مصعوں نے اسکا ہسہ کالا کر لیا اور اپنی عاقبت بگاڑے اور
 اپنی قرین انگارے کھینے کے لئے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن
 مجید اور حدیث شریف کی سب کلمات نامناسب اور اہمات سجا دیں
 نابروا لکھ میں یس اب صاحبان العاف دکھیں کہ کہہ کسی بیجا بات ہے
 اور دشمنی اور سخت کلامی کہنے شروع کی ہے کہونکہ سر ظاہر ہے کہ کسی کو
 زماں سے ٹراکھنا کچھ لکھ کر اسکے پاس بھیجنا برابر ہے سو یاد رہنا
 کا ان کتابوں کو برسے یا میں کھینا منتر لے اسکے تھا کہ گونا گویا ہوں نے برسے
 سے سرور کا ثنا علیہ افضل الصلوٰۃ والتحات کی خدمت میں کسماچی او
 لے ادنی کی اس جہت سے برسے لئے مائر بلکہ واجب تھا کہ جو حاہوں
 سو کہوں اور جو کہیں آوے کہوں لکھیں میں نے پادھی صاحب کی

نقص کسی طرح یاد رضا صاحب کے کما پراگند اور مفید نہیں ہے گو کہ مقصود
 اصلی تو یہ ہے کہ جو کچھ مختصر اضافات میں لے لے گا ان مذکورہ بالا کی کتابوں
 سے نقل کئے ہیں صحیح ہیں یا غیر صحیح اگر صحیح ہیں تو یہ تو المراد اور اگر غیر صحیح ہیں
 تو یاد رہی صاحب کو ماب کر دس صرف زمان سے ثابت نہیں کرنا لانا حاصل
 محض ہے اسکے سوا میں جبران ہوں کہ یاد رہی صاحب نے کس قدر دل سے یہ
 حال کہ میں ان زمانوں سے واقف نہیں ہوں تا مدد روح القدس لے
 او بیرون کراد میں کہد ماہویرا موسیٰ اوس میں بھی سہو ہوا لیکن معلوم
 کہو ہے اور تہید ہی زبان سے فخر نہ کلمات کہنے محبوب ہیں اور مجھ کو ہرگز
 ہیں تاکہ انسی ماب زبان بر لاؤں جس سے میری علمیت اور استعداد کا
 اظہار ہو لیکن یاد رضا صاحب کی بیڑہ بولسان سب کچھ کرداتی ہیں لہذا میں
 یاد رہی صاحب کے مقابلہ میں ملا جاری کہتا ہوں کہ میں انکی عزلی راہی سے
 لاطینی اور یونانی اور عبرانی قیاس میں جہر جاتا ہوں گو کہ یاد رہی صاحب کی
 عربی دلی تو اس جمیع عام طرح میں ہزار نامی فراہم تھے مجھے اس میں
 حاضر میں حالہ کھل گئی کہ یاد رضا صاحب فران شہر کی وہ آیت خستہ کو
 نے اس کتاب میں جیسے اپنی تصنیف قرار دیتے ہیں داخل کر رکھا ہے

ان جو وہ نام کے اچے اقوال یا درمی صاحب کی سہم موہنے رو رہی اسوقت
 درست ہوتی اور اُس کا وہ طعن و تشنیع حب کا کھنڈہ تاکہ حقیقت میں لے
 اب لکھا ہوتا کہ وہ سب کتابیں ہیں لے پڑھی تھیں بلکہ میں نے تو پہلے ہی
 حب یا درمی صاحب نے ان کتابوں کے نام اور صفحات بوجھے صاف صاف
 لکھ کر بھیجا کہ میں نے فلاں فلاں کتاب سے نقل کیا۔ پھر لہذا ان اور
 اور کا ہنگامہ اور دانش وغیرہ کی کتابوں کے صفحے ملا دئے یہ اس کتابوں
 کے صفحات تھے اور یہ اس مصنف کی کتاب میں ہوا کہ ناگاہ سے نہ لکھے حالانکہ
 کتب محول الیہ کے صفحات اور جلد وغیرہ کتابیں ہر احب تمام اس کتابوں میں
 موجود تھیں مگر میں نے اس جہت سے کہ وہ کتاب میں مری نظر سے نہ گذری
 ہیں اس کے صفحات دیرہ کتابوں دہنا ایسے مشورہ کے خلاف سمجھا اگرچہ کچھ یاد
 صاحبوں کی طرح معاملہ وہی منظور ہوتی تو کون مانع ہوتا کہ میں نے کہا نہ
 لکھنے صفحوں کا نشان ملا دتا لیکن یہ طریقہ صاحبان یا درمی ہی کو مناسب
 رہے مہذب یا درمی صاحب کا یہ لکھنا کہ میں انہوں کے ہی نام نہ بتلا سکا
 ایک دروغ بے فروغ اور محض بہتیاں مرتجح ہے یس ماتی رہا یہ طعن کہ میں
 میوانی اور لاطینی اور جرمنی زبانوں سے آگاہ نہیں ہوں سوال اول تا یہ

اگر بر تار محمد ہی ہو کتابت خصوصاً اول مصنف کی کتاب نکاح حکما میں مذکور
 کتاب ہے لہذا یاد رہی کتابت کا وہ سب طعن و تسبیح محض ایک امر عوامی کتاب
 قولہ ۱۰ فقہ جہدیم اب نے اس باب میں کئی خلاف کتاب الخ اقوال اول تو یاد رہی
 صاحب کتاب بہ قار، کہ پہلے معتزلین محض سے درافت کرنے کے کو کسی مصنف کی
 کو کسی باب کی معتقد علیہ ہے اور کو کسی ہیں ایک محض قاعدہ ہے کہ اگر کتاب
 میں او سکاجاری ہو نا محملہ ایالات معلوم ہونا ہے کیونکہ ہر دین میں لاکھوں
 کتابیں لکھی گئی ہیں سو ہر کتاب کی مانتو کو جہاں سے اور ابلی ایک ایک باب کی
 اعتقاد اور عدم اعتقاد کا حال در بافت کرنے کے لئے ان کے مروج چاہئے دوم
 اگر بالفرض بہ قاعدہ تسلیم ہی کیا جاوے تو ہر شخص جس بات کو اپنی خواہش کے
 موافق دیکھیں اس کو مایکا اور جو اس کی مرضی کے خلاف ہوگی اس سے انکار کرے
 اس صورت میں ہر شخص مجتہد فقہ کا اور ممکن نہیں کہ کسی شخص کی کسی شخص پر
 تحت تمام ہو مستلزم اس قاعدہ کے جاری کرنے کے لئے بہ بھی لازم ہوگا کہ اجماعی
 ہر ماں سے واقف ہو کیونکہ ہر دین کی کتابیں مختلف زمانوں میں تصنیف ہوئی
 ہیں مثلاً کتب اسلام اردو فارسی عربی ترکی پنجاب وینو و غیرہ میں اور کتب
 صحیحہ عراقی یونانی لاطینی ایٹالیہ جرمنی فرانسیسی انگریزی و غیرہ میں تصنیف

نہ ٹھہر سکے حتیٰ کہ قاضی القضاۃ صاحب نے عن جلالتہ من الملوٹو کا اور فرما
 کہ اب عربی عبارت یہ بڑھنے صرف ترجمہ ہی پر اکتفا کیجئے کہ کوکہ لفظ کے مد
 سے معنی بدل جائے اور مادہ صاحب کو موری افرار کرنا یا کرنا کچھ معاف
 رکھئے کہ مری رمان کا قصور ہے مآسہمہ اگر مادہ صاحب کو پیر ہی عربی دانی کا دعویٰ
 ہو اور مری اس کھئے یہ کچھ عراض و سبک دیکھتے ہوں اور پھر آئینہ جامع عام
 دلوں اور اُس مجمع میں میرے سامنے کتب عربہ بڑھ جائیں اور بویا درجہ
 صاحب سے تو میں بھی اون رمانوں کی کتابیں بڑھ دوں گا یہی مانا جاتا
 سوئے جائے کسی طرح مسرتا ہیں اور صاحب کی باتوں میں اس سے
 ضرور ہیں ان کو کہ صاحب نے اس بات پر موقوف نہیں ہے کہ آدمی ساری دنیا
 کی زبانوں سے آگاہ ہو وے اور اگر مادہ صاحب کے عند میں ساری زبانوں کا
 حاسا بھی نہ پڑے تو خود ہی ذرا خد سے ڈر کر سوچیں اور گردن میں مہمہ ڈالیں
 کہ اب کس کس زبان سے آگاہ ہیں ہم کھئے ہیں کہ مادہ صاحب ترکی اور
 عربی اور کاشتک اور مسہد تک دیکھو۔ مانوں سے آگاہ ہیں ہیں بلکہ گھٹاں
 یہ ہے کہ شاید عربی بھی ہیں حارہ سبب مصنف لوگ انصاف کریں نہ مان
 دانی اور صاحب سے کمال ہے قطع نظر اس سے اکثر مری کاموں کا

متفقہ علم ہے اور کوئی نہیں بہت سوچتا ہو گا حکم تم کو جس کو سچا اور مبالغہ
 ہمارے مدد کی محنت کے مقصد ہوا اور بارہی ہی اسی ہی کہہ گئے گو کہ سچے اور
 درمی صاحب کے اس کلیہ سے پہلے ماہ لارم آتی ہے کہ کسی ملت و مذہب کا
 دینی دوسری ملت والے پر کسی طرح کا اعتراض کر سکے گا گو کہ طریق مقابل
 و سہی وقت کہیں کہ کتا ہے جسے یوحنا لہا تھا کہ پہلے ماہ ہماری متفقہ علم ہے
 ہمیں لہذا آگے بڑھ کر ہی جواب ہو گا سو اس میں صورت میں ہمارا لو کہ نقصان
 ہیں ہوا اور کسی ملک و مذہب والے کا کچھ گڑھا ہے مگر صاحبانِ ادبی
 بالنتہ حرا فی و ہر ماویٰ نظر آتی ہے کہ کو کہ اگر صاحبانِ سوسٹی کے ذہن میں
 بہت بات جم گئی تو بہر یاد رہی لوگ کوڑھی کوڑھ مارے بھونکے کیلئے ارباب
 مٹی پر گزاسات کو روانہ کھینکے گا حاصل اور پھایہ محض ہزار مار و بیہ
 چرچ کر کے کتاب میں چھپواویں اور مشینری لوگوں کو بڑی بڑی تلوہا ہیں
 نہ کر نوکر کہیں یاد رہا صاحب کے عصب کما اپنے پاؤں میں آپ کھلاڑی مٹی
 اور بے سوچے ایک باب منہ سے نکال بیٹھے اور پہلے نہ سہیجے کہ اس کہنا ہے
 ہی حق میں کا بیٹے او ما ہے اسی صاحب جو ذرا الصاف سے لو کہ اگر کوئی
 دوسرا شخص اسی نحو اور پہلو و باہت زبان پر لاتا تو کیا تم سب صاحب

دیا تو نکاحا ناہی محالات سے ہے جہاں تم قطع نظر ان سب مالوں سے ہے
 یو چیجئے تھیں کر یا درہ صاحب نے جوہراں الخی میں بہت سسی بایں ہماری کہ
 سے نفل کر کے ان پر اعتراض کیا ہے کہا کہ وہوں نے ہم عہدوں سے یو چیجئے
 تھا کہ کونسی بات تمہاری معصقہ علیہ ہے اور کس بات کو تم نہیں مانتے اور کوئی
 مصنف کی کونسی بات پر تم اعتقاد رکھے ہو اور کون سی بات پر نہیں لیکن
 یاد رہی صاحب نے اس میں کس ایس اکی سب محنت ایک محنت مفادہ ہونے
 کی وجہ سے کہ یاد مصاحب کو تھلا نا اور سمجھنا کہ کون سے مصنف کی کونسی بات ہم
 معصقہ علیہ ہے اور کونسی نہیں بہتہ اس وقت ہو گا حکم یاد رہی صاحب قرآن
 شریف کی حقیقت کے مقرر ہوں اور اکھبر صلعم کو نبی سرخنی جانیں اور
 تعصب خلاف اور تکرار بجا اور طعن اور ہتھان سے ماہرہ او تھاکر طریقہ
 جوئی برآؤن اسطرح ہندو سنیز می لوگوں کے مقابلہ میں بھی کہہ سکتے
 ہیں کہ جو کچھ ہم نے ہماری کتابوں سے نفل کر کے اس پر اعتراض کیا ہے کیا ہے
 ہم سے یو چیجئے لیا تھا کہ کون سے مصنف کی کونسی بات ہم مانتے ہیں اور کون سے
 نہیں لیکن ہر گاہ تم نے اس انہیں کہا تو تمہاری سب محنت ایک محنت مفادہ
 ہوئی ہو گی کہ یاد مصاحب کو تھلا نا اور سمجھنا کہ کون سے مصنف کی کونسی بات ہم

حاکم کہا ہے کہ میں نے اصل کی تحریف کا اقبال لکھا لی قول کہ اسے صاحب
 میں نے کہہ کیا کہ اس کی تحریف اور بعد اس کی پوری اقبال اللہ اکبر یاد رہی صاحب
 حق عجب میں ہیں میں ہزاروں ہوا کہ انکی ہا ہا کہ لکھا مر دے آنا اور ہوں نے مطلقاً تحریف
 لکھا اقبال میں لکھا اس بات سے کیا میں کہ سب کتابیں ملٹی گئی ہے شوق اول میں
 موصوف کی بات ہے کہ اس وقت ہر رما آدمی موجد دیکھے اور انہوں نے اپنے
 کانٹوں سے اقبال کی تحریف منسلک ہے یہی شوق وہم سوہم ہم ہی نہیں کہنے کہ یاد رہی
 صاحب نے یہ قبول کیا ہے کہ ہر لفظ اور ہر جملہ بدل گیا ہے اور یہ ہم ہمارا دعویٰ
 ہے اور یہ ہمیں اس کہی لکھا قطع نظر اسکے ٹری جرت ہے کہ میں نے تو یہ بات اول
 اور دوم دعوہ میں ہی لکھی تھی یہ کہنا وجہ یہی کہ یاد رہا جب اُسوف
 خاموش ہو رہے اور انکار لکھا ظاہر آیا اور صاحب بہہ سمجھے ہو گئے کہ اب اتنی
 مدت کے بعد ہمارا اقبال کرنا کو مابہ ہو گا مابہ کہ جب میں نے جو خط میں
 لکھا کہ میں ان خط کو نہیں پڑھا ہوں تب یاد رہا صاحب نے یہ خیال کر کے کہ بڑا غصہ
 ہو گا کہ جو لوگ تیرے جیسے تھے وہ ہی ہمارے اقبال سے مطلع ہو جائیں گے ایک لکھا
 اور اسے خط مورخہ ۱۶ اپریل کا مضمون میں لکھ چکا میں کہ تحریف و تغزلی اس میں
 کتابیں وغیرہ کہوں اور وہ اور لفظوں میں اور میں نہیں ہی ہوا، اصل کوئی کہنے قول یہ

بہت نہ کہنے کہ ہمہ زبان کہنا ہے اسے مانگوں گا کہ گناہ سے بڑا اور بے صاحب
 نسبت تو اب کوئی کر کہہ سکتے ہیں کہ گناہ کی مادی صاحب تو ایسے ہی نہیں بڑا
 عالم و عاقل سمجھتے ہیں کہ حلوں ہو مارتے کہ جب پادری صاحب کو اور کوئی جوان
 نہ آتا اور دیکھا کہ الزام کہا نا بڑا تو لا جا رہا ہو کہ اس حوالہ دیکر بچھا ہوا راہ
 افسوس صد افسوس سن بہت نہ سمجھتے کہ اس میں تو اور بڑا نقصان ہے تو کہ
 اور محمدی جو اسے قرآن سے ہی مرعہ فضا کھل کو غیر حق مالا وحو کہنا ہے
 الخ **اقوال** در کتب کے اس اقوال سے دربانوں لازم آتی ہیں ایک تو یہ کہ
 شاید پادری صاحب سب سے بڑا خط مورخہ و خون او بیاد تو خط مورخہ
 جو مائی کو بالکل نہیں سمجھتے اور یا یہ کہ جان بوجہ کر محض چالاکی اور مفاد پرستی
 کی راہ سے ایسا کچھ لکھتے ہیں اگر پہلی بات ہے تو بڑا غضب ہے کہ پادری صاحب
 ما و صف اسل ستودہ اور کہ کہ عبارتہ اردو کے سمجھنے میں ہی مغرور ہیں و حاجت
 کرنے اور کتابیں نوانو اگر آپے نام سے جاری کر رہے ہیں مستحق ہیں اور نہ خدا
 دے تھے ہیں نہ بندگان خدا سے شریعت ہیں اور اگر دوسری بات ہے تو
 افسوس ہے کہ پادری صاحب دیانت دار کہلا و سن اور ایسے ایسے فائن جوش
 بولیں خدا انکو شرمادے اور راہ راست دکھلا دے تو کہ سیوم جناب

اسی جلد کے صفحہ ۳۳۲ میں مذکور ہے کہ الحاقات کے ساتھ ساتھ کرسٹ کے بعد یہ ہے
 کہ اسے ہی بہت سے الحاق حوالوں کے اعمال میں ہوسے ہیں جو صحیح کرنے کے حوال
 سے وقوع میں آئے ہیں یہی صفحہ میں لوں کہتا ہے کہ قصداً تو یہ ان لوگوں نے
 یہی کی ہے جو دندار کہلا سکتے اور بعد اسکے وہی تحریف ہر چیز دستانی اور معقول
 تشریحی ہستی اس وجہ سے کہ انہوں نے مفقود کو تادم ہو ماحول کی اعتبار اضافت اس
 مسئلہ پر غائد ہوئے ہوں انہوں نے اس اور مرتفع ہوں ٹالنا اگر کرسٹ لاج نے دریں
 ۳۳۲ باب ۲ میں سے یہ عبارت ماکہ جو غنی لکھا تھا اور اب دوسرے کہ اوہوں
 نے مرے کرسٹ الہامی ہائے اور مرے لباس پر بڑے ذرا الحاقی مانا ہے اور
 ۳۳۲ باب ۱۱ میں کہتے ہیں کہ یہ عبارت کہ نہیں اور جو کچھ اٹھیں ہے وہ
 کی ہی الحاقی قرار دیکر خارج سمجھی ہے چنانچہ ان دونوں الحاقوں کا حال ان
 صاحب نے اپنی دوسری جلد کے صفحہ ۳۳۲ اور ۳۳۳ میں لکھا ہے علاوہ اسکے
 جسٹس سنبھارا گشتاں اور کرنر اسٹم وغیرہ نہ ہو دیوں کو عہد عتیق میں
 تحریف کرنا ارام لکھا ہے چنانچہ ان لوگوں کے اقوال مبہم کہ پہلے حصہ اور
 اعجاز حبسوی میں منقول ہو چکے ہیں اور یاد رہے صاحب کو یہی حل نہیں سنا
 گئے تھے پس اس میں جو چہا ہوں کہ تحریف کے ثبوت کے لئے اور کتنا عجیب

علماء اور محدثین میں سے کسی کے کسی بات کہی الخ احوال یاد رہا صاحب
 نے جواب الٹا دیا کہ اسے میں حرام نہیں کہ اسکی کنا دھبہ ہے حرام کے
 اور کوئی مانہ ویاس میں نہیں آتی کہ یاد رہا صاحب ابیہ علماء کی کنا لون
 سے ناواقف تھے ہیں اور کبھی ان کے یہ نہ مفسرین اور محدثین کی کنا میں
 نہیں دیکھیں یہ ہم قاسم بنوفا ہر صحیح نہیں ہے کہ کو کہ مادر سی لوگ لو اسکی کم
 کی روٹی کہ اسے نہیں اس کا کہ صلی کے لئے راب دن السی ہی کہ اس دیکھا ہوا
 کرتے ہیں یہ ہم کہ کو کہ جو کہ اسے کہ ابی دنی کنا لون کے مضمون سے مطلقاً
 آگاہ رہوں مگر ہم کہ معاملہ دے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں سو ہم آگاہ ہوت
 لو لانا اس کے سامنے جل سکنا جو اسکی حوا و ساد سے واقف ہو لہذا یاد رہا صاحب
 کی نسبی خاطر کے لئے میں دو چار قول اس علماء معتمد کے جن کا ذکر یاد رہا
 نے اسے خط میں لکھا ہے اور جبکہ احوال ان کے سرو تک بہت ہی مستند اور معتبر ہیں لکن اس کے
 مارکن صاحب جلد اول کے صفحہ ۶۸ میں نورب کی پاست ہون لکھتا ہے کہ الحاق
 کے باب میں ہم قول کیا جاوے کہ نورب بن السی قرے (یعنی الحاق)
 نو جو وہ بن یہ جو دوسری جلد کے صفحہ ۶۸ میں ہم لکھتا ہے کہ عراقی سن میں
 عرف مقامات تھے قرے ہیں یعنی صرف وہی ہیں جن میں ہم پہلے ذکر کر چکے اور

جو سارے لون کو تحریف کا الزام لگا ماسہ سو وہ الزام سیم دیون کو دیا جا چھ
 اور ساروں کی عبارت اصل ہے چنانچہ اسکا حال مارن صاحب نے حلد
 دوسری کہ ص ۱۴۱ میں لکھا ہے اور کتاب مموئل کے ۱۱۱ اسکے درس ۱۲
 اس تک ۳۳ دروسوں کو کہی کتاب الحاقی اور قابل الافراج سمجھ کر کتاب ہے
 کہ جب ہمارے ترجمہ کی سحر کر بھیج کجا دے تو ان دروس کو نہ داخل کرنا چاہیے چنانچہ ٹپ
 فارسی حلد اول کے صفحہ ۳۳ میں ذکر کیا ہے اور اس طرح جہاں عراقی اور ساری
 میں ذوں میں وہاں کیسی کتاب لے کر سامری کو ترجیح دی ہے اور عراقی کو تحریف
 ماعط کہا ہے چنانچہ ایسا کہ یہ بیان اعجاز عبوسی میں لکھا گیا ہے اور بسبب ساری نے
 صاحب عہد عین میں تصحیح کی ہے سکا جی چا اسکی کتاب میں کچھ اشیاء کہنے مقامات الحاقی
 قرار دئے ہیں اور کئی جگہ تحریف کا مفہوم ہے مثلاً درس ۳۴ و ۳۵ اب ۲۶
 کتاب گسی اور درس ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ اب ۲۳ کتاب توسع اور درس ۱۱ اب ۲۴
 کتاب قضاہ اور درس ۱۲ اب ۲۵ کتاب اول مموئل اور درس ۱۳ اب ۲۶
 کتاب ۲ مموئل وغیرہ کو تحریف کہا ہے بعد درس ۱۲ اب ۲۳ اور درس ۱۴ اب ۲۷
 اب ۱۰ اور درس ۱۵ اب ۲۸ کتاب توسع اور درس ۱۶ اب ۲۹ اب ۱۰ اب ۲۹
 کتاب قضاہ کو الحاقی مانا ہے اب جاسے غور ہے کہ جن لوگوں کو بادر لکھا ہے

قولہ ملکہ اسکے برعکس سب کے سب اسباب پر مشتمل ہیں الی قولہ خاصۃ ملاحظہ
 کے وقت کہ اس باغ اور کئی کاٹ اور مزید صاحب کی گواہی اسباب سے ہے
 من آب کو سنائی گئی اقول سبحان اللہ یاد رہا صاحب طرح طرح کے ادب
 ہی خوب سمجھے ہیں یہاں ہوں در حال کہ تار صاحب ذکر لساخ و عہدہ اسباب
 کے مفہوم کہ ان کتاوون میں تخریف ہوئی ہے اور اس میں الحاق ہی موجود
 میں حالہ اسکے قول ہی اور پر گزرتے ہیں اور ہر لون کہیں کہ اس میں کچھ بعض
 نہیں ہوا تو کہنے او کی یہ گواہی کہ کتا سنوائی کے قابل ہوگی خصوصاً ہم لوگوں پر
 نہ اس کے قول میں الزام نقل کرے میں کہ مل ہو سکتی ہے علاوہ میں یہ
 ہے کہ کئی کاٹ نے تو عہدہ سنو کے بعد فی نسخوں کا مضاف کیا تھا عہدہ درہ کا
 جس عہدہ مدکی بابت گواہی کہنے کا کیا موقع بنا ڈالا یاد رہا صاحب اس
 تاب کا نام اور صفی تو بتلاوین جہاں کئی کاٹ نے عہدہ مدکی ماس مدکورہ
 واپس دی ہے اور اس جہت سے کہ یاد رہا نے کئی کاٹ کو معتد علیہ کہ
 اپنے خط میں اس کا ذکر کیا ہے ضرور پڑا کہ میں اسکے دو چار تو باجوہ اسنے
 مدعین کے ماس میں لکھے ہیں نقل کروں ذرا یاد رہا صاحب اس میں الزام
 لی نظر سے ملاحظہ کریں اولاً تو کئی کاٹ یہ گنتا ہے کہ حق تعالیٰ میں نے

نرا مستند سمجھتے ہیں اور جسکے کھود سے نہیں بھولتے ہیں اور اپنے خط میں
 ہی اہسن لوگوں کے احوال سے دلیل چاہے ہیں انہوں نے کہا لکھا ہے اور
 یاد رہنا جب کی کسی حرا کھودی اس سبب ہی اگر یاد رہنا حب و ملی ہوتی ہیں
 کہتے حرا میں اور سحر لکھ کو نہ ماس تو یہ یاد رہنا حب کے انصاف اور وہاں
 کی دلیل ہے حرا چاہا انہوں نے اپنے ذہن میں سحر لکھ کس جنر کو سمجھ رہا ہے جو
 ایسی بات مارا کہے جاتے ہیں اور جو یاد رہنا حب کے مارن کی دوسری جلد
 کے پہلے حصہ کے نیسے ماب کی نیسری فعل کی پہلی دفعہ کا حوالہ دیا ہے سحر
 نسخہ مطبوعہ سنہ ۱۸۲۲ء میں جولڈن میں نیسری دھیمہ جہا ہے اسی فعل کا
 بتہ ہی ہمیں ہے بلکہ اس ماب میں صرف دو ہی فصلیں ہیں حکو اگر سری
 میں سبکس کہتے ہیں نہیں معلوم یاد رہنا حب سے اسی فائن غلطی
 کو کر سوتی یہ تو نفس نہیں آتا کہ یاد رہنا حب اب اس طرح جہوٹ لوں
 جو کس طرح ہی غنی نہ رہ سکے اور ایک گنڈہ یہ جہوٹ کے لیکن شاید یہ سہو غلطی
 اب لکھ دیا ہے جس اگلی عادت ہے عوام الناس کو مغالطہ میں ڈالنے کے
 لئے جال سمجھا یہ کہ کف اگر یاد رہنا کے پاس اسکا کوئی ثبوت ہو تو نہیں کریں
 منصف لوگ خود انصاف کر لیں کہ قولہ بان میں ویر یونس رد لکھی

اسے بیان اور ہمارے بیان کی کتابوں سے کچھ خبر نہیں رکھتے ماباوجود
 رکھنے کے محض جالاکے سے مخالفت دیا جاتے ہیں **قولہ** اور یہ کہ اب کہے ہیں
 داخل میں اختلاف عبارت اسے بہت تھیں کہ ماحرم ہیں کہہ سکتے کہ کوئی
 مصنف کی عبارت سے اور کوئی کسی حرف سو بہ حرف اب ہی کا قول ہے
 اور **س** الخ **اقول** معاصروں نے اہماف کیجئے کہ جب ویرویس ریڈنگ کے
 بہ معنی تھے چکے جو اور ریڈنگ ہیں معنی اور ہی ویرویس ریڈنگ کے حد تک
 نسخوں میں ڈیرہ لاکھ نشان دے گئے ہیں جیسا کہ آگے بیان ہو گا اور
 ہمیں ہے مثل میرا تو بار لکھا ہے ہے اقبال کر لے ہیں تو کہے ہیں
 جو لکھا تھا کہ کتب مقدسہ میں ایسے اختلاف عبارت کے ہیں کہ زمین بھیا نہیں
 معلوم ہو سکتا کہ اوہیں سے کوئی اصل مصنف کی عبارت ہے اور باقی تحریف
 نہ کیا خلاف کیا کہو کہ میں نے تو وہی بات کہی تھی جو ان کے مابین اور بیچ
 صاحب کہتے ہیں پس اپنی کتابوں سے خبر نہ لکھا ماباوصف خبر رکھنے کے ایک
 خلاف بیان کرنا اور میری حق باتوں کو جھٹلا کے درست اور سچے کلامی
 (۱) کسی لغو حرکت ہے اب مصنف لوگ ملاحظہ فرما دیں کہ کس کا قول محض ہے
 اور کمال عزو اور موقوف ہے **قولہ** (وضع ہمارے) آپ نے بار بار لکھا کہ میں نے

ذرا ہی شہرہ رہے نہ سب کو اختلاف عبارت کہیں کے مگر صریح معلوم
 ہو کہ یہاں کاتب نے جو ٹکڑا لکھا ہے نہ اس سے غلط ہے کچھ کہیں کے انتہائی
 ویرانہ لکھی ہیں ویرانہ عبارتیں عہد جدید کے اس دور میں لکھی
 ماوس اور انہیں سے ہم ہزار نو بادرتی صاحب ہی نہ کہ کسی اور
 اسکے عہد کے کاتبوں کا قوائم تر لفظی ہی محو طہر کو پہلا کہتے ہیں کہ یہی اصل
 باد اصحاب الیہ اختلاف عبارت کو قبول کر کے ستر لفظ سے انکار کرنے میں ذرا
 عداوت و دشمنی کا نام ہے اور انصاف کی کہوں گے کہ ان کے مارنے
 میں جو ایسے اختلاف عبارت کو اختلاف قرات کے ساتھ مناسبت دیتے
 ہیں ان اگر اختلاف قرات ایسے ہوں کہ صرف ایک ہی عبارت اللہ تعالیٰ کے
 سے مانا ہوئی اور انھیں صحت ہے تو ایک ہی طرح پڑتا ہو تا اور بعد انھیں کے
 وگہ ایسی طرف سے عبارتیں گڑہ گڑہ کر کے ان میں داخل کرتے اور قرات کا قوائم لفظی
 ہی ہوتا اور یہ ہم ہی نہ معلوم ہو سکتا کہ انہیں سے قرات کی اصل عبارت کو
 ہے اور لوگوں کی کون سی توابتہ اور سی صاحب کا کہنا درست ہو تا لیکن
 ایسی بات نہیں ہے بلکہ قرات کی ساتون قراتیں انھیں سے ہوتا تر مقبول
 بن لو بہر کیا جائے اعتراض سے بیس معلوم ہوتا ہے کہ باتوں پاور صاحب

ہاں الم ہاں ہاں کا مہرہ "عرب و قوم انکی راستہ یابی یہ ہے کہ اس اس
 نور سے غلط ہو، بل انہی آں صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے
 کہ آں سے (اور کالوس) اوپر سے اور گرو شمس (اور لکھا کہ اوپر سے)
 اور سہلہ اور سنا اور زور سے اور ہاں اور مال سے اور کالوس اور
 اور مصلحت چکا دکر وہ لکھا ہے اور گرو شمس اور زور سے اور ہاں اور
 مال سے اور سنا اور زور سے اور ہاں اور مال سے اور کالوس اور
 کہ گریز اسٹم اور تہو فلکت اور لوس کی شرج میں جہوں کے اس
 فی سرج لکھی ہے یہ ہفتہ در سن نقل ہوئے نہ انکی مزج کی گئی ہے اور وہ در سن
 غیر موسس اور تر تو لیا لوس کے حوالوں سن ہی نہیں ہیں گو اہوں نے
 عفت اور زنا کی مابت بہت کچھ لکھا ہے اور اسی لئے نقل کر کے کاٹر موقع
 رکھتے تھے اگر ہمہ در سن اوکے لکھا نہیں موجود ہو لے لکھا ہے اور
 ایک طرف ہوں تو بادی صاحب مابرض کریں کہ ہاں صاحب اہا اور
 کا حافی سکے کہ کہ اہر کہہ شنبہ ہے تو نہ لکھا کہ بندہ اسی کے فاعل ہو گا شوم
 یا دہی صاحب کی راستہ یابی یہ ہے کہ کہتے ہیں لہاں آماں یا سوا سے
 سنہ ہے کہ بعض نسخوں میں ہاں ہی گشتین اور بعض میں نہیں اور ان کے

قبل کی یہ کیفیت ماحول پر مبنی ہے، الخ اقول سجاد اللہ
 صاحب کما خود تو دیکھ کر کہ یہین شاید خوشی ہو، مگر وہ اس کے خلاف
 و تحریف کو قبول کر لیا، اگر اس کا اس وقت کے قوائیہ کو یاد رکھنا
 اس میں اس کی نسبت سمجھائی گئی ہے کہ یہودیوں نے یہودیوں کو یہودیوں
 یا جلد بھول گئے اور وہ اس کے خلاف، اولاً تو یہودیوں کو یاد رکھا
 نے الی فی مآل اور ابسی ہی رہا، اس کے حکم تحریف کا اقبال کر لیا، یہودیوں سے
 ریگے اگر ایسا ہی سمجھو تو خدا حافظ اور یہودیوں کو یاد رکھنا
 یہودیوں کے یہی رنگ کے سوا اور کوئی دلیل نہیں ہوئی سو مانا ہو اگر
 یہ صحیح ہی ہو تا ہم یاد رکھنا کہ اس کے مطالب حاصل نہیں ہو، اگر کوئی کہہ
 یہ رنگ کا ہونا عین تحریف ہے اور یہودیوں کی طرف سے اس کے خلاف ہے
 جو کہ ہم تحریف دیکھتے ہیں اس کو یاد رکھنا کہ وہ یہودیوں کے یہی رنگ کے
 بنا ہے اس کا حال اس کے اس کے مافیہ کہ یاد رکھنا کہ جو کہہ ہیں کہ چار
 شنبہ ہیں اور ان کے سوا اس کے اور نہیں ہیں سو یہ یہ جس کا جو کہی بلا دلیل
 و بس کہ یہی رنگ الی تو اس میں کیا فی انکی بہرہ ہے، یہی ہندو اتوں کا شان
 ہے ہیں اور آپ ہی ان کو جانتے ہیں خدا جانتے ہیں ان کی ہوش کی ہیں

در شایع کام سمی لکھا ہے مگر من نے خوفِ نقول سے یہاں چھوڑ دیا جب کو
 چھوڑ دیکھنا پارس صاحب کی کتاب میں دیکھ لے با اعجاز عیسوی من کہ وہاں
 علی عمارت ترجمہ کی گئی ہے اور درس ۱۳ باب ۶ ص ۶۱ من یہ عمارت کو کہ
 مادہ ثابت اور دینہ اور صلاالہتم نہ میرا ہے اور درس ۹۹ باب ۱۰ جو حسن
 یہ عمارت کہ آنکھ پہ ہو کر ادویں صلاکما الی فی مالی کئی ہے حنائیہ رسکا حال
 اغار عیسوی کے ۴۴ صفحہ من تفصیلاً بیاں ہوا ہے بس اب مادہ تھا
 کا یہ فرمایا کہ اُن آیات کے سوا جنکا اُنہوں نے نشان دیا اور آئین مشتبہ
 ہیں وہ بن کب العواد پر بجا ٹھہرا اور میرے کچھ کو غلط کہنا کیا غلط ہو گیا
 ٹھونکنے کو کئی آئین الی فی ثامت ہو گئیں اور یہ جو یاد رہا جب کچھ
 ہیں کہ وہ آئین جنکا کھون نے نشان دیا اسلئے مشتبہ ہیں کہ وہ آیات
 سب قدیم نسخوں من ہیں یا سب گئی ہیں سو من کہتا ہوں کہ اگر پوری
 صاحب کے نزدیک سب قدیم نسخوں میں آیات کا نہ پایا جائے موجب شبہ
 ہے تو البسی آئین نو بھتری اور سبھی من جو اگلے نسخوں میں نہیں مائی
 گئیں مثلاً درس ۱۱ باب ۲۳ لوقا کا کوڈ کس الکندر یا نوں اور کرپوں
 اور استغنی اور ترجمہ کا ٹینگ اور سبھی دک اور پڑانے آٹا لک کے

سوا اور اسی میں ہیں حال آنکہ اسی آئین کو پتہ ہی نہیں
 چنانچہ مشتبہ نمونہ از خروار کے کھنڈرات کا ذکر کیا جاتا ہے مثلاً
 درس ۳۵ باب ۲ میں منیٰ تاکہ جو سی نے کہا تھا پورا ہو کر انہوں نے میرے
 کپڑے آپ میں باندھے اور میرے لباس کے لئے رقمہ والا الحاقی نام لکھا ہے ہر
 صاحب و دوسری جلد کے صفحہ ۳۳ و ۳۴ میں لکھا ہے کہ یہ عبارت ۱۶۱
 نوالی نسخوں میں اور ترجمہ سرملانی اور کایٹنگ اور سہی ڈک اور اتھو پک
 اور روسی کے تمام خطی نسخوں میں نہیں پائی جاتی اور کراچی اسٹیم اور پریس
 اور یو پی پریس اور کھوٹکات اور آرکس اور راج پور پریس کے برابر مندرجہ
 اور گستان اور جون کوئس کے حوالوں میں ہی یہ عبارت نہیں ملے گی
 جو اسکو ملائمہ ساحتہ سمجھ کر چھوڑا خوب کسا پھر درس ۲۸ باب ۱۰ نامہ اول
 گیریتوں کی اس قدر عبارت کہ زمین اور اُسکی آبادی خداوند کی رحمت
 مانی گئی ہے ذرا سنئے وہی مارن صاحب جلد ۲ کے صفحہ ۳۴ میں لکھا ہے کہ یہ
 عبارت کوڈکس الکندر بانوس اور واجی کانوس اور آؤر بارہ نسخوں میں
 اور کئی ترجموں اور ہندوستان کے نسخوں کے حوالوں میں نہیں پائی جاتی اگر سب باخ نے
 اسکو متن سے خارج کیا ہے فقہی ترجمہ کہ مارن صاحب نے ان سب ترجموں

ہوں کہ یاد رکھنا کہ عقل پر کیا پردہ پہلے لگا ہے جو کہتے ہیں کہ ان آباؤ کے مسئلہ
 ہوئے تہ کسی مسئلہ میں عورتیں شاکہ یا در لکھا ہے نہیں دیکھتے کہ ماں
 لوحا کے مدرس ۱ سے ما ۱۱ کے غیر صحیح ہوئے سے کسی ایک شاکہ مسئلہ انٹ
 لیا کہ ان ورسون میں آؤ میں زائدہ عورت کا قصہ مذکور ہے جسکو
 عہود نے حضرت عیسیٰ کے سامنے لا کر کہا کہ یہ عین حالت میں بکری گئی
 ہے اور ہمکو موسیٰ نے نورس میں حکم دیا ہے کہ انسی کو سنگ کر بن
 ستم کیا گئے ہو پس اسیر حضرت عیسیٰ نے انسی ایک وجہ نکالی جس
 وہ حد اسیر جاری نہ ہوئی پس اس قصہ کے غیر صحیح ہوئے سے عیسا
 کے اوپر چاہیے کہ خدنا جاری ہو یا اگر اس حکم موسیٰ کو منسوخ
 نہیں تو اللہ ایک خد ہوگا لیکن اسکو اسطے انجیل یا تورات میں نسخ ثابت کرنا
 اس کے ذمہ ہوگا علاوہ اسکے بہرہ ورس نورس کے خوف ہوئے کے لئے
 ہم معقول دلیل ہیں کہ ان آتوں میں آیہ رجم کا ذکر ہے جو اس وقت
 ورت میں موجود تھی ورنہ وہ حضرت عیسیٰ سے کیونکر کہہ سکتے تھے کہ موسیٰ نے
 ورت میں ایسا حکم کیا ہے یا اب وہ حکم بالکل منقود ہے لہذا معلوم ہوا
 یہ اس مقام میں یہودوں نے حضرت عیسیٰ کے بعد تخریف کی ہے اور

نسخہ اسلکس میں جن میں حصہ اور درسیں ۲۶ باب ۹ مرتب ہیں
 کوڈکس واطیکالوس نمبر ۱۲۰۹ اور کوڈکس ہستی اور واطیکالوس
 بکریم ۵۳ اور سات اور نسخوں میں اور ترجمہ کاوشک اور ایک نسخہ میں
 امثالک یہ ہیں ہے اور آئیے تھو ملک نہ چھوڑا ۵۳ اور درسیں ۳۳
 متی کا کوڈکس سری میں نہیں ۵۳ اور درسیں ۳۳ باب ۲۲ لوقا کا
 کوڈکس اسکندر مانوس اور بعض اور نسخوں میں چھوڑا گیا ہے کہ کوڈکس
 نو مدارن نہ وتر کا مسیح کو قوت دنا مسیح کی الوہیت کے خلاف ۵۳ اور
 بعض نسخوں میں اور کلیمنس اسکندر یا مانوس اور آریجی اور بونیسی
 کے حوالوں میں ۵۳ باب ۶ متی کے بعد چھ عبارت نہ اید سے بڑی حیرت
 نہ ہونہ ہو اور چھوٹی چیزیں ہی ہیں ۵۳ و بجا و نیکی آسمانی جزین
 ڈیونڈ ہوا در متی جہ میں ہی نہ کو عطا ہوگی چنانچہ پادری صاحب کے شری
 معتبر تارت صاحب کے ایہی جلد دوسری کے صفحہ ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲
 ۳۳ میں اسکا ذکر کیا ہے قولہ اور فرض کر س کہ فی الحقیقت جبر صیح ہو
 تو سچی اس کے مضمون سے ظاہر ہے کہ اس کے غیر صحیح ہونے کے سبب نہ افضل کی
 وہی تسلیم نہ کوئی حکم نہ کوئی گزارش بدل گئی ہے اقول میں حیران

مذکور اور مستور ہے اقول واہ واہ یاد رہا جب نے یہ تو خوب ہی کہا جو
 اس لکھا کہ جس سے ہم ویرلوں میں زندگی کا کچھ حال لکھیں ہر جگہ ہم نوکی
 نہ نہ سے اسکو دیکھتے اور پڑھتے ہیں پراسکا اعلان و اظہار بحالات
 جہ و جہ مستحق یہ معلوم ہوتا تھا اسلئے اس سے اغما میں کتنا ہوا اور کچھ
 اکابر خیال تو یہ تھا کہ شاید یہ محل ذکر کرے سے لوگ ہمارے اس کہتے اور لکھتے
 کو نقص بر محول کر دیں گے لیکن اب کہ یاد رہا جب نے ہمارے صاحب کا حال
 کہا تو مٹا سبب معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ یاد رہا جب نے اپنی کتاب کی دوسری
 جلد میں ویرلوں میں زندگی کی بابت لکھا ہے اسکا ذکر کر دیں لیکن اس سے
 پہلے ایک باب کا اظہار کرنا بہت مناسب معلوم ہوا اسلئے اس سے پہلے ذکر کر رہے ہیں
 اور وہ یہ ہے کہ یاد رہا جب نے ویرلوں میں زندگی کے سان کی حکایت اور اس جلد
 کے باخو ن باب میں نشان دی ہے حال آنکہ ہمارے نسخہ مطبوع ۱۲۲۲ء
 میں اس باب میں انکا کچھ ذکر نہیں ہوا البتہ ہمارے صاحب نے اس جلد
 کے ابھوس باب میں ویرلوں میں زندگی کی بابت خوب لکھا ہے حاتمہ اور
 ملا صدقہ نقل کیا جاتا ہے سو صاحب ہمارے ویرلوں میں زندگی کے
 قریح کے لئے حاتمہ کے میں اول سبب علت اور سہو کا م اور یہ کہ

مقام جبر سامنے ہے کہ باوجودیکہ میں نے اسینہ یونہی خط میں اسی مسئلہ کے ساتھ
دوسری اور بھی لکھ دیے مگر یاد رہے صاحب او کو بہت کم کر گئے اور ان کے جواب
میں کان بھی نہ ملائے اور جو یاد رہے صاحب مار مار بہہ لکھے ہیں کہ تم کو ہمارا
علماء کی گواہی مانی واجب و لازم ہوتی تو ہم کہتے ہیں کہ اگر ماوراء صاحب کے
نزدیک بھی مات مسلم ہے کہ شخص معترض جب ذریعہ مقابلہ کے مصنف
یا کسی کتاب سے کوئی بات الزاماً ذکر کرے تو اسکو ہم بھی لازم ہے
کہ اسکی سب باتوں کو مانے تو اس صور میں یاد رہے صاحب کے لئے بڑی
مشکل ہوگی کہونکہ انھوں نے بھی قرآن شریف اور تفسیر و حدیث کی
کتابوں سے بہت کچھ الزاماً نقل کیا ہے حالانکہ قرآن شریف اور سب
مفسرین اور محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص جناب سالن تاب
صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق نہ مانے وہ کافر ہے اور اسکا ٹھکانا دوزخ
کتاب مقدس یہود و نصاریٰ کی محرف اور ان کے احکام منسوخ ہیں
ثلیث باطل اور صلیب کا عقیدہ جیسا ہے قولہ جناب نے کہ واسطے اس
تفصیل اور بیان پر طالع کیا جو بارن صاحب کی ۲ جلد کے پہلے حصہ کے
پانچویں باب میں الی قولہ ویر یوس ریدنگ کے بیان میں مفصل

نقصان خود نسخہ کا جس سے فعل کی گئی اور وہ بھی کئی طور پر ہے اولاً یہ کہ
حرکات اور سوسہ حروف کے اوڑھ گئے اور محو ہو گئے ثانیاً وہی حرکات اور
سوسہ جو صحیح کے دوسری طرف سے یہوٹ کر اس صفحہ کے حروف کے
ساتھ مل گئے کہ اسکا جو صحیح گئے ثالثاً یہ کہ کوئی فرق کسی جہ
میں جھوٹ گمارا کہ اس کے حاشیہ میں سے ان لکھ دیا سو اس سے
دوسرے لکھے واسطے کو غلطی ہوئی اور معلوم نہ ہوا کہ اس عبارت حاشیہ
کہاں داخل کرے تیسرا سبب اختلاف کا یہ بھی ہے اور اصلاح
اور یہ بھی کئی صورت یہ ہوئی اول یہ کہ کاتب نے کسی عبارت کو جو حقیقت
میں نام نہ تھی یا قس سہما مطلب کے سمجھے میں غلطی کی یا حال کیا کہ
اس عبارت میں قاعدہ کی غلطی ہے حالانکہ وہ خود غلطی نہ تھا یا وہ قاعدہ
کی غلطی تھی کہ وہ صحیح کرنا ہے حقیقت میں مصنف ہی سے واقع ہوئی
وہ ہم بعض محقق کاتبوں نے صرف قاعدہ کی غلطی درست نہیں کی بلکہ
عبارت غلط کو صحیح کیا یا فصول العطلون بالفاظ مترادف کو جگانا
اور کو نہ معلوم ہوا حذف کر ڈالا اور اوڑھ دیا سیوہم سے نیا دہشت
یہ ہوئی ہے کہ مقابل مقرون کو بکان کہا اور اس طرح کافراً بخلون نہیں

اس عبارت میں غلطی ہے
کی غلطی تھی کہ وہ صحیح کرنا
ہے حقیقت میں مصنف ہی سے واقع
ہوئی وہ ہم بعض محقق کاتبوں
نے صرف قاعدہ کی غلطی درست
نہیں کی بلکہ عبارت غلط کو
صحیح کیا یا فصول العطلون
بالفاظ مترادف کو جگانا
اور کو نہ معلوم ہوا حذف کر
ڈالا اور اوڑھ دیا سیوہم سے
نیا دہشت یہ ہوئی ہے کہ مقابل
مقرون کو بکان کہا اور اس
طرح کافراً بخلون نہیں

وچہم سے ہو سکتا ہے پہلی وجہ یہ کہ لکھانے والے نے خود کچھ کاکہہ بٹا یا بالکے والے
 نے بٹانے والے کی بات نہ سمجھ کر کچھ کاکہہ لکھ دیا دوسری وجہ یہ کہ
 عراقی اور رومانی حروف نام نہاد ہیں اب کی عوض سہواً دوسرا لکھا
 گیا تیسری وجہ یہ کہ کاتب نے اعراب کو لکھ سچا لکھ کر حیر لکھنا تھا اسکو
 حرف کا خرد مانا با اصل مطلب سمجھ کر عبارت بنادی اور لون غلطی کی چوٹی
 وجہ یہ کہ کاتب کس سے کہیں لکھ گیا اور جب مطلع ہوا تو سخاۃ کہ جھیل
 پس تھاں سے چھوڑ دیا تھا پھر وہیں سے لکھا شروع کیا اور جو عبارت کہ
 لکھ چکا تھا وہ سکو ہی رہے دیا یا پنجویں وجہ یہ کہ کاتب نے کچھ چھوڑ دیا
 اور بعد کچھ لکھنے کے خیال آیا تو اس جہتی ہوئی عبارت کو لکھ لیا پس اس وقت
 میں ایک جگہ کی عبارت دوسری جگہ جا ملی چھٹی وجہ یہ کہ کاتب
 کی نظر چونکہ ایک سطر سے دوسری سطر پر جا پڑی پس کچھ عبارت رھ گئی
 ساتویں وجہ یہ کہ کاتب نے الفاظ مختلف اور کوتاہ کو کچھ کاکہہ سمجھ کر
 لفظ لکھ دیا اور اس طرح غلطی ہوئی آٹھویں وجہ یہ کہ جہالت یا غفلت
 کی دیرپس ریڈنگ کے وقوع کا اثر منفی و منہج ہوئی ہے کہ انہوں نے
 حاشیہ یا تفسیر کو جزو متن سمجھ کر داخل کر لیا دوسرا سبب اختلاف کا

ذکر ویر ہو چکا اور دریں ۱۱ ابجد متی میں ہم الفاظ مثل اسکے کہ وہ ہم
 نسبت مولیٰ اور دریں ۲۲ میں لفظ او مسکا ہو گا بعض نسخوں میں
 مقصد اچھوڑے گئے ہیں تاکہ حضرت مریم کی ہمت کی دوسری برسی میں
 پڑے اور دریں ۵۱ ابجد مائے اول کہنتیوں میں بجائے مارو گارہ سا
 گئے ہیں تاکہ لوہوس پر جھوٹ کا الزام عاید نہ ہوئے یا دیکھو کہ یہود اس
 مرچکا سہا اور دریں ۳۱ ابجد ۱۳۱ مرقس میں کچھ لفظ جھوڑ دیئے گئے
 اور بعض مرشدوں نے یہی ادب الفاظ کو روکنا ہے کہ انکو بہر حال کہا
 کہ وہ لفظ اس میں عرق کے موید تھے اور دریں ۳۵ ابجد اول لوقا
 کچھ لفظ سریانی اور فارسی و عربی اور ہندی اور آؤ ترجموں کے
 نسخوں میں بہت سے مرشدوں کے حوالوں میں فرقہ ٹولکینس کے مقابل
 میں پڑاتے گئے کیونکہ وہ فرقہ حضرت عیسیٰ کے دو صفوں کے ساتھ
 ہونے کا مسکر تھا ایسا اب ناظرین اصناف کریں اور دیکھیں کہ عبارت قوی
 بالاکا رو سے کوئی وقفہ تحریف ہونے میں باقی نہ آیا ہیں ظاہر و آشکار
 ہے کہ تحریف کی جتنی صورتیں دہم و قناس میں گذرنی ہیں یارن ہوا جس
 نے سب کا بیان کر دیا اور ہر طرح کی مثالیں ذکر کر کے یہ بات نبوت میں

حضور صا ہوا اور پلوئس کے ناموں میں اس کے سبب اکثر الحاق ہوا تاکہ عہد میں
 سے جو واسطے او سنے دیئے ہیں سینوا جٹ کے موافق ہوں چہاں ہم
 بعض محققین نے عہد حد کو دلگت (یعنی لاطینی) ترجمہ کے موافق بنادیا
 چوتھا سبب اختلاف عبارت کا قصد اس تحریف ہے جو کسی نے ایسے مطلب
 کے لئے کی ہو دسے عام اس سے کہ تحریف کرنے والا دیندار ہو یا بدعتی اور یہ
 بدعتوں میں مار سون سے زیادہ کسی پر تحریف کا الزام نہیں دیا گیا ہے اور
 یہ کوئی اسی حرکت یا شبہ کے ساتھ اس سے زیادہ ملامت کا مستحق رہتا
 سو اس کے بہرہ ہی تحقیق بات ہے کہ بعض تحریفات قصدی اور نلوگون
 نے کی ہیں جو دیندار کھلا تھے اور بعد ان کے وہی تحریفات سرخ و بھائی تھے
 تاکہ مسئلہ مقبول کی تائید ہو یا جو کچھ اعتراض اور سپردار ہو تا ہو آہستہ آہستہ
 انتہی طعناً مخفی نہ رہے کہ مارن صاحبٹ و پلوئس ریڈنگ کے واقع ہوئے
 کے سبب ہون کے ساتھ بہت سی مثالیں بطور نمونے کے لکھی ہیں مگر ان
 سب کا بیان موجب تطویل سمجھ کر یہاں چھوڑ دیا گیا ہے پر کئی نمونے جو
 مارن صاحبٹ فاف صاحب کی کتاب سے دینداروں کی تحریف کر کے کر
 باہت ذکر کرتے ہیں نقل کئے جاتے ہیں مثلاً ورس ۳۴ باب ۲۲ تو قاجا

بادریا حاکم ساری مال کو کھو چکا و کہ یہ واسطہ ہو گا کہ کسی کو یہی ہمارا لکھ لکھنا ہنس سہتا
 یہ دیکھ کر اس صورت میں ہمارے اور یاد درصاحب کے درمیان صرف مزاح لفظی مافیہ تکلیف ہے
 جیسے ہم حرف کہتے ہیں اور سنا کر لکھا سہو کا ماب نام کہتے ہیں کو معصودہ نو سکا اس
 جملہ قول اور کلامات سے کہ اپنے اُن مصحف کے سان اور گواہی نہ کہ یہی ہو چہ کی
 اے اقول میں نے تو بادریا حاکم کے علمائے محض کے سان اور گواہی رخت و چو کی ہے
 اور ایک حد سے انکی بات مانگتے ہیں تاں ہم مملکت حریف کا ذکر کرتے ہیں ان علماء نے اپنے
 بہت شہین کالی ہیں اور سی وجہ کافی سے بات کہ ہے کہ کسی پر تو حرف کے وقوع
 کے شبہ باقی نہیں رہا جیسا کہ ابھی نہ کور ہوا قول (دفعہ پنجم) اولاً محمد بن سے سنا ہے
 اس بات پر اے اقول محمدی تو اسی اصل کی حفت کے حامل ہیں جو
 حضرت عباسی پر نازل ہوئی تھی نہ اس مجموعہ عمدہ کی جس کے بعض
 اخرا کو نسلی حکم سے کئی سو برس کے بعد الہامی تھوہے چنانچہ اسکا حال
 خط مرقومہ و جون میں مفضل اور بشر و جاباب ہو چکا ہے پس اسطورہ
 محمدیوں کے ساتھ اس مجموعہ کے الہامی ہونے کی ماب مباحثہ کیوں ہیں
 ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ یاد درصاحب اسکے جواب دہ بنے میں عاری ہیں
 اسلئے اس سبب سے گریز کرنے میں قولہ ثانیاً و سے علماء و جنکو آب نے

دیا ہے اور بالخصوص اور لکھا خان بھی بڑے سہرور علماء و مہن سے
 ہیں اور انکی کتاب بھی بڑی معتبر سمجھی جاتی ہے جساکہ ثارن اور دانش
 لکھا ہے اور اکثر نقشن کی کتاب کا بھی یہی حال ہے خانیجہ ریس کی
 کتاب کا پہلا مالکی ۱۹ جلد میں داکٹر منس کے حال میں لوں لکھا ہے کہ
 جو کہ یہ الہام کے نام سے مانا گیا ہے وہ بادی السطر میں آسماں اور زمین
 و ماس معلوم ہوا ہے اور ہائیکے پر یہی نہایت بد نظرا اور لامانی سمجھا
 اور ساتھ ساتھ اس کی جلد ۱۱ کے صفحہ ۴۴ میں الہام کے بیان میں
 لکھا ہے کہ اسباب پر کھنگو ہے کہ ابائت مقدسہ کن ہر ماتہ اور ہر معارف الہامی
 ہے یا ہاں جو م اور کردشس اور آتس اور کوکبش اور ہ
 اور لوگ لکھے ہیں کہ کتب مقدسہ کی سب مانتیں الہامی نہیں ہیں جو اسی
 کتاب کی ۱۹ جلد کے صفحہ ۴۴ میں لکھا ہے کہ جو لوگ اسنام کے قابل ہو گئے ہیں
 کہ کتب مقدسہ کا ہر معاملہ اور تمام کذرات الہامی ہیں و سنے اسنے دعویٰ
 کو باسانی نہیں ثابت کر سکے کچھ لکھا ہے کہ اگر اندازہ حقوق سے مستغنی کیا
 جاوے کہ تم بعد ہیکے کو لے اٹھا کر الہامی مانتے ہو تو ہم جواب دے گئے کہ
 مسائل اور احکام اور مشن گوئان السی جیرن خود من عبسوی کی اصل

یہ کتاب
 بہت ہی
 معتبر
 ہے
 اور
 اس
 میں
 بہت
 سی
 باتیں
 لکھی
 ہیں
 جو
 دوسرے
 کتابوں
 میں
 نہیں
 ملتی
 ہیں
 اور
 اس
 کی
 کتب
 مقدسہ
 کی
 مانتیں
 الہامی
 نہیں
 ہیں
 جو
 اسی
 کتاب
 کی
 ۱۹
 جلد
 کے
 صفحہ
 ۴۴
 میں
 لکھا
 ہے
 کہ
 جو
 لوگ
 اس
 نام
 کے
 قابل
 ہو
 گئے
 ہیں
 کہ
 کتب
 مقدسہ
 کا
 ہر
 معاملہ
 اور
 تمام
 کذرات
 الہامی
 ہیں
 و
 سنے
 اسنے
 دعویٰ
 کو
 باسانی
 نہیں
 ثابت
 کر
 سکے
 کچھ
 لکھا
 ہے
 کہ
 اگر
 اندازہ
 حقوق
 سے
 مستغنی
 کیا
 جاوے
 کہ
 تم
 بعد
 ہیکے
 کو
 لے
 اٹھا
 کر
 الہامی
 مانتے
 ہو
 تو
 ہم
 جواب
 دے
 گئے
 کہ
 مسائل
 اور
 احکام
 اور
 مشن
 گوئان
 السی
 جیرن
 خود
 من
 عبسوی
 کی
 اصل

اہل کے الخ اقول الحمد للہ کہ یاد رہنا حد سے یہاں ایک بات تو ایسی
 کہی ہے جو بہت کام آئیگی یعنی یہ کہ جمہور کے قول کے آگے بعض کا قول
 مستند نہیں ہو سکتا پر خدا یاد رہنا حد کو توفیق دے دے کہ کہیں اس
 حد سے کی موافق اس قول سے پہلے نہ تھا ورنہ اس کو یاد رہنا حد
 یاد رہنا حد کا یہ دعویٰ ہے کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ جمہور علماء کا مذہب
 نہیں بلکہ بعض کا قول ہے سراسر خلاف واقع اور محض دعویٰ بلا دلیل
 ہے کیونکہ میں نے جن لوگوں کے اقوال مستند کے طور پر بیان کئے ہیں
 وہ ذوالچہارہ نہیں ہیں بلکہ انکے ہم غفر کا وہی مذہب ہے اب انکی تفصیل ہے
 فقیر ہری اور اسکا تہ وہ کتاب ہے جو ایک سو کئی علماء کی کتابوں سے
 جمع کی گئی ہے اور وہ بیس ہائے یون کے نزدیک بڑی معتبر اور مستند ہے
 جاتی ہے چنانچہ لندن کی ترکٹ سو سٹی نے ہی اس کو اسلام ہی چھکے چھوایا ہے
 اور جو قول کہ میں نے اپنے خط میں نقل کیا تھا وہ اس کتاب میں الکریم
 کہیں یعنی اکثر شہر کے اصول ایمانیہ سے نقل کیا گیا ہے جو سب بڑی سند
 اور اعتبار کی کتاب ہے چنانچہ یاد رہی دارن صاحب نے ہی لکھا کہ صاحب
 کے مقابلہ میں اہل کی صحت و عدم صحت کی بابت اسی کتاب کا حوالہ

ہونے لیسے الہام کا خیال متحدہ نہیں ہو سکتا اگر ارشادات کے سینے حواریوں کی آمد
 کا فی ہمتی اور رتبہ کی مسائیکو بیڈ یا کی ۱۹ جلد میں لکھا ہے کہ لوگوں نے کتب
 مقدسہ کے تعابیر الہامی ہونے کی سبب گفتگو کی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں
 یعنی مولفین کے افعال اور ملفوظات میں غلطیاں اور اختلاف ہے
 منی کے ۱۱ باب کے ۱۹ و ۲۰ درس اور مقدس کے ۱۱ باب کے ۱۱ و ۱۲
 اعمال کے ۱۱ باب کے پہلے سے تا ۶۰ درس کو باہم مقابلہ کر کے دیکھو یہ
 بھی کہا گیا ہے کہ حواریوں کو ایک دوسرے کو صاحب وحی نہیں سمجھتے تھے
 حالانکہ ہر دشمن کی کونسل کئی ایس کی بحث اور پوچھنے کے بعد کو الزام دینے
 سے ظاہر ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ قدامت میں ان لوگوں کو خطا
 خالی نہیں سمجھتے تھے کیونکہ بعض اوقات ان کے افعال پر روک ٹوک کی گئی
 ہے (اعمال کے ۱۱ باب کے ۲ و ۳ درس اور اعمال کے ۱۱ باب کے ۲۰ سے
 ۲۴ و ۲۵ درس تک) اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بولوس مقدس جو آڈر جوا
 سے اپنے میں گتہ نہیں سمجھتا (دوسرے گتہ ہون کے ۱۱ باب کا ۱۱ درس
 اور ۱۲ باب کا ۱۱ درس) خود اپنے حال میں ابابیان کرتا ہے جس سے
 صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے میں ہمیشہ اور برتر و تعابیر الہامی نہیں سمجھتا

یاد نصاحت بنظر العافیا دیکھیں کہ تمہارے لوگ بعض ہیں مالا ایک ہم عقید
 کا ہی مذہب ہے قطعاً ان کے اگر یاد نصاحت مالا صاحب ہی کے
 قول کو محض ویر کا مذہب سمجھتے ہیں تو ہم اس سیر ہی راہی ہیں انہیں
 قول پر مضبوط ہے یاد نصاحت نہ مانی کر کے ٹکوسن دل سنیں
 مارن صاحب میل اول کے صفو اس لکھتا ہے کہ اگر ہم تسلیم کریں کہ
 بعض کتابیں بنیادی جاتی رہیں تو کہتے ہیں کہ وہ کتابیں الہامی
 ہیں الہی کہی ہیں اور اس بات کو آگتاس بڑی قوی دلیل ہے ناب
 کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سلاطین یہود اور اسرائیل کی تاریخوں میں بہت
 ایسی چیزیں لکھاؤ کر رہے حکامان و مائیں ہیں اور حوالہ ان کے باب کا
 یہ عبرتوں کی کتابوں کی طرف ہے اور بعض جہانوں اور بعض کتابوں
 جو اسے اور اس کتاب میں اس قانون میں حکم و کلبہ خدا واجب
 التسلیم مانتا ہے موجود ہیں اور یہ کتاب اس کے ہیں یہاں سے کہ اگر
 بنیادوں کی صورت روح القدس کی طرف سے ہے جس میں سید محمد بن عبد
 کرتا تھا وہ طرح ہی ایک مثل مورخوں و مانت دار کے (یعنی بعد الہام سے) دوا
 الہام سے اور ان کے دونوں قسم کے مکتوبات میں الہامی فرق تھا کہ اول

مہر جہنم اور وہ لکھ کر خواہیے ایمان کی بنا کر لو جائیں انکو تارم ہے
 کہ اصل نوسونکی گواہی ان نون کی کچھ نہیں کیونکہ اجیل کی گواہی
 گواہی قرار دیکر کسی تھکے سے من دور لازم آتا ہے اسلئے کہ انجیل میں
 لطاف مصدا میں الہامی تھوڑی گئی ہیں یس حالات نہ کورہ ما میں
 سزا کے آؤ کیہ چارہ نہیں کہ اصل نوسونکی گواہی آؤر دسون کی
 گواہی کچھ جاتا اور تمام ارکھوہ عاملون میں حارون کو اب آجھنے سے
 دس مسمو میں کتبہ نقض و معاصیہ درم راو گئی اور ہم کہیں صراحتہ کھیا ہیں
 بایں کہ تمام موائے مہر حارون نے اپنے تجربہ سے اور وفائے اپنی تحقیق
 سے در یافت کیا الہامی ہورن لکھا کہ اس میں خیال کرے کی احارت
 حاصل ہووے کہ میں اصل نوسون نے کچھ کچھ غلطی کی اور پچھ سے بوجھا
 اسکو درست کرنا تو اصل کی تصدیق کے لئے بڑا فائدہ حاصل ہوگا سن
 گواہی بنا سکی را سے ایسے رسالہ الہام کے دوسری فصلا میں مسائل
 کی را سے کے نہ اپنے منقہ سے تہہ حدیث کی آن کناون کے الہامی ہونے
 کی نسبت حکم حارون کے شاگردوں نے لکھا یعنی انجیل میں نفس
 اور لو حارون اعمال حارون میں کناں بل کرنا ہے اپنی ملخصاً پس آب

اور بعض ستر کا اور بعض کلام تپان کا ہے اور اس سبب سے اسکو
 کلام جدا نہیں کہہ سکتے انتہی مختصراً اور یہ اسی جلد کے حصہ اول میں یوں لکھنا
 کہ جب یہ کہاجاوے کہ کتب مرقہ جہا کی طرف سے وحی کی گئی ہیں تو ہم یہ
 نسخہ جس کہ حدائے ہر لفظ ماسازی عبارت تلافی ہے بلکہ اختلاف غادرہ
 اور مختلف طرز بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان مصنف کو احادیث کی
 اپنے ایسے مزاج اور سچہ اور عادت کے موافق لکھیں اور علم الہام اسی
 اور قاعدہ رجبہ اسی علوم کام میں آیا کرتے ہیں کام میں آنا اور یہ
 خیال کساجا وے کہ ہر ایک معاملہ میں جو وہ بیان کرتے ہیں ہر ایک حکم میں جو وہ
 دیتے تھے انکو الہام ہوتا تھا انتہی مختصراً یہ لکھنا ہے کہ عہد عشق کی تاریخی کتابوں
 کے مصنف کو کہی کسی تو الہام ہونا سمجھو گئے یہ یوں لکھنا ہے کہ انہیں سے
 بعض کتابیں سمجھے گئے اُن پاک ملفوظات سے جسکے مصنف پیغمبر یا سیر لوگ
 اور اُن دوسرے کادرات یا اور سچے ملفوظوں سے جمع کی گئیں جو علیہ الہامی
 لوگوں کی نصیب تھی انتہی اس مصنف کو کہ ذرا انصاف کریں اور وہ لکھیں
 کہ ہر آن صاحب جسکے اوپر یاد رسی صاحب کو پڑا ہو و ساتھ اور جسکے اوپر
 یاد رسی صاحب پہنچا چھوٹے ہتے کہا کہ ہا ہے رسالہ انہام کے مصنف نے کیا

انکی طرف اور دو م خدا کی طرف مسموٹا ہو رہے تھے اور اول سے ہمارے علم
 کی زیادت اور دوسرے سے ہمارے دس اور قانون کی سند مقصود تھی
 پہر اسی جلد کے صفحہ ۳۳ میں جگنا مہ کے گم ہو جانے کے بیان میں جگنا مہ
 ورسس ہم ایاب ا کتاب گنی ہس ہے لوں لکھا ہے کہ یہ کتاب جگنا مہ ہونا
 مضمون ہے موافق رائے بڑے محقق ذاکر لائسنٹ فٹ کے وہ بھی جسکو موسے
 نے لوٹکست دئے غالبین کے خدا کے حکم سے یہ تذکرہ اور یادداشت پوش
 کے لکھا تھا جس معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب میں حفظ حال و منہج کا
 اور تدبیر بنیاد نظام لڑائی آئینہ کی بطور تعلیم پوشی کے مرقوم ہس اور
 شطرح سے وہ الہامی نہ تھی اور نہ کتاب قانونی کا یہو اسی جلد کے صفحہ
 ۲۴۸ میں حاشیہ پر یوں لکھا ہے کہ جب ہم کہیں کہ کتب دھند خدا کا کلام
 ہیں ہمارے یہ مراد ہس ہے کہ وہ سب کلام خدا بنے لولا یا لکھا ہے باہر جو
 اس میں ہے کلام خدا ہے ملکہ انصاف اور رحم اور زندگی کی باقی کے کلام
 کے بیان اور اس ماری حصوں میں جنس ایسی زندگی کا حواں اصول
 و احکام کے مختلف ہے نتیجہ دیکھا نا گنا مہ تقریق کرنا چاہئے ہلا تو ایک اور
 کلام خدا ہے اور دوسرا یعنی ماری حصہ اس میں بعض کلام سیک آدمیوں کا

بجا لکھا ہے جس پر یاد رہنا صاحب اتنا لکھ کر رہے ہیں اب دیکھیں کہ مار لکھا ہے
 اور مصنف رسالہ کے کلام میں کیا فرق ہے کیا مار لکھا ہے صاحب کے اقوال سے
 یہ بات بخوبی کام ثابت نہیں ہوتی ہے کہ یہ مجموعہ مجدد حدیث خدا کا کلام
 نہیں ہے بلکہ اس میں کلام غیر الہامی بھی شامل ہے پس اب اگر یاد رہنا
 اس کے برخلاف روحی آدمیوں کی سند بھی دہونڈہ و پانڈہ کے کمال لاؤں تو
 اس میں عصر کے مقابلہ میں ہرگز قابل اعتبار نہیں قول یہ کہ کہتے ہیں
 کہ انھیں مدانی میں لکھی گئی اس قول سبحان اللہ یاد رہنا صاحب مسئلہ کسی
 خوب سمجھتے ہیں افسوس کہ عبارت اردو بھی ان کے ہم پین نہیں آتی اس
 صاحبوں میں سے تو ہم لکھا تھا کہ اگر آپ تعصب یا کسی درویش سے کہیں کہ
 ہمیں یہ تو مالک یہ سب مجموعہ غیر الہامی ہے لیکن یہ وہ انھیں جھکا دے کہ کلام
 میں آتا ہے کیا ہو گئی اگر ہو تو ہمیشہ کرو سوا سکا جو اب یہ کہتے ہیں کہ اب ہی کے
 مورخ اور قدامت کی کتابوں سے بلکہ ان اناجیل اور نئے موضوع سے ہی یہ بات
 ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کوئی کتاب آپ نہیں لکھوا گئے
 اور وہ جو دسی لکھا ہے کہ لوگوں کی یہ عادت تھی کہ حضرت عیسیٰ کے وعظ یا اور
 مشہور باتیں لکھ لیا کرتے تھے لہذا جو ایون کے وقت میں بہت سے نقوط

وقت سے اوسکے نکال ڈالے گئے اور یوحنا جیسی ایسی تار سچ میں لکھا ہے کہ
 کراہتیں کہا ہے کہ متی نے اپنی وفضل عمر میں لکھی ہے اور کلمات لارڈ مرکی
 ۱۰ دوسری جلد کے ۱۱ صفحہ میں یون لکھا ہے کہ بی بیسن لکھا ہے کہ متی نے انجیل
 عری میں لکھی اور ہر کسی نے اپنی لائق کے موافق اوسکا ترجمہ کیا اور صفحہ ۱۱
 میں یون مرقوم ہے کہ اریستو میں لکھا ہے کہ متی نے یہودیوں کے لئے اوسکی
 رمال میں اصل لکھی جس دن یون یونوس اور بطرس روم میں غلط کرتے
 تھے ہر صفحہ ۲۱ میں یون مسطور ہے کہ یوحنا جیسی بیسن لکھا ہے کہ بی بیسن
 جب انڈیا (یعنی چین) میں آنا اوسے وہاں ایک شہر عری انجیل متی
 لایا یا جو وہاں کے لوگوں کو رولما حواری سے پہچاننا اور اوسوقت سے اوسکا
 اس محفل لایا اور حیر و م کہا ہے کہ بی بیسن اوس شہر کو وہاں سے لایا
 میں لایا اور لارڈ مرکی کے قول یوحنا جیسی کی تفسیر کرنا ہے اور صفحہ ۱۱
 میں لکھا ہے کہ ارجن کے تین فقرے ہیں ایک وہ کہ یوحنا جیسی نے نقل کیا ہے
 یہی ہے انجیل یہودی اماندار و نکو عری میں دی دوسرا یہ کہ روایت ہے کہ
 متی نے پہلے لکھا اور انجیل دی عریوں کو تفسیر یہ کہ متی نے لکھا عریوں کو پہلے جو
 سفر اوسکے گئے جو ہونے والا تھا ابراہیم اور داود کی نسل سے ہر جلد ۱۱ کے

یہودیوں کے لئے
 لکھی گئی ہے

یا تو راہ مخالفہ وہی ایسا کہتے ہیں اور با حقا رخصت کر کے ہیں باسبب پچ اوٹلو
 معلوم نہیں ہے نہ کہ متی کی انجیل کا عبرانی زبان میں لکھا جانا جمہور متقدم
 کے نزدیک ثابت ہے اور بہتر سے مسافرین کا یہی ہی مذہب ہے کچھ علماء
 کا یہ گمان نہیں ہے خدایاوری صاحب لکھتے ہیں اب ذرا گوش دل پاؤ
 صاحب متوجہ ہو کر سنیں دیو صاحب اپنی تاریخ انجیل میں لکھتا ہے کہ یہ بات
 غلط ہے حوالہ کہتے ہیں کہ متی نے انجیل یونانی میں لکھی تھی اسلئے کہ گوتی ہیں
 اپنی تاریخ میں اور اسے طرح بہت مرشد و ن عیسائی نے لکھا ہے کہ متی نے انجیل
 میں لکھی ہے یونانی میں چہرہ دم کہنا ہے کہ سین کی لکھی ہے اس انجیل کی ایک
 عبری حلد ائڈامس پائی ہے اور اوسے اوسکو اسکندریہ میں لکھ کر سی سریا
 کت خارجہ میں رکھتی تھی کہ وہاں سے وہ جاتی رہی مگر ترجمہ یونانی اوسکا باقی رہا
 اور نام منبرجم کا ٹیک نہیں معلوم یہاں تک قول دیو کا ہے اور تفسیر ہے او
 اسکا کہ میں ہے کہ سب معقود ہو جانے نسخہ عبری کا یہ ہو کہ فرقہ ایونیہ نے جو مسک
 الہ بیت خیاب مسیح کا تھا اوس نسخہ میں تحریف کی تھی اور بعد اسی یروسلما کم
 نسخہ انجیل عبری کا جاتا رہا اور بعض کہتے ہیں کہ ناصریوں یا یہودیوں نے جو
 شے عیسائی ہوئے تھے انجیل عبری کو تحریف کیا تھا اور فرقہ ایونیہ نے بہت سے

جو یا صلح سرمان سے تھے اور آپس میں کھانا استعمال کرتے تھے ایک سال
 لی اور صفحہ ۱۵ میں لکھا ہے کہ آگسٹس لکھا ہے کہ ان چاروں میں سے متی
 صرف کہا گیا ہے کہ اوس سے جو کچھ لکھی اور ماقول نے لوباہی میں اور جو ۱۵۴
 میں لکھا ہے کہ کریز اسٹم لکھا ہے کہ کھا گیا ہے کہ متی نے درختوں سے پھوٹ
 اجماندروں کے اپنی انجیل میں لکھی تیرہ جگہ پانچویں کے صفحہ ۱۵۴ میں لکھا ہے
 کہ اسی دو لکھا ہے کہ ان چاروں سے متی نے صرف عبرانی میں لکھی اور با
 نے لوباہی میں اور تفسیر ڈوئی اور جرمنیت میں ہے پچھلے زمانہ میں پڑا
 اختلاف تھا کہ کس زبان میں یہ اہل لکھی گئی اور نہایت قدما و جراحہ کہتے ہیں
 کہ متی نے اہل ایبری زبان میں جو اس کے زمانہ میں ملک فلسطین میں بولی
 جاتی تھی لکھی ہے اور اس میں قول متقی علیہ ودار کا (اسی یہ کہ یہ اہل
 عری) سامن تھی اور قول فصل کیا جاوے اور مارن صاحب جلد چوتھی اپنی تفسیر میں
 ام آون مضمون کے جو عری الافضل ہونے سے انجیل کے قائل ہیں یوں کہتے ہیں
 طرین سر دیکھیں کہ ابن ہش و الثن ہش و اما اس کے ذرا کچھ ہش
 بل مارو اوون کن بل اسی کلارک سیائیم ٹیلی مشٹ ریٹیس
 روپن کامٹ مہکابیس اری میس ارجین سرل ایلی کاٹیس کرز اسٹم

۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

صفحہ ۹ میں لکھنا ہے کہ ہوتی ہیں لکھنا ہے کہ متی نے عبریوں میں وعظ کیا
جب ارادہ جانے کا اور قوموں کی طرف کہا تو اوکھا اور ان کی زبان میں انجیل لکھ کر
دے گا اور صفحہ ۱۰ میں قول انجیلی سس ہوں نقل کرنا ہے کہ متی نے
اپنی انجیل عبری میں بروز شام میں لکھی تھی اور بقول خداوند کے یہاں نے اسکا
ترجمہ کیا (یعنی یونانی میں) اور صفحہ ۱۱ میں لکھنا ہے کہ سر لکھا کہ متی نے
انجیل عبری میں لکھی اور صفحہ ۱۲ میں لکھنا ہے کہ اپنی فائیس لکھنا ہے کہ متی نے
وعظ کیا اور لکھی انجیل عبری میں لکھنا ہے کہ متی نے انجیل کو عبری میں لکھا اور وہی
صرف لکھنے والا عبد جدید کا ہے جس نے اس زبان کا استعمال کیا اور صفحہ ۱۳ میں
میں لکھنا کہ جویم لکھنا کہ متی یہودی میں ایماندار یہودی لکھے انجیل عربی میں
لکھی اور سایہ امین کا سات سچ انجیل کے نہیں ملایا اور صفحہ ۱۴ میں لکھنا ہے
کہ جویم اپنی فہرست موعظین میں لکھنا ہے کہ متی نے اپنی انجیل یہودی میں یہودی
ایمانداروں کے لیے عبری زبان میں اور عبری حرفوں میں لکھی اور یہ بات کہ
اسکا ترجمہ یونانی میں ہے اور یہ بات کہ کہنے اسکا ترجمہ یونانی میں لکھا ہے
تحقیق نہیں ملتا اور اس کے کتب خانہ سیریا میں جویم ہائیس شہید نے بڑی
جانفشانی سے جمع کیا تھا وہ نسخہ عبری موجود ہے اور شیعہ باجارت ناصرین کے

وہی وہی لاد لیا۔ لا اے اللہ! کہ جو تیرے میں جہاں حضرت علیؑ کے حوالہ کو لکھنے کے واسطے علم اس کے لئے لایا ہے اس کے بھی برابر ان یہودوں کے لئے جو نے مسیحی ہوئے ہیں اسی اکابر کے نام لے کر ان کی حق سے انوائی تہذیب فلسفہ کے لئے اور علوم ہذا کے ماسر پروردہ ہدایت دینے والے خاص وجہ سے لکھا گیا ہے مبادا وہ خاص سبب نہ ہو اور اس وقت کے جواب میں اسی اکابر مانتی ملا وہ ہیں یہ سبب کیا معاملات مان سکتی ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کے کد رسات میں الہام کی حاجت نہیں مبادا سور اور لہا جان اور مکاشفہ و عبرہ علماء کے اقوال سے کوئی نام نام ہو جائے قول کہ سر آپ کہتے ہیں جو کہ وری انھیں بہت سی ہیں اچھا قول اللہ اگر یاد رہا جس کی صفحہ بھی سبب ہی حواس ہی ہیں اس لئے کہ نہ ہیں اور آپ ہی اس بات کو تسلیم ہی کرتے ہیں کہ وری انھیں ماسی نفس غیبی وضع کیا کہ انکے گروہ نے ان کو یہاں مانا بلکہ صرف انہیں جاتا انجو کو ماما ہی تو یہاں اس سے ہماری آئیں تو یہ پر کیا اعتراض پڑا۔ قول کہ اس بارے میں خط کے مجلد دوم میں اس لکھا ہے اچھا قول اس بیان اللہ یاد رہا جسے وہاں تو دہو کا وہاں ہی ہوا لیکن یہاں غیبی نہ جو کہ وہاں اتنا ہی فرق ہوا تھا کہ وہاں صرف الفاظ کی تقدیم و تاخیر کا قصہ

چرچہ اور اور علماء متقدمین اور مشاہیر بن کے نزدیک بکھار قول پی پیس کا ہے کہ
 انجیل عبری میں لکھی گئی تھی انتہی اور سیکلو پیڈیا بریتانیکا کی ۱۹ جلد میں لکھا ہے
 کہ عہد جدید کی سب کتابیں یونانی میں لکھی گئیں الا انجیل متی اور نامہ ایرانیان
 جسکا عبرانی زبان میں لکھا جانا بدلائل منقطع ہے پس ان علماء کے لئے مقدس
 اگرچہ علماء پر ثبوت کے قول سے استدلال کیا ہی جاوے تو ہرگز اہل فتنہ
 کے نزدیک قابل اعتبار نہیں قول سے اور کیا آپ کو یونانی میں آیا الخ اقول
 ہاں جس جگہ لکھا ہے کہ متی کی انجیل متی ہی نے لکھی اور علی ہذا اقبال
 ہر صفحہ کے حال میں ایسا ہی کہہ سکتا ہے یعنی جس شخص کی طرف اسکی نسبت
 کی جاتی ہے اسی کی تصدیق ہے سو اس بیان کو سچا اعتراض سے کیا علاقہ ہم تو
 ہم کہتے ہیں کہ مجموعہ عہد جدید کا بعبہ وہ انجیل نہیں ہے جو حضرت عیسیٰ کو وحی
 کی گئی تھی اور جسکا ذکر کلام اللہ میں آیا ہے ہاں اگر ہمارے باب مابت کرنا کہ
 یہی مجموعہ عہد جدید کا حضرت عیسیٰ کو وحی کہا گیا تھا اور حضرت عیسیٰ نے اسکو
 لکھوایا ہے تو البتہ ہمارے اعتراض سے کچھ علاقہ ہونا حال انکہ ایسا نہیں ہے
 اور خود یاد رکھنا ہی اس بات کے مقرر ہیں کہ مسیح نے خود اپنے ہاتھ سے انجیل
 لکھی رہا انکا یہ دعویٰ کہ اپنے حواریوں کے ہاتھ سے الہام کی راہ سے لکھوائی

قول چکی خود اسی وقت تک علماء ربیہ اور متقیان مکیہ سے گزرتے ہیں تا آنکہ
 کہ یادوں کا حد سے گزر جائے پھر ان کے پیچھے یوں نہ لگا کر ان لوگوں کا جو
 بیمار و معصقہ طلبہ ہی اس نالائق و کفریہ و بیزارانہ اعتراض کو جو چاہا وہاں
 اسٹھارا وہ مصنف اذالہ الہ نام بخوبی تمام دسے حکے ہیں اگر یاد رکھنا
 جو انگریزی سے اسی اعتراض کو بہر پیش کر دیا ہے حالانکہ ان کی سکا جو الیہ
 نہیں دے سکے برا فہم غلاموں کو مخالف من و ایمان کے لئے مار بار و بیانیہ
 کیے جاتے ہیں اب نہ صرف وہ مذکورہ بالا اگر جواب دینے کی کچھ حاجت
 نہ تھی لیکن ناواقف ہمالیوں کے فائدہ کے واسطے یہاں یہ دونوں ہیں
 کہ یہاں اب معنی الراجی اور مصنف کی جگہ اس جواب الراجی موستقیم اسی طرح
 کی جملہ اس کے صفحہ نہ ہیں لکھنا بھی کہ فرقہ ایونڈہ جو اول صدی میں بھاہ
 عقیدہ رکھتا تھا کہ حضرت عیسیٰ صرف ایک آدمی ہے اور حضرت مریم اور اس
 بخاریہ میں اس قوموں کے بنیاد ہے اور اطاعت شیعہ موعوی کی صرف
 یہودیوں و عیسائیوں میں ان ملا اور لوگوں پر بھی واجب ہے اور اسکے اچھا جواب پر
 علی کا جواب کہ سب ضرور ہے اور جو یوں اس اس عیسیٰ کی سب کو ضروری
 ہیں لہذا اور اس سے دوسرے حکام قائل کہ انہا سو کو سب سے کہہ سکتے

کہا تھا اور یہاں شد مل اعراب اور حروف والفاظ کا اقرار کیا لیکن شاید یہ
 ماب کہنے سے کہ ورس کے ورس پلٹ گئے اور ورس کے ورس خارج ہو گئے
 اور ورس کے ورس داخل ہو گئے یاد رہا جب گوشہ م ای قوالہ
 من نے تو اس مقام میں کسی یا نہ سے اس اختلاف قرات کی طرف جو
 قرآن کے اعراب اور قرات میں واضح ہیں اس بارہ بھی نہیں کہا بلکہ ہم صفحہ
 سے ۲۹ صفحہ کے قصداً شہیم لوگوں کی وہ بات دکر کی ہے جو کہتے ہیں کہ
 عمار بن ابی اقول سخاں اللہ بادر لہما بیسے سے ہیں میں پوجتا ہوں
 کہ ۲ صفحہ میں جو پہلی حدیث لکھی ہے اور آسمین پر اختلاف قرات کے اور
 کچھ مذکور نہیں ہے اسکے دکر سے کیا مقصود ہے پس یاد رہا حدیث کا بالکل انکار
 کہ ناکر میں اختلاف قرات کو دکر نہیں کہ ادریح حدیث بولنا ہے اور جو کہتے
 یاد رہی صاحب حصہ بن عثمان رضی اللہ عنہ کے نسبت اعتراض کرتے ہیں یہ وہ
 چند وجہ سے قابل التفات نہیں اور آئندہ کہ یاد رہا حدیث سی حدیث میں لکھتے
 ہیں کہ بعض کوا قوال ہیں کہ مقابلہ میں سن نہیں تو اس صورت میں اگر
 کوئی شخص اس سنت میں سے ہی ایسی بات کا قائل ہوتا تو اس کا قول
 یہی جمہور کے مقابلہ میں معتبر نہ ہوتا جہاں کہ وہ کسی فرقہ کے بعض لوگوں کا

ماریہہ حاد جوئے اور اوہڑوں سے ابھی رہتی من خدا خالق شرکی ادا عس
 کی ہی اہ راعی اور لوح اور ابراہیم اور فدا سکون کی روحوں کو دورج من
 رہتے دنیا یو کہ اوہوں نے گروہ اول کا خلاف کسا ہوا اور بہ فرقہ عہدہ کیا
 کہ دالوق جہانکا وہی خدائیں حسینے حضرت عسی کو بھیجا ہے اسی لئے عہدہ عسی کی کتا کو
 اکتا مانی نہ مانتا تھا اور عہدہ بدیس سے اعلیٰ لو کا کو مانتا تھا اور وہیں سے ہی دونو
 بارہ اول کو نہیں مانتا تھا اور یو لوس کے ناجات سے دس مانع مانتا تھا لیکن
 انہیں ہی جو اسکے خال کے مخالف تھا اور سکورو کہ دیتا تھا اور لارکرا آتھوں
 حلیہ کے صفحہ ۸۸ من لکھتا ہے کہ ماریوں نے عہدہ عسی کی کتا کو باکل الگ کر دیا
 تھا اور کہا تھا کہ یہ کتا بن او کی بھی ہوئی ہیں جو سارے کتا ہوں اور بیٹیوں کا
 خالق ہے اور اسکے سیر دیکھتے تھے کہ تو بیت اور نخل ایک شخص کی بھی ہوئی ہیں
 اسی لئے کہ بہت سی چیریں اول من دوسرے مخالف بن اور کہتے تھے کہ اول من
 بیان بہت کہ جہان کا خالق جاہل ہے کیونکہ آدم کو پکارا کہ تو کہاں ہے اور اسے
 منہ نہ دیا کہ مختلف حکم دیتا ہے اور جہان کے بد کرتے اور ساو لکھا بدشاہ کرتے
 یہ جہاں باہر ہوئے ۸۸ من اسی جگہ کے فرقہ ماریوں کے حامل بن لکھتا ہے
 کہ بہ فرقہ عہدہ عسی سے اس قدر نفرت رکھتا تھا کہ عہدہ عید کی اون کتا بون

اور اسکی تحریروں کی نسبت ٹری کے دینی مستندوں نے اسکا نام لایا اور
 اپنی کتاب الاسناد کے ۱۱ جلد کے صفحہ ۳۰۹ میں قول اور کلام کا وہ دن لکھ کر
 فرقہ امویہ کے دونوں گروہ کے لوگ یوں سوچیں گے نا اسی کا کہہ دے کہ اس کا
 کو رانا اور نیک آدمی نہیں جانتے تھے اور قول نویں کا اسی کا ہے من بول
 نفل کرنا ہے کہ یہ فرقہ بولوس کے مائت کو رو کر یا اور اسکو مرند شام نام
 بل صاحب اپنی کتاب میں اس فرقہ کے نام بلوں لکھتا ہے کہ یہ فرقہ عینی
 لگی ساری مفید کتابوں میں سے صرف توریث ہی کہ نامنا اور داؤد اور
 سبھان اور بریا اور خزیمہ علیہم السلام کے نام سے لورت رکھتا تھا اور
 سے لگنے پاس صرف انجیل منی کی تھی اور اس میں ہی بہت حاد ہوں نے
 لکھی اور دونوں مائت کے خارج کر دئے تھے اور بریل صاحب مار سونی فرقہ کے
 بیاں میں لکھتا ہے کہ یہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ دو خدا ہیں ایک جان برکا
 اور دوسرا خالق شر کا اور کہتا تھا کہ توریث اور سب کا اس عقیدے
 کی دو چیز خدا کی عطا کی ہوئی ہیں اور یہ چیزیں عبادت کے ہیں اور یہ
 لکھتا ہے کہ وہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ عینی خدا ہے جس کے جہنم دوم اور تریث اور
 سے قابیل اور سدوم کے لوگوں کی ارواح کو چاہے دی کہوں کہ وہ عینی خدا کے

اور پھر جیسے کہ کتاب ہے کہ سب کتابیں بالکل سچ ہیں پھر لکھتا ہے کہ سب
 مورخین کا اتفاق ہے کہ امام فرقت الی کی ترکانہ وقت میں مقدس کنارس گند
 عین کو نہیں مانتا اور اہل اہل اسلام اس اور سکا پورہ تیرہ لکھا ہے اسے
 کہ سلطان نے ہونے پر کوئی فریب نہ دیا تھا اور نہ اس کو قتل کیا اور نہ اس کو
 سکے پیچھے روئے نہ لایا اور نہ اس کو بائبل کو حاکم نہ قرار دیا کہ نبیہ اس کا نام
 ان سے کوئی اور دیکھ لکھا ہے اور اعلیٰ حوالہ کیا کہ نام اس کا اور اس کا
 کہتا تھا اگر تم افسل کو مانتے ہو تو چاہئے کہ اسے اور جنیون کو مانو اور میں
 لکھی ہیں اور تم چہرہ زمین کو مانتے ہو تو کیا ان سب چیزوں کو مانتے ہیں لکھی
 ہیں انہیں کہتے ہو بلکہ اس میں پتہ ہے کہ ان کے دراکس بادشاہ ہونے سے اس
 زمین کو جو کہ مسیح کہتے ہو اور سو بعض خلافت ضعیفوں کے نام اس کی پھر یاد دہ
 نہیں کرتے بلکہ یوں اس کے حوالہ سے کہ ڈا خیال کرتا ہے کہ پتہ ہے کہ میں محمد
 حد بد کے ساتھ اس میں کروں کہ جو مری مزارت کے باہر اور درست ہے اور نہ
 مانوں اور ان جنیون سے الگ کروں جو فریب سے نہیں رہے ماب دلوں
 اور زمین الی ان کو میں اور اس کی خوب صورتی اور بہتری کو بے عمل اور نہ کرنا
 کہو کہ یہ تحقیق ہے کہ اس حد کو حضرت علیؑ لکھا اور نہ اس کو بلکہ ایک شہسوار

جسکو وہ مانتا تھا اور ان سب ورسوں کو جنہیں ذکر کرتے رہتے با اور پیغمبروں کا تھا
 یا انہیں اور کتاؤں سے حوالہ لگا لگا تھا یا انہیں حضرت عیسیٰ کے آنے کی
 پیشین گوئی تھی یا انہیں یاب کو دنیا کا خالق کہا تھا نکال کے بہت سے فرقے
 اپنی طرف سے لگا دیئے تھے اور کہتے تھے کہ یہ وہی نکاح خدا ہے اور عیسیٰ کا
 باپ اور عیسیٰ انہیں کے مٹانے کو آیا تھا کیونکہ وہ انجیل کے فی القیاس پر
 جلد میں بڑی تعمیل سے حال و نکاح قوم سے اور کچھ تھوڑا اور سے بطور خلاصہ
 لکھا جاتا ہے کہ ماریسوں عہد جدید سے کل گیارہ کتابیں مانتا تھا اور ان گیارہ
 ٹوہنی ناقص در تبدیل کی تھوڑی اور انکو دو قسم کرتا تھا انجیل اور ناموس
 اور انجیل سے فقط انجیل ہوا کی مانتا تھا اور ناموں سے یوں لوگوں کے نامحاث کو
 اور ان دونوں قسموں سے ہی بہت کچھ نکال ڈالا تھا اور بہت صالحاتی کتابیں
 پہلے لکھ کر تیسری جلد میں فرقہ مانی کتب کے بیان حال میں قول اگستائن کا
 یوں نقل کرتا ہے کہ یہ فرقہ کہتا ہے کہ وہ خدا جسے موسیٰ کو تورات دی ہو اور
 بعد ان پیغمبروں کے ساتھ ہو کا چا خدا نہیں بلکہ ایک شیطان ہے شیطانوں
 کا اور عہد جدید کی مقدس کتابوں کو مانتا ہے لیکن الحاق کا انہیں قائل ہے
 اور جو اس کے پڑا تھا لے لیتا ہے اور باقی کو ترک کرتا ہے اور بعض چھوٹی کتابیں

اور اب بھی پردہ نشینت کے ساتھ فرعون سے جہنم زدہ راہی اس کی
 بیل میں اودھیں کتابیں اور الہامی کتب کے داخل کرنا بھی اور عسائی رمانی
 میں حضرت عیسیٰ کی حضور یگانہ ماننے اور اس کو عہد کرنا و فیض جانا ہے
 پس یاد رہی صاحب جو بعض فرقہ کے قول کو دلیل گہرا دیتے ہیں اور ہمارے
 مقابلہ میں پیش کرتے ہیں ذرا چشم انصاف اپنے فرعون کے حالات پر نظر
 کریں کہ کیا عقیدہ رکھتے ہیں اور لارڈ نر کی کتاب الاسناد کی جلد پانچویں
 کے صفحہ ۱۰۱ میں مرقوم ہے کہ جب بنی نسطرہ میں مسالہ حاکم تھا پاک اہل
 مصنفوں کی حالت کے سبب سے حکم بادشاہ اناستیسوس بڑی شہر آئی
 گئیں اور انکی ہر ترقی نہ ہوئی اور ریس کے ساتھ کلونیو باکی جلد ۱۱ میں بیل کے
 بیان میں لکھا کہ اگر کو کئی کاٹ لکھتا ہے کہ فرس تمام نسخہ موجودہ عہد عیسوی کے
 مابین سنہ ایک ہزار اور چودہ سو تا ان کے لکھے گئے نہیں اور اسی سے
 کہہ رہے ہاں کہنا ہے کہ تمام نسخہ جو تین صدی یا تین صدی کے لکھے ہوئے
 یہودیوں کی کونسل کے حکم سے پہلے لکھے گئے کہ وہ نسخے ان نسخوں سے جتنے وہ
 بہتر سمجھتے تھے بہت ہی الفٹ رکھتے تھے نسبت و ناود کہتے گئے اور بہت ہی
 بھی آئی و کہتے کہ کہنا ہے کہ چوتھ سو برس کے نسخے کتاب ہیں اور سات سو

گناہم حصہ لکھا ہے اور اسے اس لحاظ سے کہ خدا وادسکو اور اسکا نام سے ہو گا اور اس کا
 بیچ کا اعتبار کریں حواریوں اور جواریوں کے فریقوں کے نام لکھا دے؟ اور اس کا نام لکھا دے؟
 وٹری تکلیف دی ہے کہ اس کے نام سے اور ان کے نام کو جس میں ہے کسی لکھا یا نہ لکھا ہے اور
 کیا یہ حضرت عیسیٰ کے مریدوں کے ساتھ ہے یا ہم منفی اور کہ اس کے طریق کی ہے
 اور عیسیٰ بہ دیکھ کر یہ طور پر سب لکھا ہے کہ ہر جگہ موافق قاعدہ غلط اور اگر کے درمیان
 اور جو یہ کہ وہ ان میں سے وہ اور یہ سب لکھا ہے کہ یہ خدا کے نام کی سرکار قابل ہیں قبول
 کریں اور ان جو یہ کہ وہ قابل نہیں رہ کر ان اور جس اور حضرت عیسیٰ نے عتیق
 میں بعض چیزوں کو سکھا یا اور اور کہہ دیا اور اس طرح روح القدس کی بابت عیسیٰ نے فرمایا
 اس وعدہ کا نہ تھا جس کا کہ ہے کہ کیا ہم انہیں اور کہہ کر ان اور کہیے ہم روح القدس کی طرف سے
 بعد جدید میں وہی کریں جو عیسیٰ نے فرمایا کہ وہ سب کے ساتھ رہیں اور کہیے ہم روح القدس کی طرف سے
 کہا گیا کہ اس سے یہ عیسیٰ نے لکھا اور نہ حواریوں یا ہر جگہ حسام عیسیٰ سے فرماتے ہیں کہ ان کا
 باتیں اخلاق کی لئے ہو اور حکم حق اور قرآنی اور یوم السبت وغیرہ کو روک کر نہ ہو تو یہ
 کیا جانتے ہیں کہ یہ عیسیٰ نے فرمایا کہ وہ سب کے ساتھ رہیں اور کہیے ہم روح القدس کی طرف سے
 حواریوں نے کہا اور فرمایا کہ ان کو جو حواریوں نے کہا ہے کہ ان یا جو عیسیٰ نے فرمایا کہ ان کی طرف سے
 ہوں انہی اور فرمادیں کہ ان کا نام جو اتفاق علماء یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ سب کے ساتھ رہیں اور کہیے ہم روح القدس کی طرف سے

کے علماء معتبر اور محققین اور مجتہدین اور بڑے بڑے فاضل ہستیات نے
 صاف انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو شخص قرآن شریف کی تحریف کے
 قائل ہوئے کی بات ہم لوگوں کو مستحکم کہہ سکتے بالکل جھوٹا ہے اور ہم ہرگز اس
 کے قائل نہیں ہیں چنانچہ شیخ صدوق الوصفی محمد بن علی بالوبدینی جو اس
 فرقہ کا بڑا عالم ہے سالہ اعتقادات میں لکھتا ہے اعتقادنا فی القرآن
 ان القرآن الذی انزل اللہ علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو ما فی الیوم
 الناس یسبوا اکثر من ذاک و مبلغ سورة عند الناس مائۃ و اربعۃ عشر
 و عند ما و النبی و الم نشرح سورة واحدة و لا بلاف و الم تر کلمۃ سورة
 و من نسب الیہا النقول ان اکثر من ثلاث فهو کاذب الرعی قرآن کے نام
 میں ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ قرآن جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا ہوا ہے
 ہے جو بنی الدقبین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگوں کے مابین پیاچا ہوا
 اس سے زیادہ نہیں اور اسکی سورتیں لوگوں کے نزدیک ایک سو چودہ ہیں
 اور ہر سورت ایک الضحیٰ اور الم نشرح ایک سورۃ ہے اور سورۃ الفیل ثلاثۃ
 ایک سورۃ ہے اور جو شخص ہماری طرف اس بات کی نسبت کرے کہ ہم
 ہیں کہ قرآن اس سے زیادہ نہیں وہ جھوٹا ہے فقط اور سبہ و تسی و حمت

اہل تسویر کا نسخہ تو بہت ملتا ہے مگر اس کے بارے میں ایک اور نسخہ دوسری کے صفحہ
 ۹۰ میں لکھا ہے کہ اکابر ان علماء جرحی میں سے تھے جو حضرت موسیٰ کی
 الہام کے قائل تھے اور صفحہ ۹۱ میں لکھا ہے کہ شکر اور ڈاکٹر اور ڈاکٹر
 اور ڈاکٹر جس کے قائل ہیں کہ موسیٰ کو الہام نہ تھا بلکہ اس نے
 اپنی پانچویں کتاب میں اس وقت کی مشہور و ابتوں سے جمع کی ہیں اور یہی
 اس کے جرحی میں پہلی بیوی تھی اور دوسرے کا کرنا رسالہ میں لکھا ہے
 کہ اسٹاپن جرحی لکھتا ہے کہ اشعبار کے ۷۷ باب ایک عجیبی
 نہیں ہو سکتے اس بارے میں صاحب نے کہا کہ ان میں جرحی والے کے دیکھیں
 ان کے فرقے کتب مقدسہ یوں ہیں مقدس کی نسبت کیا کچھ اعتقاد رکھتے
 ہیں اور ان کے معجزات میں سے ڈاکٹر کئی کاٹ کو جسکی گواہی برپا درج ہے
 بہت اچھلے تھے ملاحظہ کریں کہ وہ کت مقدس کے نسبت و ابو د کرنے کے باب میں
 لکھا لکھا ہے اور لارڈ ٹرنر کی اس روایت کی طرف رجوع کرنے کی نسبت نقل کی ہے جو
 کریں جواب تجھے غفی نہ رہے کہ جو یاد رکھنا ہے بدیل احوال بعض علماء شریعہ
 شریف کی تحریف و تبدیل کا دعویٰ کیا ہے سر اس کے بنیاد اور بعض ان کے کہہ
 یاد رکھنا جس فرقے کے بعض آدمیوں کے قول سے دلیل لاتے ہیں اسی فرقے

جو آیا ہے علیٰ ہذا القاسم، ابو علی طرین صاحب تفسیر مجمع البیان جو اعظم مفسرین
 صحیحہ میں سے ہیں اور اس کی تفسیر عام علماء شیعہ کے نزدیک مسلم الثبوت ہے اور
 سیدہ اقصیٰ نے یہ بیان نقل کرنا ہے کہ ان القوان علی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کان مرتباً علی ہذا علمہ الا انہ کان یعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
 یتلی علیہ و ان جماعۃ من الصحابۃ ختموا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عودۃ ختم
 ومن خالف فی ذلک من الامامیۃ فلا یعتد بخلافہ فان الخلاف مہرب الی
 قوم نقلوا اخباراً مضبوطۃ لا یرجع بمثلہا عن العلم المقطوع علی صحیحۃ بعض قرآن رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ محمد بن اسی ترتیب یرتبا جس ترتیب پر اب موجود ہے
 اور بلا شک یہی قرآن ہے محمد خذ اصلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پڑھا جاتا اور ان کے حضور
 تلاوت کجا جاتا ہوا اور اصحابوں نے بار بار یہ محمد خذ اصلی اللہ علیہ وسلم کے حضور
 ختم کیا اور امامہ میں سے جو شخص اس کے خلاف سکیے اس کی مخالفت اعدائے کے قابل
 نہیں ہے اس لئے کہ بہت مخالفت ان لوگوں کی طرف سے کی جاتی ہے صہون النبی
 ضعیفہ صعبہ ہر بقی کی ہر کلمہ اور کی ہر بیت یہ عالم علی سے بہت نہیں سیکھنے یا اسی
 طرح قاضی نور الدین سوسری کہ وہ بھی اعظم علماء امامیہ سے ہے اپنی کتاب نصاب
 النواصب میں لکھتا ہے انساب الی الشیعۃ الامامیۃ بوقوع التخییر فی القرآن

بڑا مجتہد فرقہ شیخہ کا ہے کہتا ہے ان العلم بصحة القرآن کا علم بالبدلان و
 الحوادث الکبار والوقائع العظام المشهورة واشعار العرب المدبورة فان
 العناية اشدهت به والدواعی توفرت على عقله وبلغته الى عدم تلخ اليه فيها
 ذكرناه لان التوازن معجز النوبة وما هذا العلوم الشرعية والا حکام الدينية و
 علماء المسلمین قد لغوا فی حفظه وعنايته حتى عرفوا کل شیء فيه من
 احواله وقراءته وحروفه وابا نه فکیف يجوز ان يكون مغفرا لصفو صانع العلم
 الصادق والفیض الشدید الی الخی القرآن کی محنت کا علم اس سے جیسا شہرہ
 اور ٹرنے پر سے حادثوں اور واقفوں اور عیسائیوں کے شعرون کا علم
 کیونکہ قرآن کی تعل کر رہے ہیں جڑی کونٹس کی گئی اور بہت سے سبب فتح ہوئے
 تھے اور وہ اسباب قرآن کے مقدمہ میں اس حد تک پہنچے تھے کہ جس حد تک
 اسباب مذکورہ میں نہیں پہنچے اس لیے کہ قرآن بنوت کا اکبہ بنوہ اور شرعی
 اور دینی حکموں کی اصل سے اور اسلام کے عالم آسکی کا مطلب اور نگہداشت
 میں پہنچنے کے درجہ کو پہنچے ہیں یہاں تک کہ جو کچھ قرآن میں اس قسم حرکات
 اور حروف اور آیات کے ہے انہوں نے اسکو معلوم کر لیا ہے پس باوجود
 شیخی محاط اور طری نگہداشت کے کیونکہ یہ کہتا ہے کہ اس میں لغیر یا نقصان

سحر لطف اور تبدل سے اور سورہ جم سجدہ میں ارشاد کیا ہے لایا منہ الکا
 من من بدہ ولا من صلحہ اسیر باطل کا دخل نہیں اگے سے پیچھے سے پیچھے
 اس کتاب پر سحر لطف و تفاقض کا دخل کسی وجہ سے نہیں اور علامہ رحمہ
 بہی ان آیوں کی اس طرح تفسیر کر رہے ہیں جلیحہ تفسیر صراط المستقیم میں
 جو علماء امامیہ کے نزدیک معتبر تفسیر ہے پہلے آیت کے بیان میں یہ لکھا ہے
 ای اما لیا طون من التملک والخرلف والریادة والعصاں اور ملائج الشہ
 شہ (اسی اپنی تفسیر میں دو سہ آیت کے دخل میں صاحب صراط المستقیم کے
 موافق لکھا ہے یہی صورت میں کہ قرآن شہ میں جو اللہ تعالیٰ نے
 ایسا وعدہ فرمایا اور ان شیخ کے طرے سے معرین اور پختہ بن نے بھی ایسی
 کچھ لکھا محمد کا شیخ صدوق نے دعویٰ کیا کہ جو کوئی ہمارے اور ہمارے سات
 انہام کرے کہ ہم قرآن کی کمی کے قائل ہیں وہ جھوٹا ہے تو ہر صاحب
 مہم اور عاقبت اندیش کوئی معلوم کرے گا کہ الرعصن غرہ معتبرہ آدنی ارباب کے
 قائل بھی ہو گئے ہوں تو انکا قول ہم پر جس کے مقابلہ میں قابل اعتبار نہیں جیسا کہ
 خود یاد رہے انکا لکھنے میں اسیر ہی اگر یاد رہی صاحب آدمی دیکھا ہوگی
 سے اپنی ہی کہے جاوے اور انصاف کی نگاہ میں بند کر لوے تو ہمارا کتاب نقص

بیس ہا قال ہ جمہور الامامہ اما قال نہ شردمہ فیلیتہ منہم لا اعتد انہم
 قیما بہم یعنی قرآن میں لغزو واقع ہونے کا اعتراف ہو کر وہ امامہ کی نظر
 سے کیا گیا ہے اس قسم سے نہیں ہے جس کے جمہور امامہ فاضل ہوں بلکہ صرف
 تہوڑے بے لوگ ہیں جس کے قول کا کچھ اعتبار نہیں آیا ہی محمد بن الحسن علی
 نے جو قزوینی نے طرحت گذارے ہے ایک سالہ میں جواب دینے بعض ہم عصر اور
 معاصرین کی رد میں لکھا ہے یوں کہا ہے کہ ہر کسی کے متبع اخبار و لغویں کو تاریخ
 و تاریخ و ہر علم یعنی میدانہ کہ قرآن در عانت شہرت و اعلیٰ درجہ تو اترا ہو وہ
 و آثار صحابہ حفظ و نقل ہو کر دہ انداد و در عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 مولف ہو و انہی لم یضائع یعنی جسے حدیثوں اور تاریخوں کو خوب دیکھا ہے
 وہ اسباب کو بالیقین جانتا ہے کہ قرآن نہایت شہرت اور توانا کر کے اعلیٰ
 درجہ پر رہا ہے اور ہزاروں صحابی اس کو حفظ اور نقل کرتے تھے اور عہد رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم میں جمیع اور مولف ہو چکا ہوا اور اسی طرح اُن اور علماء تبعہ کی
 سے علاوہ اسکے خود قرآن شریف میں اللہ جل شانہ نے سورہ حج میں فرمایا ہے
 اِنَّا مَحْنُ نَرٰ لِمَا الذِّکْرُ وَاِنَّا لَخَافُکُمْ یعنی تحقیق میں آئیے اتنا اس قرآن
 کو اور ہم البتہ اس کے گہاں ہیں (یعنی ہر وقت میں راوۃ اور نقصان اور

جو قرآن شریف کو ہم کیا پڑھیں تو یہاں پہلے سے پہچان کر لیں کہ کسا نالہ آدنی
 آدمی اس کام میں شریک تھے اور اس میں بہت سے ماحول تھے اور زبیر
 ثابت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کاسہ دیا تھے اور اذکار
 وحی اس کے ہم سے تھے اور اس حدیث سے ہی جو انصاف سے نشانہ المصاحف
 سے منہ الالحق میں نقل کی گئی تھی واضح و آشکار ہے اور اس کے سوا ہے
 اس وقت اسلام ایک عالم میں شائع ہوا تھا اور انہوں نے آدمی مسلمان
 تھے اگر الفرض عثمان رضی اللہ عنہ کسی طرح کا ہی کچھ نہ صرف کرے تو عام عالم
 کے حوافظوں کا کیا علاج تھا اور ان کے دلوں پر کیوں کر صرف حل سکنا علی الصبر
 بہت صحابی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علاوہ اسطہ قرآن شریف کی
 تعلیم پانہ مضطر تھے کہ ایک انہیں سے حضرت مرتضیٰ علی خلیفہ چہارم
 اور ان کے دونوں صاحب زادے حسن بن علیہما السلام ہی تھے کو مکر اسیر
 رافضی مونس علاوہ بر بن بود انفال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حضرت علما و آقا
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو مابین رہے **قول** ہتم اب کچھ ہیں کہ
 سے کو دوسرے الخ **قول** خان الدیاد **قول** ہے سب ہیں اور مطلب
 ہی خوب سمجھیں میں جو جھما ہوں کہ حب باد **قول** ہے اسات کو مسلم

سے کہ گرنہ ہندوؤں پر چہیم جیستہ اقامت را چہ گناہ رہی پادری
 صاحب کی وہ مددگانی جو حضرت عثمان پرستان کے ہیں کہ ہر کی نسبت کر
 بہن سو بہر ایک بڑا تعجب انگیز معاملہ ہے تا بد یاد رہا صاحب دران شریف
 کو بھی مثل آؤ کتب بقدر سکے بھی بہن جو ایسا خود دعویٰ کر بیٹھے حسن کہا
 قرآن بتی کی اغیل شہر اچکی سنہ نابلف کا بھی آج تک بہن بہن کیا قرآن
 کی انجیل سے حکم زمان ہوز مشخص نہیں ہوئی کہ وہ کس زبان میں لکھی
 الباقوان کو مشہد ہاں یوحنا تھو بار شہر جسکے دلف کا حال بھی جو سخی مردی
 تک متفق نہیں ہوا تھا کیا قرآن کا حال مثل نامہ عربانان تصور کیا ہے جو کی نسبت
 یہ گفتگو ہے کہ آبادہ پوروس کی تعریف ہے یا نہیں اور وہ لوانی میں لکھا گیا ہوا
 باعربی میں کیا قرآن اس طرح جمع ہوا ہے کہ اقدارہ سو برس کے بعد حکم کا تب اور
 بدعتی اور دیندار لوگ اپنی اپنی مذہب کے مطابق خوب خاکی ڈرا چکے اور دل
 کہول کہول اصلاح و ترمیم کر چکے ہاں ایک شخص نے یہ کہہ کر دیکھ کر کہنے اور نہ خون کا تھا بلکہ
 کہ اس کے درست کرنے کا حاشا و کلا دراپا اور بصاحب اب الگماں بد حضرت قرآن
 کی نسبت کہ اس کی عاقبت نہ سوار بن اور ایک پاؤ گنتہ کے لئے اپنی سخت ولی اور
 تعصب بجا سے ماہرہ آتہ کاران باتوں کو سنیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

پیشتر یقیناً کہا جا سکتا ہے، مینکا لکھن سچتا ہے کہ یہ نسخہ اس زمانہ
 میں لکھا گیا جبکہ عربی زمان مصریوں کی نولی ہو گئی تھی یعنی مسلمانوں کے
 اسکے بہرہ تسلط کرنے کے ایک یا دو صدی بعد کو مگر اسکا کاتب مسلم اور
 بد لکرا ایک کو دو سری کے مقام پر بہتری جگہ لکھ گیا ہے جسد عربی را
 اکثر ہو جاتا ہے اور وہ اس دلیل سے بہرہ نتیجہ نکالتا ہے کہ وہ نسخہ
 آٹھویں صدی سے پیشتر کا نہیں ہے وائے بہرہ سچتا ہے کہ یہ نسخہ
 چوتھی صدی کے واسطہ یا ادھر کا لکھا ہوا ہے اور ہم اس سے زیادہ اسکو
 پڑا نا نہیں مان سکتے کیونکہ اس میں ابواب اور فصول موجود ہیں اور
 اس میں یو سی سے اس کے قانون کا حوالہ بھی ہے وائے کی دلائل پر اسکا
 نے اعتراض کیا ہے اس نسخہ کے چوتھی یا پانچویں صدی کے ہونے کے اب میں
 جو دلائل لائی گئیں وہ یہ ہیں پولوس کے ناموں میں ابواب کی تقسیم
 نہیں ہے حالانکہ ۳۹۶ میں یہ تقسیم ہو گئی تھی اس میں کلیمنٹ کے آ
 میں جیکا ٹرہنا کونسل کو ڈایا اور کارٹیج میں منع ہو گیا تھا یہاں سے
 شکر نے بہرہ مانتا سمجھی ہے کہ وہ نسخہ ۳۹۶ سے پہلے لکھا گیا اور وہ ایک
 نئی دلیل لاتا ہے کہ جو دھو جن دہرم گنت میں ایک جملہ نہیں ہے وہ ۳۹۶

کر لیا کہ من علماء کا من رہنے ذکر اسے خط من لکھا ہے انہوں نے اس نسخہ
 کو سولہویں صدی کے بعد کا سمجھا ہے تو بہر نقل کرنے میں خلاف واقع کیونکہ
 ہو ایسے ریا یا مدبھا حب کا ہمہ عذر کہ اکثر مصحفین اس بات معوق ہیں
 کہ وہ نسخے ساتویں صدی سے پیش نہ لکھے گئے ہیں سو ہمہ انکی جلا کی
 یہ اسے من مصنفون کے ملاحظہ کے لئے مارن صاحب کی اس مقام
 کی عبارت کا ترجمہ لکھا ہوں مارن صاحب نسخہ اسکندر اسکندر کے باب
 من دوسری جلد کے صفحہ ۳۷ من لکھتا ہے کہ اس نسخہ کے براہ ماہوں میں
 نقشگو ہے گریٹ اور شکلز گمان کرتے ہیں کہ شاید یہ نسخہ چوہنی صدی
 کے آخر کا ہو مہنگا لکھنا ہے کہ اس نسخہ کے قدیم ہونے کی یہی حد ہے
 یعنی اس سے زما وہ پرانا نہیں مان سکتے کیونکہ اس میں اتنا نامہ
 نامہ موجود ہے اور ان اشکو دو سو بی صدی کا سمجھا ہے و استثن
 با تینوں عند کا جاتا ہے اور اسکا یہ کہان ہے کہ شاید یہ نسخہ ان
 نسخوں میں سے ہو جو ۱۵۰۰ میں سرمانی ترجمہ کے لئے اسکندر میں
 جمع کیے گئے تھے و اکثر نسخہ اسے ساتویں صدی کا سمجھا ہے مونس
 کی بہرہ ہے کہ یہ نسخہ اسکندر مانوس اور نہ کوئی اور نسخہ چھٹی صدی کے

جعل بین ہوں گناہ اور دوسوں میں جعل سازی کا کار اور سورہا
 انتہی پر مار لکھنا ہے کہ ان دونوں اشخون یعنی کوڈکس اسکندر باتوں
 اور وہلی کاٹوسس میں ارتجین کے نشان نہیں ہیں اس سے ڈاکٹر
 ای کی کاٹ ے اسدلال کیا ہے کہ نہ تو بہ ارتجین کے کسی اور نہ اسکی نقلو
 سے نقل کئے گئے ہیں اس میں صابان الصاف ملاحظہ کریں کہ ابابا
 کا وہ قول کہ نسخہ کوڈکس اسکندر مانوس دوسو برس پیشتر حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے زمانہ سے لکھا گیا اور سب سے پہلی بار وہ بات کہ با تو وہ نسخہ انہوں
 صدی کا جیسا ٹیکنا پینس لکھا ہے با ساتوین صدی کا جیسا ستم لکھا ہے
 یا دسویں صدی کا جیسا اوڈن لکھا ہے تھیک اور در سب سے کیونکہ جن
 ولیلون کو بعض علمائے اسکی ذمت کی بابت پیش کیا ہے ان سے کوئی
 رد کرنا ہے کہ اگر وہ بانس دیت مای ہی جاو بن تاہم اس نسخہ پر صادق
 آویگی جس میں اسے نسخہ سے نقل کیا گیا ہے اس نسخہ پر اور خوبادہ لکھا
 مرحمہ سرمائی اور طبعی اور کاہنی اور امی کا ذکر کے مار بن صاحب کا
 دوسری جلد کی طرف حوالہ دیا ہے سو حق تعالیٰ انکس معاملہ ہے اس لئے کہ ترجمہ
 سرمائی میں تو نامہ دوم بطرس اور نامہ ہودا اور دوم و سیوم نامہ

اور نسخہ کو ہمیں پہنچا تھا اس سے پہلے اس نسخہ پر تیر لکھا گیا ہوگا
 و نسخہ پہنچان کرنا ہے کہ نسخہ مذکورہ جو کہ زمانہ سے پیشتر لکھا گیا ہو
 اسی لیے کہ یہ مافیہ بین کو یہانی آٹا لکھا ترجمہ سے بدلا ہے وہ کہنا ہے کہ کتاب
 ہمیں جاننا کہ عربوں نے لکھا تھا اس نسخہ کے اسلئے کہ اسے انکارا و کے بدلہ
 میں ہاگو اور لکھا ہے اور فون سے کہنا ہے کہ ہم صرف غلطی سے اسلئے کہ
 انکار و فون پہنچا ورس میں آج کل ہے میں کاس کہنا ہے کہ ان دلوں سے
 کچھ نام ہیں ہوتا اسلئے کہ یہ نسخہ کسی وزیر نے نسخہ سے ضرور نقل
 ہوا ہوگا اور جو خشک خشک نقل ہوا ہے تو یہ بہاری دلیلیں اس
 نسخہ سے علاوہ رکھینگی نہ نسخہ کو کس کس کندہ مانوس ہے صرف خط اور
 رفون کی شکل اور اطراف کے نہونے کے ساتھ لبتہ کچھ فیصلہ ہو سکتا ہے
 خود تلبین اسبابا کے ثبوت کے لئے کہ وہ نسخہ چوتھی صدی کا نہیں ہے
 پیش کی گئی تھیں وہ ہمیں ڈاکٹر سہل خیال کرتا ہے کہ زبور و فون
 کی پہچانی کی باب اہما تاسیس کا نامہ سکی زندگی میں تو لکھا جا محال
 معلوم ہوتا ہے اس نامہ سے آؤ فون نے دیل نکالی ہے کہ یہ نسخہ چوتھی
 صدی کا ہے یہ نامہ ہوتا ہے اور اتنا تاسیس کے حسن حیات

من دوسری کتاب کے فقیر سے داخل کیا اور عبارت حاشیہ کو من درج
 کر لیا اور علامہ نرجس جویہی کے صفحہ ۵۴۴ من لکھتا ہے کہ نامہ علماء کو
 بعض اشخاص واجب التسلیم نہ جاننے تھے پس ح نرجس جویہی نے مال و کم
 سریائی نرجس من تو بیطرس کا دوسرا نامہ اور پیودا کا نامہ اور لوزا کا دوسرا
 اور شہر انامہ اور بوخا کے مشاہدات غائب ہوں اور دین کے ورس
 اس من یا سے نہ ج و سن اور لاطینی ترجمہ میں طرح طرح کی حراسان اور
 الحاق کئے گئے ہوں بلکہ اس ترجمہ میں سب ندام سے زماوہ حوالی پر
 ہوں تو بھلا یا اور صاحب کا یہہ و مانا کہ وہ نرجس کے ترجموں سے بالکل
 مطابق ہیں کتب الخونیہ لیا افسوس ہے کہ پاور لصابا حب امر حسن محفی لکھتے
 ہیں اور لوگوں کو مخالطہ دینے کے لئے اور اپنے مفاد کے واسطے کسی سچی
 باتیں لکھتے ہیں خدا اکو راہ راست دکھلاوے اور غضب پچا سے بجا و
 خلاصہ ان وجوہ و دلائل سے بخوبی ثابت ہے کہ عہد جدید کا بہت مجموعہ جو آ
 مستعمل ہے من ہرگز دلتا نہ تا و جو باور لکھتا ہے تو کس والی کا توں اور کو کس کنڈر ماتوں کے
 اقلان کی بابت لکھتا ہے کہ من نے انصاف کی کتاب کو غیر حق نقل کیا سو بہ بڑی حیرت گئی تا و
 ماد لکھتا ہے کہ آرا اور غیر حق باتوں میں سے ایک بات ہے من کہتے ہوں

یوحنا اور مشاہدات یوحنا بنین ہنس اور درس ۷ باب ۵ نامہ اول یوحنا
 اور درس ۲ سے تا دایا ب ۵۰ انجیل یوحنا اسمین بنین پہنچ گیا کہ بار
 ہما صاحب نے جلد دوسری کے صفحہ ۲۰۶ اور ۲۰۷ میں لکھا ہے اور لارڈ
 بنی کتاب کی جلد چوتھی کے صفحہ ۳۳ میں لکھتا ہے کہ مشاہدات یوحنا
 پراسے سر باغی ترجمہ میں نہیں ہے اور نہ بارہی پیرٹوئس اور نہ یعقوب نے
 اس پر شرح لکھی ہے اور اسے پیرٹوئس ہی اپنی درست میں نامہ دوم میں
 ورنامہ دوم و سوم یوحنا اور نامہ یہودا اور مشاہدات یوحنا کو چھوڑ دیا
 ورنہ یہی اسے اور سر یانیون کی ہے اور ڈاکٹر ٹلسن لکھتا ہے کہ سر یانیون
 طلبہ نامہ دوم بطرس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یہودا اور
 مشاہدات یوحنا کو نہیں تسلیم کرتے تھے اور عرب کے کلیسیاؤں کا بھی یہی
 حال تھا پھر مارن صاحب چوتھی جلد کے صفحہ ۶۳ میں ترجمہ لاطینی کی مشاہدات
 ورن لکھتا ہے کہ پانچویں صدی سے پندرہویں صدی تک بہت سی نسخہ
 ورن ترقی اسمین ہوئے اور صفحہ ۶۷ میں لکھتا ہے کہ ہمہ مات ضروریات
 لہی جیو کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہیں کیا گیا اسکے نقل
 یہودا لون نے بہت ہی ماحاضر سے قیدی سے عہد جدید کی ایک کتاب

لکی کیا توں کو د استقامت نہ جانتے تھے اور نہ سہل کہتا ہیں ان کے لفظوں میں بات
 نوہر یا در بصر احسن کلام اللہ کی آیتوں سے دین میں سب سے مجموعہ کی بات کہو لکھا
 دستہ لال کرتے ہیں تیر لطف بہت ہے کہ پڑی جو اندر دی اور جرات سے یہ
 آیتیں ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ مفسرین نے ان آیات کی کیا تفسیر کی ہے اور
 نہ انکی افسر سے ہمارا کچھ کام نہ لے لے گا وہ ہیں اسی بات کو لوگ کہتے ہیں
 کہ ہو ما منہ نثری بات البتہ ان مفسرین کی تفسیر جنھوں نے ساری عمر علم
 عربی کی تحصیل میں صرف کیا اور بصاحب کے قول سے خوربان عربی ان لفظ
 احمد جوان کا درجہ ہی نہیں رکھتے دانشمندوں کے نزدیک بدلہ بروج
 افضل و اعلیٰ اور واجب المسلم ہے قطع نظر اس سے اگر ہی بات تعبیر کی
 کہ کسی بات میں علماء مفسرین کے اقوال کو ماننا کچھ ضرور نہوا کر نے تو یہ
 یاد رہا صاحب سنو دین عبسوی یا اہل ماہتہ وہونا بیٹا کا اور انکی ایک بات
 اسی پیش نہ جاناوگی اور جن جن آیات کو ماہل کر کے یاد نصایب یہ
 انما عبیدہ تھے ار کہا ہے قطعاً زائل وہ متاصل ہو جائیگی مثلاً انجیل میں
 کے باب ۳۴ کے درمیں ۳۴ میں حضرت عیسیٰ کا قول اسطرح منقول ہوا
 کہ انھن دن اور اس کہ پڑی کی بات سنو کہ اب کے نہ تو فرشتے جو ہر ماہ

کہ حقیقت میں باور دیا جائے اس بات کو تسلیم کیا کہ ان نسخوں میں روایات
 اختلاف فرات اور یعل کی ہیں کہ یہی نسخوں سے نو پھر سر سے قول اور
 باور دیا جائے کہ قول میں کیا فریاد رہا یہی تحصیل حاصل کی سو یہ باور دیا
 کا دعویٰ بلا دلیل ہے کیونکہ لفظ مانسکرت یعنی نسخہ لفظ عام ہے کہ پہلے
 کی تحصیل نہیں ہے اور اگر بالفرض شخص خاص ہی کچھ ہے تو صرف محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کی تحصیل نہیں ہو سکتی بلکہ حدیث و حدیث دونوں اس میں شامل ہیں اور
 پہلے یہ جو باور دیا جائے کہ میں نے نو پھر اور کہا، یہ اس قول کو حلال
 سمجھا اور اس میں مبالغہ کیا سو صرف اور یہ صاحب کار یاں سے کہہ دیا
 کافی نہیں ہے اگر باور دیا کہ نزدیک میں نے مبالغہ کیا ہوا تو انکو چاہیے
 ہر گاہ کہ لائق ثابت کرے کہ **قولہ** شتم اس میں مبالغہ ہے کہ انج ۔
اقول عجب شے کی ات ہے کہ جس ملک میں ہم تھے اور جو تہ خط میں
 ثابت کر چکے کہ کلام سے یہ بات کہیں نہیں ناست ہوئی کہ یہی مجموعہ
 جدید کا حضرت عیسیٰ کو وحی کیا گیا تھا اور نہ کسی بل اسلام کا یہ عقیدہ ہے
 اور ہر مفسر خط میں ہی ماقوال علماء مسیحی یہ بات بخوبی تمام باہر ثبوت
 کو پہنچا کہ سرکاری کلیسا اور عرب کے علماء سے تھیں ان میں سے جو کسی

لکھا ہے کہ تو یہ کہہ دینا کہ آسمان کی مادت بہت نزدیک ہوئی اس وقت
 عیسیٰ یوں نہ پہچانے گا کہ حضرت یحییٰ اس مقام پر حضرت عیسیٰ کی
 خوشخبری سنانے میں جو ان کے بعد آئے اور ورس ۷۰۰ باب ۱۱ میں حضرت
 عیسیٰ کا قول بون منقول ہے کہ تو یہ کہہ دینا کہ آسمان کی مادت بہت نزدیک
 ہوئی پس ہم نہیں جانتے کہ اس کے مفسرین نے کیا معنی لکھے ہیں اور نہ ان کی
 تفسیر سے ہمیں کچھ غرض ہے اگر معنی میں تو یہی ہیں کہ جیسا حضرت یحییٰ نے
 ان الفاظ سے حضرت عیسیٰ کی خبر دی وہی اپنی حضرت عیسیٰ نے بھی ان الفاظ
 سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی اور انجیل پوچھا میں کروں گا
 سوال حضرت یحییٰ سے یوں نہ کہو رہے کہ انہوں نے پوچھا کہ تو کوئی ہے کیا ہے
 انہوں نے جواب دیا نہیں پھر پوچھا کیا تو وہی ہے انہوں نے کہا
 نہیں ہی نہیں انہوں اس مقام پر معلوم نہیں کہ مفسرین اس کی کیا تاویل کرتے
 ہیں اور اس کی تفسیر و تاویل سے ہمیں کچھ کام ہی نہیں ہے اگر معنی میں تو
 یہی ہیں کہ نبی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں **قولہ** عیسیٰ ہی وہی ہے جو
 انجیل کی تمام تعلیمات تسلیم کرتا ہے **الاقول** اور لاؤ تمہاری مائت کا یہ
 جواب نہیں کہ یہ کہہ دینے تو کہہ لکھا تھا کہ بارگاہ حق فرقت نہ نزدیک

میں اور نہ پیدا کوئی نہیں جانتا کہ وقت کب بھلا اور کبھی انجیل کے باب ۱۱
 کے درس ۲۵ میں یون فرماتے ہیں الرب النہارب واحد پھر یوحنا کی
 انجیل کے باب ۱۴ کے درس ۲۵ میں حضرت عیسیٰ یون کہتے ہیں کہ میرا باپ
 مجھ سے بڑا ہے یہ مٹی کی انجیل کے باب ۱۹ اور ۱۶ میں یون فرماتے ہیں
 کہ تو مجھے اچھا سمجھتا ہے کہ یون کہہ کر یون کہہ کر ایک یعنی خدا پھر یوحنا کی انجیل
 کے باب ۱۴ کے درس ۱۱ میں کہا ہے کہ میں اسے باپ اور تمہارے باپ
 اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس جاؤنگا اور میرا اسل انجیل کے باب ۱۶
 میں یون فرماتا ہے کہ میں آپ سے کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں پس اب ہم نہیں
 جانتے کہ مفسرین نے ان آیات کو کس طرح بیان کیا اور نہ انکی تفسیر سے
 ہمارا کچھ کام ہے کیونکہ مضمون ظاہر و آشکار ہے مگر انا جانتا ہوں کہ اگر ان آیات
 میں کچھ مضمون ہے تو البتہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بشر تھے اور علم غیب نہ تھے
 و قیامت کا علم حضرت عیسیٰ کو نہ تھا اور نہ انویسٹ پر اسے جو انکا اور سب کا
 بے زور فقط باپ سے کچھ حضرت عیسیٰ کی تخصیص نہیں ہو سکتی ہے بلکہ حضرت
 عیسیٰ خدا کو جس طرح اپنا باپ کہتے ہیں اسی طرح ساری خدا کا نام
 لیتے ہیں اسی طرح مٹی کے باپ کے درس ۲۵ میں حضرت عیسیٰ کا قول یون

نوعضب ہنس کہا بلکہ غضب تو یاد تھا جسے کیا کہ ہر قصداً ایک غیر حق
اور جو ہمتہ بات لکھی کہ اسے سوراہ کہ ہو وی لکھا اور اسکی عیائین سے
ہنسکا کہ ورا یاد رہا صاحب تلپی کی سائیکلو میڈ یا میں دیکھیں کہ اٹھیں لکھا
کہ اسے پیٹورہ عیائی ہوا اور اسکا نام ماروق رکھا گیا لیکن ہر عیائی
کے وہ اپنے تین تہی و کرت کہنا تھا اور اس سائیکلو میڈ یا ہر تینکان میں لکھا
کہ اسے پیٹورہ عیائی ہوا اور لوہہ میں اور کالونی کلیساؤن میں جایا
کرتا تھا **قولہ** اور وہ آپ نے نسب نامہ کی بابت میرے جواب میں لکھا
اقول ہنسے تو کہہ ہی سجا ہنس لکھا بلکہ یاد رہا جب جواب خود سجا
اور انہوں نے حرف فک کو تکلف دی اور کاعدا ضائع کیا چنانچہ ہمہ مات ہر شخص سے جو

خط کو دیکھا واضح و آشکار ہوگی اور جو یاد رہا صاحب لکھتے ہیں کہ جب دوسری
شہادت دادو کے نام سے شروع ہے جس میں نے بیان کیا ہوا اسکی اخیر

بھی ہر دو ہنس لکھتے ہیں کہ سبب ہر اور یہ کہ سبب ہر سمت کا پہلی نسبت
سبب صحیح خطاب واقع ہے کہونکہ وہیں ایسا کہ منی میں لکھا ہے کہ نوشتہ کا
دیکھا اور اس کے پہلی ہر سبب کی بابت کو اسے چلا پس اگر پہلی نسبت
لکھا تو اس شخص کو کوئی لازم آوے گا کہ قید میں جاسے کہ وقت نوشتہ از زندہ تھا

رومن کا تہلک و غیرہ عبادی نہیں ہیں ذرا باد و بھسا صاحب لبت چو مل و غیرہ
 کی کتابوں کو دیکھیں اور پھر دستخط رسول خدا صلی علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے ہی
 نہیں تو پھر اس وقت عیسائی کون تھے وہ ہم اس جو اس کے پاور بھسا
 کا کچھ مطالعہ ہی ہیں لکھا ہے کہوں کہ ہم دیکھتے ہیں اور بچہ بات اظہر من الشمس
 کہ فرقہ برہنہ تہمت اور رومن کا تہلک اور لکھنا و غیرہ کی تعلیمات و
 مسائل میں تہمت ہے فرقہ برہنہ تہمت اور رومن کا تہلک عبادی اور بانی
 حضرت عیسیٰ کی حضور کے قابل نہیں اور اسے سمجھ کر نافرض جانے میں
 اور جو اس سے انکار کرتے اسے مبتدع کہتے ہیں اور برہنہ تہمت ایسی باتوں
 کو بہت پرستی ملا ہے ہیں اور علیٰ ہذا العیاس ہر فرقہ شیخی بھی دعویٰ کرتا ہے
 کہ ہم ہی ان کو انجیل کی ساری تعلیمات پہنچاتے ہیں اور باقی سب فرقے
 راہ سے گئے ہیں چنانچہ فرقہ ایرین اور سبطوریہ اور یعقوبیہ وغیرہ بھی
 دعویٰ کرتے تھے حالانکہ ہم سب مبتدع کہلاتے ہیں بس جب کلیسا
 و مائیکہ حکم سے یہ فرقہ مبتدع قرار دے گئے تو یہ کیا وجہ کہ برہنہ تہمت
 و گاہیں کیا حکم سے بدعتی نہ سمجھیں اور اس پر بیوقوفانہ لکھا
 ہوا ہے اپنی بدعتی کے سبب یہودیوں میں کھانا لکھا الخ اس قول سے

[illegible]

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

[illegible]

As mentioned

[illegible]

الحمد لله

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله رب العالمين

الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله رب العالمين

[illegible]